غیر مسلم مشاہیر عالم

اور

محاسنِ اسلام

اسلام کی حیرت انگیز امتیازی خوبیاں

مرتبہ

ابو محمد امام الدین

www.KitaboSunnat.com

شائع کردہ

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم مشاہیر عالم
اور
محاسنِ اسلام
اسلام کی حیرت انگیز امتیازی خوبیاں

مرتبہ
ابو محمد امام الدین

شائع کردہ
اسلامی مشن سنت نگر لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

کتاب ہٰذا المومسوم بہ غیر مسلم علمائے عالم اور محاسن اسلام مولانا ابو محمد امام الدین بانئے مکتبہ تحفظ ملت رام نگر بنارس (بھارت) کی مرتبہ ہے۔ انہوں نے بڑی کد و کاوش اور محنت و تحقیق سے اس میں مندرجہ مضامین مختلف ذرائع سے اکٹھے کئے۔ انہیں باقاعدہ ترتیب دی۔ تمام اقتباسات کے حوالہ جات ہر مضمون کے آخر میں درج کئے۔ کہیں کہیں اپنی طرف سے تقریظ بھی کی۔ یہ کتاب ۱۹۶۹ء میں منصۂ شہود پر آئی۔ اس کے بعد علم نہیں کہ پھر شائع ہوئی یا نہیں۔ اس میں دنیا کے مسلمہ غیر مسلم رہنماؤں، دانشوروں اور مؤرخوں کے اسلام کے متعلق تحقیقی تاثرات درج ہیں۔

مجھے یہ کتاب پروفیسر غلام حیدر چنہ پروفیسر نیشنل کالج اور صدر اسلامی مشن کراچی نے ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کے مبارک ماہ میں مہیا کی چونکہ تبلیغ کے سلسلہ میں یہ بڑی اہم مستند و ستاویزات کا مجموعہ ہے اسلئے فیصلہ کیا گیا کہ اسے پاکستان میں بھی شائع کر دیا جائے تاکہ یہاں کے مبلغ اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا سکیں اور غیر مسلم پاکستانی بھی اس کا مطالعہ کریں۔ اس لئے کہ ان کے سامنے اسلام کا صحیح تصور انکے اپنے بھائیوں کا بیان کردہ ہے۔ کتاب تقریباً وہی ہے جو ہندوستان میں شائع ہوئی۔ میں مکتبہ تحفظ ملت اور پروفیسر چنہ کا مشکور ہوں۔ اس لئے کہ ان کے ذریعہ یہ بیش قدر ہیرا ہاتھ آیا۔ لم یشکر اللہ من لا یشکر الناس

۵ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ

اختر احسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

موجودہ دور کو کفر و الحاد کا دور کہا جائے تو یہ ایک ایسی حقیقت کا اظہار ہوگا۔ جسے ہم چشم سر سے دیکھ رہے ہیں۔ ہدایت و ضلالت کی کشمکش بہت پرانی ہے۔ مگر کفر و الحاد کو ایسا ہمہ گیر رسوخ و اثر کسی زمانے میں حاصل نہ ہوا تھا جیسا موجودہ زمانہ میں حاصل ہو گیا ہے۔ اس نے دنیا کے بڑے حصے پر حاکمانہ اقتدار حاصل کر لیا ہے وہ کہیں تعلیم و تہذیب کی راہ سے، کہیں افکار و نظریات کی راہ سے، کہیں سائنس و فلسفہ کی راہ سے اور کہیں سیاست و حکومت کی راہ سے اسلام پر یلغار کر رہا ہے اور مسلمانوں میں بھی داخل ہو گیا ہے مسلمانوں کی موجودہ نسل جو تعلیم گاہوں سے تعلیم پا کر نکل رہی ہے وہ یا تو اسلام سے ناآشنا ہوتی ہے یا موجودہ سائنسی اور سیاسی افکار و نظام سے متاثر اور اسلام کی طرف سے احساس کمتری میں مبتلا ہوتی ہے۔ اس لئے بڑی ضرورت ہے کہ علمی و فکری میدان میں جم کر کفر و الحاد کا مقابلہ کیا جائے۔

اس مقصد کے لئے دو قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ پہلی قسم تو ایسے لٹریچر کی جس کے ذریعہ موجودہ افکار و نظریات اور سیاسی نظاموں کے مقابلہ میں اسلام کی صحت و معقولیت اور اس کی افادیت و برتری ثابت کی جائے۔ اور اسے غیر مسلموں کے سامنے پیش کیا جائے اور دوسری قسم کا لٹریچر وہ جس سے خود مسلمانوں کے ایمان و اسلام میں استحکام پیدا ہو اور جدید تعلیم یافتہ نئی نسل کے مسلمانوں کا احساس کمتری دور ہو۔

خاکسار:۔ ابو محمد امام الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

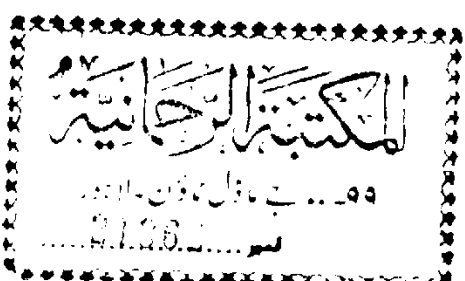

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مقالات

نمبر شمار	عنوان	مقالہ نگار	صفحہ
۱	اسلام کی اعتقادی عظمت کا اعتراف	ولفریڈ اسمتھ امریکہ	۷
۲	مغرب کو کمیونزم سے نہیں اسلام سے خطرہ ہے	ارسکن چائلڈز "	۱۱
۳	بنی نوع انسان پر اسلام کے گرانقدر احسانات	ڈاکٹر نبول بیگٹ آئرلینڈ	۱۳
۴	اسلام عالم گیر وحدت و اخوت کا علمبردار	پروفیسر سٹین مور نیوزی لینڈ	۱۷
۵	اسلام عقل اور استدلال کا مذہب	گارڈن چائلڈ امریکہ	۲۲
۶	اسلام انسان کو حقیقی آزادی سے روشناس کیا	ایم این رائے بھارت	۲۸
۷	اسلام ہمہ گیر انقلاب کا تیسری پیغام	پروفیسر کارل بروک انگلینڈ	۳۲
۸	اسلام کی کامیابی اسکی اندرونی طاقت کی مثبت ہے	ایڈیٹر ماہنامہ لائف امریکہ	۳۷
۹	اگر محمد خدا کے رسول نہ تھے تو پھر کوئی رسول نہیں آیا	ایس پی اسکاٹ ۔ امریکہ	۴۰
۱۰	اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کی فتوحات	پروفیسر فلپ کے ہٹی امریکہ	۴۶
۱۱	اسلام ایک تبلیغی مذہب	سر تھامس آرنلڈ انگلینڈ	۶۷
۱۲	اسلام اپنے پیروؤں کو انسانیت کا اعلیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے	اسٹینلی لین پول انگلینڈ	۱۰۵
۱۳	اسلامی قانون اور نظام معاشرت	پروفیسر ڈیوڈ سانتی لان	۱۱۲
۱۴	اسلام اور حفظان صحت کے اصول	جواکیم دی یولف جرمنی	۱۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	مقالہ نگار	صفحہ
۱۵	علم طب پر مسلمانوں کے احسانات	ڈاکٹر جیکب تھیوڈور ایم ڈی فرانس	۱۲۳
۱۶	اسلام روشن حقائق کا مذہب	پروفیسر مارس۔ امریکہ	۱۲۸
۱۷	اسلام اور پیروانِ اسلام کا انقلابی کردار	رام ہماری سنگھ ونکر۔ بھارت	۱۲۹
۱۸	اسلام یہودیت کا عظیم محسن	داود بن عمران۔ مصر	۱۳۷
۱۹	اسلام کا امتیاز	سوامی ودیکا نند بھارت	۱۴۲
۲۰	اسلام نے غلامی کا انسداد کیا	مسٹر باسورتھ اسمتھ	۱۷۵
۲۱	اسلام کا ارتقا تاریخ عالم کا اعجوبہ	ایم۔ این رائے بھارت	۱۷۹
۲۲	ہندوستان پر آفتابِ اسلام کی ضوریزی	جے۔ سی۔ چٹرجی "	۱۵۵
۲۳	افریقہ میں فروغِ اسلام کے اسباب	مہاتما گاندھی "	۱۶۹
۲۴	تاریک براعظم میں روشنی کس نے پھیلائی	آنرک ٹیلر انگلینڈ	۱۷۱
۲۵	اسلام وحشیوں کو انسان بناتا ہے	جورف ٹامس "	۱۷۶
۲۶	ہندوستانی تہذیب میں اسلام کا حصہ	این سی مہتا "	۱۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محاسنِ اسلام

اور غیر مسلم مشاہیر عالم

اسلام کی اعتقادی عظمت کا اعتراف

(ولفریڈ اسمتھ۔ امریکہ)

مشہور امریکی تاریخ دان ولفریڈ اسمتھ لکھتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ نمائے عرب کے ریگزاروں میں جس تہذیب کو جنم دیا۔ وہ اگر علاقائی تہذیب ہوتی تو مغربی معاشرے کو اس عظیم چیلنج کا سامنا کرنا نہ پڑتا جس نے مغرب کی پوری تاریخ پر اپنے اثرات ڈالے ہیں۔ ایک زمانے میں یہ چیلنج اتنا زبردست تھا۔ کہ مغربی تہذیب کا وجود خطرے میں پڑ گیا تھا۔ یہ چیلنج عسکری محاذ پر بھی تھا اور نظریاتی محاذ پر بھی۔ عسکری محاذ پر مسلمانوں نے جو کامیابیاں حاصل کیں ان کی وجہ سے مغربی تہذیب کا اثر و رسوخ مشرق سے ختم ہو گیا۔ عیسائی دنیا کے ہاتھوں سے سلطنت روم کے سب سے مضبوط قلعے نکل گئے۔ اور یہ خطرہ بھی پیدا ہو گیا کہ مسلمان پوری رومی سلطنت کو ہڑپ کر لیں گے۔ اگر مصر اور شام کے برعکس قسطنطنیہ عربوں کی یلغار کے سامنے ڈٹا رہا۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی عقابی آنکھیں ہمیشہ عیسائیت کے اس عظیم قلعہ پر لگی رہیں۔ آخر مسلم تہذیب کی دوسری بڑی یلغار کے دور میں قسطنطنیہ بھی عیسائیوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔

مسلمانوں کی یلغار کا سلسلہ اس کے بعد بھی جاری رہا اور ۱۵۲۹ء میں مسلمان فوجوں نے ویانا تک کا محاصرہ کیا۔ ۱۶۸۳ء میں مسلمان لشکر پھر فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑتا ہوا یورپ میں گھس آیا۔

یہ تو اسلام کا عسکری محاذ تھا۔ نظریاتی محاذ پر بھی مسلمانوں نے بڑی زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو زندگی کے چند واضح اصول دیئے۔ یہ اصول اخوت و مساوات اور عدل و انصاف پر مبنی تھے۔ ان اصولوں کا پھیلانا ہر مسلمان کا فرض تھا۔ ان اصولوں کی تبلیغ اور تحفظ کیلئے ضروری تھا کہ مسلمان اپنے کو مسلح کریں۔ اور بوقتِ ضرورت جہاد کریں۔ جہاد کی ابتدا ۶۲۴ء میں میدانِ بدر سے ہوئی۔ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قیادت میں مسلمانوں نے پہلی عسکری کامیابی حاصل کی۔ یہ اس عظیم سیاسی نظریاتی اور عسکری مہم کا آغاز تھا جو ایک صدی کے اندر صحرا نشین عربوں کو جزیرہ نمائے عرب سے نکال کر دنیا کے کونے کونے میں لے گئی۔ غزوۂ بدر کے ۱۰۸ سال بعد مسلمان فرانس کے اندر فرینکس (FRANKS) سے برسرِ پیکار تھے۔ وہ شمالی افریقہ اور ہسپانیہ کو فتح کر چکے تھے۔ ساسانی سلطنت ان کی یلغار کے سامنے ہتھیار ڈال چکی تھی۔ اناطولیہ اور یورپی علاقوں کو چھوڑ کر بازنطینی سلطنت کے تمام صوبے ان کے قبضے میں آ چکے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی نوع انسان کی تاریخ میں اتنی زبردست یلغار کی مثال نہیں ملتی۔ یہ یلغار ایک مضبوط اور منظم تاریخی سلطنت کی یلغار نہ تھی۔ یہ ایک نئی سیاسی اور نظریاتی طاقت کا عالم گیر دھماکہ تھا۔ اس طاقت نے عالمِ وجود میں آنے کے صرف اٹھارہ سال بعد فلسطین، شام، عراق، مصر اور فارس کو فتح کر لیا تھا۔ اس بے لگام طاقت کو دیکھ کر یورپی اور بازنطینی دنیا میں خوف و ہراس کا پھیلنا ایک فطری امر تھا۔

سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طاقت کی حیرت انگیز کامیابیوں کا راز کیا تھا؟ جزیرہ نمائے عرب اس وقت بازنطینی اور ساسانی سلطنتوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ یہ دونوں سلطنتیں اگرچہ تہذیبی نقطہ نظر سے روبہ زوال تھیں، لیکن ان کی عسکری قوت بظاہر ناقابلِ تسخیر معلوم ہوتی تھی۔ قیصر و کسریٰ کی فوجیں عسکری سائنس کے مسلمہ اصولوں کے تحت بڑے منظم انداز سے لڑتی تھیں۔ لیکن عربوں کے جس لشکر سے ان کی ٹکر ہوئی وہ عسکری تنظیم سے زیادہ سبک رفتاری اور کم سے کم وقفے میں دشمن کے پہلے دفاعی حصار کو توڑنے کی صلاحیت کو اہمیت دیتا تھا۔ روم اور عجم کے آہن پوش سپاہی ہلکے ہتھیاروں سے مسلح عرب شہسواروں کی برق رفتاری کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ مسلمان لشکر کی نقل و حرکت جتنی تیز ہوتی تھی، روم و عجم کی فوجیں صف آرائی پر اتنا ہی زیادہ وقت صرف کرتی تھیں۔

لیکن مسلم تہذیب کے پھیلاؤ میں عسکری فتوحات کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز کو بھی بڑا دخل ہے۔ میدانِ جنگ میں دشمن پر ہلاکت و تباہی برسانے والے مسلمان تلوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا استعمال ایک مقدس فرض سمجھ کر کرتے تھے مسلمان فاتحین نے کسی مفتوحہ ملک کی شہری آبادی پر کبھی تلوار نہیں اٹھائی مفتوحہ علاقوں کے عیسائیوں اور یہودیوں نے جب اپنے فاتحین کی رواداری اور حسن اخلاق کو دیکھا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ ان کے لئے بالکل نئی بات تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے جن فاتحین سے ان کا سابقہ پڑا تھا۔ وہ امن اور سلامتی نہیں تباہی اور ہلاکت ساتھ لائے تھے۔

پیغمبر اسلامؐ نے مذہبی رواداری کے جو اصول وضع کئے تھے مسلمانوں نے ان پر سختی سے عمل کیا۔ ان اصولوں کے مطابق عیسائی اور یہودی بھی مسلم ریاست میں امن و سلامتی کی زندگی بسر کر سکتے تھے۔ وہ اپنے مذہب پر قائم رہ کر بھی وہ تمام شہری حقوق حاصل کر سکتے تھے جو مسلمانوں کو حاصل تھے۔ ان کی املاک اور زمینیں بھی محفوظ رہ سکتی تھیں۔ ان تمام باتوں کے عوض ان سے ایک خاص ٹیکس (جزیہ) وصول کیا جاتا تھا۔ مفتوحہ علاقوں کے عوام نے اس قسم کے نظام کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ اس سے پہلے وہ صرف یہ جانتے تھے کہ انسان دو قسموں کے ہوتے ہیں۔ ایک فاتح دوسرے مفتوح، ایک حاکم دوسرے محکوم۔ ایک جابر دوسرے مجبور، ایک ظالم دوسرے مظلوم، اور ایک امیر دوسرے غریب۔ مسلمان فاتحین نے آکر انہیں بتایا کہ ایک انسان اور دوسرے انسان میں صرف نیکی اور بدی کا فرق ہو سکتا ہے۔ ورنہ انصاف اور قانون کی نظروں میں سب انسان ایک جیسے ہیں۔ مفتوحہ علاقوں کے عوام نے رواداری اور مساوات پر مبنی اس نئے نظام کو ذہنی طور پر قبول کر لیا تھا۔ جزیہ کا بوجھ بھی اتنا معمولی تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اسے آسانی سے اٹھا سکتے تھے۔ اس سے پہلے وہ بازنطینی اور ساسانی حکمرانوں کو خراج اور ٹیکس ادا کیا کرتے تھے۔ اور بعض حالات میں انہیں اپنی املاک، زمینیں اور بیٹیاں تک خراج یا ٹیکسوں کی صورت میں ادا کرنی پڑتی تھیں۔

مسلمان فاتحین کی رواداری اور اسلامی نظریہ حیات کی کشش لاکھوں عیسائیوں اور یہودیوں کو دائرہ اسلام میں لے آئی۔ یہ مسلمانوں کی عسکری فتح نہیں نظریاتی فتح تھی۔ مغربی تہذیب کو مسلمانوں کے عسکری محاذ سے زیادہ اسلام کے نظریاتی محاذ سے خطرہ لاحق ہوا۔

مغرب کو کمیونزم سے نہیں اسلام سے خطرہ ہے

ارسکن چائلڈرز امریکہ

امریکی تاریخ دان ارسکن چائلڈرز رقمطراز ہے:۔

اب تک مغربی تہذیب کو دو بڑے خطرات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایک وہ خطرہ جو اسلام کی شکل میں نمودار ہوا اور جس کی بنیاد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ڈالی۔ اور دوسرا خطرہ جو کمیونزم کی صورت میں ابھرا اور جس کا بانی کارل مارکس تھا۔ لیکن اسلام کے چیلنج اور کمیونزم کے چیلنج میں بڑا فرق ہے۔ ۱۹۴۸ء میں جب چیکوسلواکیہ کمیونزم کی گود میں چلا گیا۔ تو مغربی دنیا میں ایک اضطراب سا پیدا ہو گیا۔ لیکن یہ اضطراب زندگی اور موت کی اس کشمکش کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ جس نے صدیوں تک اہل مغرب کو چین سے سونے نہیں دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کی طرف اسلام کی مسلسل عظیم اور کامیاب یلغار نے صدیوں تک عیسائیت کے وجود کو خطرے میں ڈالے رکھا

کمیونزم کی نظریاتی یلغار سے مغرب ہراساں نہیں ہے۔ لیکن اسلام کا چیلنج نظریاتی اور عسکری دونوں محاذوں پر اتنا زبردست تھا کہ اس نے عیسائی دنیا کی بنیادیں ہلا دیں عسکری محاذ پر مسلمانوں کی زبردست فتوحات نظریاتی محاذ پر اسلام کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنیں مسلم یلغار کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ فکری سطح پر بھی تھی اور عملی سطح پر بھی۔

مسلم یلغار کی فکری بنیاد یہ تھی کہ خدا ایک ہے۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا جا سکتا۔ عیسائیت میں چونکہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے وہ سچا مذہب نہیں ہے"

یورپ عیسائیت کا مرکز تھا۔ اور وہ اپنی تہذیب کا پورا ڈھانچہ ان افکار پر کھڑا کر رہا تھا جو اسلامی نظریات کے خلاف تھے۔ اس فکری اختلاف کو مسلمانوں نے عملی چیلنج کی شکل دی۔ عیسائی دنیا نے اس چیلنج کا مقابلہ کیا لیکن مسلم یلغار اتنی طاقتور تھی کہ نصف عیسائی دنیا اس کی لپیٹ میں آ گئی۔ اسلام واحد مثبت قوت تھی جس نے کروڑوں عیسائیوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اسلام واحد موثر قوت ہے جس نے اعلانیہ عیسائی نظریات کو شرک اور جھوٹ پر مبنی قرار دیا یہی وجہ ہے کہ آج بھی مغربی دنیا کمیونزم سے اتنا خطرہ محسوس نہیں کرتی جتنی مسلم انشاۃ ثانیہ کے تصور سے۔ مغربی معاشرہ مذہبی آزاد خیالی کے جدید رجحانات کے باوجود اس بات کا تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی مسلم ملک صف اول کی عسکری طاقت بن جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی نوع انسان پر اسلام کے گرانقدر احسانات

ڈاکٹر نیول بیگٹ آئرلینڈ

ڈاکٹر نیول بیگٹ آئرلینڈ کے مشہور اہل قلم ہیں جنہوں نے نہ صرف اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ بلکہ پوری دنیائے اسلام کی سیاحت بھی کی ہے۔ اس فاضل اہل قلم نے حال ہی میں اسلام کے محاسن پر ایک بلند پایہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کی تلخیص ذیل میں درج ہے،

اسلام میں چند ایسی خصوصیات موجود ہیں۔ جو غالباً دنیا کے دوسرے مذاہب میں ناپید ہیں۔ دیگر مذاہب اور اسلام کا نمایاں فرق یہ ہے۔ کہ دوسرے مذاہب انسان کو گوشہ نشینی اور ترک دنیا کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہاں اسلام ترک دنیا کا بہت بڑا مخالف ہے کیونکہ اسلام یہ چاہتا ہے۔ کہ اس کے پیرو پوری طرح دنیاوی جد وجہد میں حصہ لیں۔ بلکہ اسلام دنیا ہی کو آخرت کی کھیتی قرار دیتا ہے۔ اسلام کی اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اسلام ہر زمانہ اور ہر دور میں ترقی یافتہ دنیا کا ساتھ دے سکتا ہے اور یہ اسلام کی اتنی بڑی خوبی ہے۔ جسے کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

مذاہب کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دنیا میں صرف اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے نوع انسانی کے لئے ترقی کی راہیں کھول دی ہیں۔ اور انسانیت کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ چنانچہ اسلام کی اسی خوبی نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ میرے نزدیک موجودہ ترقی یافتہ دنیا میں وہی مذہب قابل قبول ہے۔ جو انسان کے ذہنی ارتقاء کا ساتھ دے سکے۔ جو انسان کی نہ صرف دینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات میں بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی پوری طرح رہنمائی کرسکے اور یہ خوبی اسلام میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ اور غالباً اسلام کی یہی خوبی اسے دن بہ دن مقبول بناتی جارہی ہے۔

دنیا کے دوسرے مذاہب اور اسلام میں کا یہاں فرق یہ ہے کہ دیگر مذاہب کی تعلیمات خدا اور بندہ کے تعلقات تک محدود ہیں۔ لیکن اسلام نے دنیا والوں کے باہمی تعلقات کو مستحکم کرنے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ اور اس طرح اسلام نے یگانگت اور محبت کے اس پاکیزہ جذبہ کی آبیاری کی ہے جس سے کہ قومیں بنا کرتی ہیں۔

اسلام کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو غور و فکر اور عمل کی جو قوتیں عطا کی ہیں۔ وہ آزادی کے ساتھ انہیں کام میں لا سکے۔ چنانچہ اسلام نے انسانوں کو صرف خدائے واحد پر ایمان لانے کی تعلیم دے کر ان کے دماغوں کو بے شمار توہمات اور باطل خداؤں کی محکومیت سے نجات دی ہے۔ یہ بنی نوع انسان پر اسلام کا وہ اولین اور زبردست ترین احسان ہے۔ جس کی مثال دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا۔

دنیا کی تمام تر ترقیوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ انسان اطمینان کے ساتھ ترقی کے وسائل پر غور و فکر کرکے ان سے حسب منشا کام لے سکے۔ اسلام نے پہلی بار انسانی دماغ کو بے معنی خوف و ہراس سے پاک کرکے اس کے لئے غور و فکر اور عمل کی راہیں کشادہ کی تھیں۔ اور عہد وسطیٰ میں مسلمانوں نے جو ترقیاں کی تھیں۔ ان کا سبب اس کے سوا کچھ اور نہ تھا کہ ان کے دماغ خوف و ہراس سے پاک اور بیگانہ تھے اور اس زمانہ میں عیسائیت نے اپنے ماننے والوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن اور دماغ کو جس طرح مفلوج اور معطل کر رکھا تھا مسلمانوں کے دل اس طرح معطل اور مفلوج نہیں تھے۔

اسلام کی دعوتِ توحید کا یہ نفسیاتی اثر تھا۔ لیکن جب ہم خالص دنیاوی نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں تو اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ دنیاوی حیثیت سے بھی اسلام نے بنی نوع انسان کو جتنا فائدہ پہنچایا ہے۔ دنیا کی تمام مذہبی اور غیر مذہبی اصلاحی تحریکات بھی اس قدر فائدہ نہیں پہنچا سکیں۔

مثال کے طور پر مسلمانوں کی علمی خدمات ہی پر نظر ڈالئے اور صرف اسی ایک بات کو مدنظر رکھئے کہ عیسائیت کی بدولت یونانی علوم و فنون بالکل مردہ ہو چکے تھے۔ اور اگر مسلمان انہیں زندہ نہ کرتے تو آج دنیا ان سے واقف نہیں ہو سکتی تھی۔ اور ان علوم و فنون نے انسان کی ترقی میں جس قدر مدد دی ہے۔ اسے کسی حال میں بھی وہ مدد حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

دنیا قوموں کے باہمی تعاون اور اشتراکِ عمل کے بغیر ترقی کے راستہ پر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکتی اور ظہورِ اسلام کے وقت قوموں کے درمیان یہ تعاون اور اشتراکِ عمل اس لئے ناپید تھا۔ کہ ان کے درمیان مذہب کی بنا پر منافرت پھیلی ہوئی تھی۔ رنگ، نسل اور خون کے اختلافات نے ان کے درمیان ایک گہری خلیج پیدا کر دی تھی۔ اور جغرافیائی تقسیم نے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا تھا۔ لیکن اسلام نے ایک طرف تو غیر مبہم الفاظ میں اس امر کا اعلان کر دیا کہ مذہبی عقائد کا اختلاف انسانوں کے باہمی تعاون میں حائل نہیں ہو سکتا اور دوسری طرف یہ تعلیم دی کہ رنگ اور نسل کے امتیازات نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جغرافیائی تقسیم انسانوں کے رشتہ حیات کو منقطع نہیں کر سکتی۔

اس طرح اسلام کی بدولت انسان پہلی مرتبہ اس حقیقت کو سمجھنے کے قابل ہو سکا کہ وہ اپنی جداگانہ ہستی اور اپنی خصوصیات اور روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بھی عالم گیر انسانی برادری کا ایک رکن بن سکتا ہے۔ اور دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اپنی اس تعلیم کے ذریعہ سے اسلام نے پہلی بار بنی نوع انسان کے مختلف گروہوں کو اس قابل بنایا کہ وہ انسانی تہذیب اور تمدن کی ترقی کے لئے مل جل کر کوشش کریں۔ یہ دنیا پر اسلام کا وہ تیسرا زبردست احسان ہے۔ جس سے دنیا کی کوئی سمجھدار اور انصاف پسند قوم انکار نہیں کر سکتی۔

پھر اسلام نے انسانی ترقی کے تصورات کو اسی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس نے سماج میں اور بہت سی ایسی اصلاحات بھی کی ہیں جن سے بنی نوع انسان کو ہر دور میں فائدہ پہنچتا رہے گا۔ مثلاً اس نے پہلی بار انسانی سماج میں عورت کے لئے ایک باعزت مقام متعین کیا ہے۔ اس نے غلاموں کی زندگی کو اس درجہ بلند بنانے کی کوشش کی ہے جس پر آقا بھی رشک کر سکتے ہیں۔ اور اس نے دنیا میں انسانوں کا ایک ایسا گروہ پیدا کر دیا جو ہمیشہ اسکی تعلیمات و ہدایات پر عملدرآمد کرتا اور کراتا رہے گا۔ اسلام کا اگر گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ مذہب سے کہیں بڑھ کر ایک اصلاحی تحریک ہے۔ جس سے مسلمانوں کی طرح دیگر مذاہب بھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اسلام ہی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے۔ جس نے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ اور ٹھوس فائدے پہنچائے ہیں"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام عالم گیر وحدت و اخوت کا علمبردار

(پروفیسر آسٹن مور۔ نیوزی لینڈ)

پروفیسر آسٹن مور نیوزی لینڈ کے ایک نامور مفکر ہیں جنہوں نے ایک مدت تک مذاہب عالم کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ ذیل کے مقالہ میں انہوں نے اسلام کی خوبیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ عالمگیر انسانی برادری کا خواب اسلام کے بتائے ہوئے نقشہ پر عمل کرنے سے شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے

مختلف مذاہب کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو دیگر مذاہب میں ناپید ہیں۔ مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ اسلام یا دیگر مذاہب کے عقائد کیا ہیں اور دنیا کے مختلف مذاہب نے عبادت کے کیا طریقے تجویز کئے ہیں۔ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے مختلف مذاہب نے عاقبت کے لئے نہیں بلکہ ہماری اس دنیا کو سنوارنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے ہیں۔

مختلف مذاہب کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ بیشتر مذاہب نے دنیا کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ ان کی تعلیمات محض عاقبت کی اصلاح تک محدود ہیں لیکن اسلام نے دین کے ساتھ دنیا کی اصلاح کو بھی ضروری سمجھا ہے۔ وہ دنیا کو عاقبت کی کھیتی قرار دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام ایک عالمگیر برادری پیدا کر دینا چاہتا ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ بھائیوں کی طرح مل جل کر زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذار سکیں اور دنیا کی نعمتوں میں برابر کے حصہ دار اور شریک بن سکیں، چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام نے جغرافیائی نسلی اور مذہبی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے ایک ایسا اہم قدم اٹھایا ہے جس سے ہم بہت کچھ رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی نوع انسانی کا عام رجحان یہ ہے کہ وہ جغرافیائی، نسلی اور مذہبی اختلافات سے بلند ہو کر ایک ایسی انسانی برادری قائم کر سکے جس میں ہر قوم کو دوسری قوموں کی برادرانہ امداد کرنے کے مواقع حاصل ہوں، کوئی قوم دوسری قوم کو محکوم نہ بنا سکے اور سب کو ترقی کے اور خدا تعالےٰ کی بخششوں اور نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے مساوی مواقع حاصل ہوں، انسان اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے لگاتار محنت کر رہا ہے اور اقوام متحدہ کا قیام بھی اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے لیکن ابھی اسے اپنے اس مقصد کے حصول میں اس لئے کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں ہو سکی ہے کہ انسان کی اس خواہش، تحریک اور جدوجہد کو کسی اخلاقی اور روحانی قوت کی ضمانت اور امداد حاصل نہیں ہے۔

انسان آج بیسویں صدی میں انسانی وحدت اور اخوت کے قیام کے جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے، اسلام نے چودہ سو سال پہلے اسی مقصد کو حاصل کرنا نہ صرف اپنا نصب العین قرار دیا تھا بلکہ اس وقت کے حالات میں بہت بڑی کامیابی حاصل کر کے یہ بات بھی ثابت کر دی تھی کہ عالمگیر انسانی برادری کے قیام کا مقصد حاصل کرنا کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے جب اسلام نے ایک عالمگیر برادری کے قیام کا پرچم بلند کیا تھا تو مسلمانوں کو اپنے مقصد کی اشاعت کے وہ وسائل میسر نہیں تھے جو آج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو حاصل ہیں، اس کے علاوہ اس وقت انسانی برادری کے قیام کے مقصد میں مسلمانوں کو دوسری قوموں کی امداد اور حمایت بھی حاصل نہیں تھی، ان باتوں کے باوجود مسلمانوں نے اپنے اس مقصد کو بڑی حد تک حاصل کر لیا تھا۔ اس کے برعکس جب ہم دیکھتے ہیں کہ آج ایک طرف تو انسانی برادری کے قیام کا رجحان عام ہے اور دوسری طرف اس مقصد کے حصول کے وسائل بھی موجود ہیں، لیکن ہم اس مقصد کے حصول کے راستہ پر کچھ زیادہ آگے نہیں بڑھ سکے تو قدرتی طور پر ہمارا ذہن اس طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اسلام نے اس مقصد کے حصول کے لئے جو طریقہ اختیار کیا تھا اس کی وہ کون سی خصوصیات تھیں جو آج موجود نہیں ہیں اور جن کی عدم موجودگی کے باعث ہم اپنے مقصد کے راستہ پر آگے نہیں بڑھ سکے ہیں۔

اسلام نے جب بنی نوع انسان کو عالمگیر اخوت کے قیام کی دعوت دی تھی تو اس کے ساتھ ہی اس نے بعض ایسی رکاوٹوں کو دور کرنے کا اعلان بھی کر دیا تھا جو ہزاروں سال سے بنی نوع انسان کی تقسیم اور علیحدگی کی موجب بنی ہوئی تھیں، مثال کے طور پر اسلام سے قبل کے انسان نے مذاہب کو عالمگیر برادری کے قیام میں ایک زبردست رکاوٹ بنا رکھا تھا اور رنگ و نسل نیز وطنیت کا تصور بھی انسانی سماج میں تفریق پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا وسیلہ بنا ہوا تھا اور بنی نوع انسان کے درمیان تفریق و تقسیم کے یہ دونوں اسباب جزیرہ نمائے عرب سے باہر بسنے والوں ہی کے لئے مخصوص نہیں تھے بلکہ اسلام کے ظہور سے پہلے عرب کے باشندے بھی اسی غلط فہمی اور کج روی میں مبتلا تھے۔ اسلام نے پوری جرأت کے ساتھ ان دونوں عقیدوں کی تردید کی تھی اور اس اندیشہ سے بے نیاز ہو کر کہ اسلام کے ظہور کے ابتدائی ایام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی نوع انسان کے عام عقائد اور روایات کے خلاف اس کا اعلانِ جنگ پوری دنیا کو اس کا مخالف بنا دے گا اس نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ (خود ساختہ) مذہب، نسل، قومیت اور رنگ نہ تو کسی انسان کو دوسرے انسان پر فضیلت اور برتری دے سکتا ہے اور نہ یہ چیزیں بنی نوع انسان کو مختلف گروہوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے اور متحد ہونے سے روک سکتی ہیں۔

اسلام نے اپنے اس اعلان کو الفاظ ہی تک محدود نہیں رکھا تھا بلکہ اس نے پوری قوت کے ساتھ اسے عملی شکل بھی دی تھی، اس نے اپنے اندرونی معاشرہ کو اسی اعلان کی بنیاد پر قائم کیا تھا اور اسلامی معاشرہ کے دائرے سے نکل کر غیر مسلم قوموں کے ساتھ انسانیت کی سطح پر برادرانہ تعلقات قائم کئے تھے۔ اسلام کا یہ نظریہ اور طرزِ عمل چونکہ خود انسانی فطرت کے عین مطابق تھا، اس لئے پوری دنیا پر اس کا بے حد خوشگوار ردِّ عمل ظاہر ہوا تھا اور قوموں کے درمیان بین الاقوامی تعلقات کے قیام کا رجحان بڑی حد تک پیدا ہو گیا تھا۔

اسلام نے عالمگیر اخوت کے قیام کی غرض سے جو مذکورہ بالا اقدامات کئے تھے وہ بنی نوع انسان کے درمیان صدیوں سے پیدا شدہ غلط فہمیوں اور منافرت کو دور کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پوری دنیا کو یہ دعوت بھی دی تھی کہ کسی قوم کو یا دوسری قوموں کے اقتصادی اور معاشی وسائل کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے، ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے، رنگ، نسل یا مذہب کی بنا پر کسی سے نفرت نہ کی جائے اور آپس میں جو معاہدہ ہو جائے اس کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، اسلام کے اس اعلان نے قوموں کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمیوں اور شکوک و شبہات کو دُور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا تھا اور اس طرح انسانوں کے مختلف گروہ تاریخ کی گواہی کے مطابق صدیوں بعد پھر ایک دوسرے کے قریب آ رہے تھے۔

عالمگیر برادری کے قیام کی غرض سے اسلام نے جو تدابیر اختیار کی تھیں وہ اسی مقصد کے لئے آج کے دور میں اختیار کی جانے والی تدابیر سے اس لئے مختلف تھیں کہ اسلام اور اس کے ماننے والوں کی حکومت ان تدابیر پر عمل درآمد کرانے کے لئے ایک مستقل ضمانت کی حیثیت رکھتی تھی اور تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمان اسلام کے اس اعلان پر پوری طرح عمل درآمد کرتے تھے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو مقررہ سزائیں دی جاتی تھیں، لیکن آج صورت حال بالکل مختلف ہے اور دنیا کی جو قومیں اس اعلان اور اصول کو نافذ کرا سکتی تھیں وہ خود اس پر عمل درآمد نہیں کرتیں۔

اسلام نے بین الاقوامی انسانی برادری کے قیام کا جو نظریہ پیش کیا تھا اسے حقیقت میں بدلنے کے لئے ہمیں اسی کے مقرر کئے ہوئے راستہ پر چلنا پڑے گا اور اگر ہم نے اس سے مختلف کوئی راستہ اختیار کیا تو ہم منزل پر پہونچنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

(ماہنامہ "دین دنیا" دہلی مارچ ۱۹۶۲ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ۔ عقل اور استدلال کا مذہب

گارڈن چائلڈ

بہت سے لوگ اسلام کو مذہب کی شکل میں جانتے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے تحریک کے نقطۂ نظر سے اس کا مطالعہ کیا ہے بہت کم الفاظ میں بھی اس مفہوم کو اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب میں ایک عدیم النظیر مذہب ہے۔ وہ ایک تاریخ بھی ہے۔ اور ایک طاقتور تحریک بھی۔ اس میں سیاست بھی ہے اور معاشرت بھی

اسلام کا سنگِ بنیاد ۔۔ قرآن۔ نفسیات کی پہلی کتاب بھی ہے۔ اور روحانیت کی آخری کتاب بھی۔ وہ دنیا اور آخرت کا ایسا امتزاج ہے۔ جو درحقیقت دنیا کے تمام مذاہب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات ماننی پڑے گی۔ کہ اس کا مصنف۔ اسلامی عقیدے کے برخلاف ۔ اگر کسی انسان کو ہی مان لیا جائے۔ تو وہ اپنے عہد کا ہی نہیں بلکہ بہت سے زمانوں کا ایک عظیم معلم ہے[1] پہلی بات تو یہ ہے

---

[1] قرآن مجید کے متعلق مسلمانوں کا جو عقیدہ ہے۔ وہ خود قرآن ہی سے ثابت ہے۔ اس کے کھلے ہوئے چیلنج کے باوجود پوری انسانی دنیا آج تک اس کا جواب پیش نہ کر سکی۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ناخواندہ ہی نہ تھے۔ ایک ناخواندہ قوم میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ ایسی لاجواب کتاب خود کیسے پیش کر سکتے تھے۔ ایک اور خاص ثبوت قرآن مجید کے خدائی کتاب ہونے کا یہ ہے۔ جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ قرآن کا وہ مصنف استدلال اور بصیرت سے معمور عقل کا "انسان" ہے وہ اپنے ہر ایک باب میں اس سے ہوشیار رہتا ہے۔ کہ کوئی دعویٰ بغیر دلیل نہ ہو، وہ بار بار عقل و بصیرت کے استعمال پر زور دیتا ہے، عقل سے کام نہ لینے والوں کو حیوانوں سے تشبیہ دیتا ہے اور عقل ہی کو کسوٹی قرار دیتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ انسان اوہام و خرافات سے دور رہے اور اس کا شائبہ بھی اپنے خیالات میں نہ آنے دے، اس کا خیال اور اسلوب فکر اس عارف سے ملتا جلتا ہے جو فطرت کے مظاہر و اسرار پر غور کرتا ہے اور اس سے نتائج نکالتا ہے۔ قرآن کی یہ خصوصیت سب سے پہلے انسان کو متحیر کر دیتی ہے پھر اسے اپنی طرف کھینچتی ہے اور بالآخر اپنا شیفتہ بنا لیتی ہے"۔

آگے چل کر مصنف رقمطراز ہے:۔

تاریخ نگاروں کو یہ بات سمجھنے میں بڑے تامل سے کام لینا پڑا ہے کہ عرب

دنیا کے پاس کوئی جواب نہیں کہ جن کے اخلاق و کردار اور جن کی راست بازی اور صداقت شعاری کے ان کے کٹر سے کٹر دشمن بھی معترف تھے۔ اور ان کو صادق اور امین کہتے تھے۔ وہ خدا کے بارے میں اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتے تھے۔ کہ اپنی بنائی ہوئی کتاب کو خدا کی طرف منسوب کر دیتے اور بالآخر آپ کی دشمن جانی قوم قرآن کو خدائی کتاب مان لیتی۔ اور آپ کے بعد خود اس کی داعی و مبلغ بن جاتی و غیر مسلم جس حد تک بھی قرآن مجید کے محاسن کا اعتراف کرتے ہیں۔ وہ قرآن کی سچائی کا ایک اعجاز ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اُن نے بغداد، قرطبہ (اسپین) میں علوم وفنون کی بنیاد کس طرح ڈالی؟ مربیوں کے علمی ذوق کی محرک کون سی چیزیں تھیں؟ کسی نے کوئی سبب بتایا، کسی نے اسے "اتفاق" سے تعبیر کرکے اپنا فرض ادا کیا اور کسی نے حکمت یونان کو اس کا محرک بتایا۔ حالانکہ یونانی حکمت کی طرف وہی قوم راغب ہوسکتی ہے جس میں پہلے سے علمی ذوق پیدا ہوچکا ہو، لیکن اگر یہ مورخ قرآن سے بھی واقف ہوتے تو انہیں اس قدر دور دراز اسباب تلاش کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، سبب واضح ہے کہ قرآن نے عقل کی افادیت پر زور دیا ہے اور اسلام نے نہ صرف یہ کہ عقل کی مخالفت نہیں کی ہے بلکہ وہ عقل وبصیرت کا پرزور حامی ہے، اب بات بالکل واضح ہے کہ جس قوم کا دین مکمل طور پر عقلی اور استدلالی ہو وہ علوم وحکمت اور سائنس کی مخالف نہیں ہوگی بلکہ مذہبی جذبے ہی سے علم وحکمت کی نگہبانی اور ترقی اس کا فرض ہوگا، اگر قرآن عقل واستدلال کا حامی نہ ہوتا تو مسلمان بھی علوم وحکمت کی پاسبانی کبھی اختیار نہ کرتے، اور اسپین کے ذریعہ علم وسائنس کی روشنی یورپ میں کبھی نہ پھیلتی؛

اس کے بعد ہی گارڈن چائلڈ نے اسلام کی کچھ خصوصیتوں پر روشنی ڈالی ہے، وہ لکھتا ہے:۔

"ہماری متمدن دنیا میں فنون لطیفہ کو بیحد فروغ حاصل ہے، فن ہمارے سماج میں ایک اہم عنصر بن چکا ہے، لیکن دنیا کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ قرآن میں فن کے لیئے کوئی گنجائش نہیں ہے، جن لوگوں نے فن کے حسن وجمال کی دنیا میں اپنی زندگی بسر کی ہے اور اسے ترقی یافتہ بنانے پر جنھیں فخر ہے وہ یقیناً اسلام سے مایوس ہوں گے کہ اس میں ان کے ذوق کو تسکین دینے والی یہ چیز نہیں ہے، لیکن تعریف کرنی پڑتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے "مصنف" کی کہ اس نے اخلاق و کردار کے ان تمام مصائب کو چیلنج کیا ہے جو آرٹ کے نام سے ہمارے سماج کو فاسد کر رہے ہیں اور اس اصلاحی اور تنقیدی قرآنی تحریک کی قدر و قیمت اس وقت واضح ہوگی جب ایک لمبی مدت کے بعد آرٹ کے تمام معائب و مفاسد زندگی کی سطح پر آجائیں گے اور ہماری نئی نسلوں کو گھن لگا دیں گے۔ ہمارا آرٹ کیا ہے؟ عقل کی گمراہی، نشاط و نفسانیت کی ہوس اور اپنے پرانے مفاسد کو چھپانے کا ایک وسیلہ، قرآن نے اصنام پرستی کی تردید اور مذمت کر کے آرٹ کی تصنع عبارت کو مسمار کر دیا ہے، کیونکہ آرٹ کا بڑا حصہ قدیم زمانے کے مجسموں اور تصاویر کی ایک شرمناک یادگار ہے اور ان جنسی تعلقات و معاملات کا تصور اجاگر کرتا ہے جن پر حسن کا غلاف چڑھا ہوا ہے، قرآن فطری حسن کا آئینہ تو ہے بدکاری اور فحاشی کا معلم نہیں ہے۔

"ہمارے سماج میں آج کل فنون لطیفہ کی بہت زیادہ قدر و قیمت ہے، لیکن وقت آئے گا کہ فن کے مفاسد واضح ہوں گے اور قرآن کے مصنف کی پیشن گوئی ایک حقیقت بن کر سامنے آئے گی۔"

مصنف نے اسلام کے بنیادی عناصر پر جس انداز سے تبصرہ کیا ہے وہ بھی پڑھنے کے لائق ہے، وہ لکھتا ہے۔

قرآن نے جن اعمال پر روشنی ڈالی ہے انہیں پڑھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ اس کے "مصنف" نے دین اور دنیا کو آمیخت کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، نماز پانچ وقت پڑھی جاتی ہے، جس سے زندگی میں ایک مستقل حرکت پیدا ہوتی ہے، ایک غیر مرئی بالاتر ہستی سے رشتہ استوار کرنا اور اس کے ذریعہ دنیا کے ساتھ مناسب حال معاملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا نماز کا سب سے بڑا مقصد ہے اور یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے اعلیٰ و ارفع عبادت کا کوئی اور طریقہ بھی ہو سکتا ہے، ایک انسان مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتا ہے تو وہ صرف خدا ہی کا تصور نہیں کرتا بلکہ خدا کی تمام مخلوقات سے اپنے تعلقات کا تصور تازہ کرتا ہے، حج کے آئینہ میں بھی دین اور دنیا دونوں کا عکس نظر آتا ہے اور اس مذہبی فریضہ میں وہ سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے جو ایک اجتماعی عبادت کا مقصد ہے، کو آپریٹیو سوسائٹیاں موجودہ دور کی پیداوار ہیں، انجمن ہائے امداد باہمی کی تحریک بالکل نئی چیز ہے لیکن قرآن کے "مصنف" نے زکوٰۃ کا نظام قائم کر کے وہ تمام مقاصد حاصل کر لئے ہیں جو آج کل کی سوسائٹیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں، زکوٰۃ میں وفاداری اور قربانی ہے، ہمدردی اور غمگساری ہے لیکن امداد باہمی کی انجمنیں اس صفت سے عاری ہیں، قرآن نے زکوٰۃ کو تجارت پر فوقیت دی ہے، یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا مزاج دور جدید کی کسی تحریک میں نہیں پایا جاتا"

اسلامی روزے کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ اس میں انسانی کمزوریوں کو اچھی طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ روزے کی دوسری صورتیں اس کے مقابلے میں ہیچ ہیں"

قرآن کی سیاست پر مصنف نے تفصیل سے تبصرہ کیا ہے :۔ اور آخر میں لکھا ہے:۔

"قرآن کو دوسری کتابوں پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ اس میں سیاست اور اصول حکمرانی کا مفصل بیان پایا جاتا ہے"۔

"ان اصولوں میں اتنا زور اور اثر ہے کہ پڑھنے والا فوراً ہی متاثر ہو جاتا ہے، قرآن نے سیاست میں ذرا بھی کمزوری نہیں دکھائی، سیاست کے ہر پہلو میں وہی زور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اثر ہے جو اس کی فطری مانگ ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن نے خوفِ خدا، اخلاق، خدمتِ خلق، اور آخرت کے اعتقاد سے سیاست کو عاری نہیں رکھا اور یہی وہ چیز ہے جو موجودہ زمانے کی سیاست میں ناپید ہے، اور اسی وجہ سے ہمیں دو عالمی جنگوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ یورپ کے بین الاقوامی معاہدات، یورپ کے مشترکہ دفاعی انتظامات، یورپ کا سیاسی اتحاد، اور بین الاقوامی وفاق اور حکمرانی کی تجویز اور دوسرے تمام طور طریقے ناکام اور بے معنی رہیں گے اگر ان کی بنیادوں میں خدا کا اعتقاد اور اخلاقی معیاروں کو شامل نہ رکھا گیا، جہاں امن عالم کے قیام کے سلسلے میں بہت سی تدابیر سیاسی معمل میں تجربہ کے مرحلوں سے گذر رہی ہیں اور گذر چکی ہیں وہاں مذہب کا بتایا ہوا یہ فارمولا بھی آزما کر دیکھنا چاہیئے، اگر اس کے لئے کوئی تھیوری ہو تو میں مشورہ دوں گا کہ اس سلسلے میں قرآن کو ہرگز نظر انداز نہ کیا جائے کیوں کہ اس راہ کی رہنمائی اس کتاب سے زیادہ کوئی دوسری کتاب نہیں کر سکتی۔"

مصنف کا یہ فیصلہ نہایت اہم ہے:۔

"افسوس ہے کہ اسلام کے معیاری نظامِ حکومت کے قیام کے لئے صدیوں سے کسی نے کوشش نہیں کی، مصر، ترکی، ایران، افغانستان وغیرہ مسلم حکومتوں کا اس اسٹیٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے جس کا نمونہ تیرہ صدیوں پہلے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے پیش کیا تھا، قرآنی حکومت اور مسلم حکومت میں امتیاز نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں، جہاں تک سیاسی طاقت کا تعلق ہے وہ خود یورپ کے لئے تباہ کن ثابت ہو چکی ہے ایسی طاقت سے کہیں اچھی وہ کمزوری ہے جو ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہی پر ماتم کرتی ہوا در جو طاقت پر وہ آنسو بہا سکے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے انسان کو حقیقی آزادی کے تصور سے روشناس کیا

مسٹر ایم۔ این۔ رائے

مسٹر ایم۔ این۔ رائے ایک مشہور و ممتاز بنگالی سوشلسٹ اور انقلاب پسند لیڈر ہونے کے ساتھ ایک وسیع الخیال مفکر بھی تھے۔ ان کا مطالعہ نہایت گہرا اور وسیع تھا۔ انہوں نے "ہسٹریکل رول آف اسلام" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ وہ اپنے ایک انگریزی مقالہ میں لکھتے ہیں:۔

اسلام نے دنیا پر جو عظیم ترین احسان کیا ہے۔ وہ ہے انسان کو حقیقی آزادی کے تصور سے آشنا کرنا۔ اسلام کے ظہور سے پہلے دنیا میں انسان کی اصلاح کے لئے بہت سی مذہبی اور غیر مذہبی تحریکات جاری ہو چکی تھیں۔ لیکن اسلام نے انسان کو حقیقی آزادی سے روشناس کر کے جو زبردست کارنامہ انجام دیا ہے دنیا کی کوئی مذہبی یا غیر مذہبی تحریک اسے انجام دینے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اسلام کے اس خصوصی کارنامہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک جرمن عالم نے لکھا ہے:۔

"اسلام نے ظاہر ہو کر دنیا سے غلامی کی شرمناک رسم کو اس خوبصورتی سے عملاً مٹا دیا۔ کہ غلام آقاؤں کے ہم رتبہ ہو گئے۔ اس نے انسانی تہذیب اور تمدن کی تاریخ میں پہلی بار عورت کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے اسے مردوں کی غلامی سے آزاد کرایا۔ اس نے انسان کو بے شمار خداؤں کے روبرو سر بسجود ہونے کو ناجائز قرار دے کر خدائے واحد کی پرستش کی دعوت دی اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح اس کی روح کو غلامی سے نجات دلایا۔ اس نے انسان کو فکر و فہم اور ضمیر و بیان کی آزادی عطا کی اور اس طرح اسے توہمات اور غلط اندیشی سے آزادی دلائی۔ اور سب کے بعد اس نے رنگ و نسل اور قومیت و وطنیت کی بندشوں سے نجات دلا کر اسے خود انسان بننے اور دوسروں کو انسان سمجھنے کی تعلیم دی اور اس کی ذہنی اور فکری آزادی کو پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔"

اس جرمن عالم نے اسلام کے تاریخی اور اصلاحی کردار کو جن الفاظ میں پیش کیا ہے۔ اسے پیش کرنے کے لئے ان سے بہتر الفاظ کا انتخاب ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن ایک انگریز عالم نے اس جرمن عالم کے مذکورہ بالا خیالات کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

اسلام نے دنیا کو آزادی کے حقیقی مفہوم سے آشنا کر کے بنی نوع انسان پر جو عظیم ترین احسان کیا ہے۔ اس کی اہمیت اور عظمت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو ظہور اسلام کے وقت دنیا میں کوئی ایسی اصلاحی تحریک موجود تھی جسے پیغمبر اسلامؐ اپنے لئے مشعل راہ بناتے اور نہ اس زمانے سے پہلے ہی دنیا میں کسی ایسی تحریک کا وجود پایا جاتا ہے۔ اس طرح یہ کہنا بالکل بجا ہوگا۔ کہ اسلام نے دنیا کو تہذیب و تمدن کی جس راہ پر چلنے کی دعوت دی تھی وہ کوئی ایسی راہ نہیں تھی جو پہلے سے موجود ہو۔ وہ اسلام ہی کی راہ تھی۔ اور اس نے اسے خود ہی تعمیر کیا تھا

اسلام کے متعلق ان ہر دو بیانات پر توجہ دلانے کے بعد ڈاکٹر گلبرٹ نے لکھا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مذکورہ بالا دونوں آرا، کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں اپنی جگہ اسلام کے ماضی سے بحث نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ میں اسے حال کے آئینے میں دیکھتا ہوں۔ اسلام دنیا کے لئے جس انقلابی تہذیب کا پیغام لے کر آیا تھا۔ اس کی روح میں آج بھی وہی بنیادی پیغام موجود ہے۔ اور چودہ سو سال کی طویل مدت گذر جانے کے باوجود اس پیغام میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ اسلام آج بھی ضمیر اور عمل کی آزادی کا داعی ہے۔ اور اگرچہ آزادی کے اسی تصور نے خود مسلمانوں کو بہت سے گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے لیکن ان کے درمیان آزادی کا یہ تصور برابر قائم چلا آرہا ہے۔ آزادی کے اسی تصور کے ماتحت وہ ہمیشہ مذہبی رواداری کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ اور غیر مسلم ملکوں میں اس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ کہ ان سے کسی کو کبھی شکایت کا کوئی موقع نہیں ملتا۔ اور وہ آج بھی رنگ و نسل کے امتیازات اور سماجی اونچ نیچ پر یقین نہیں رکھتے۔ اور ان باتوں کی شدت کے ساتھ مخالفت کرتے رہتے ہیں"۔

یہاں تین عیسائی عالموں کے جن خیالات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اس میں ظہور اسلام سے لے کر اس وقت تک اس عظیم مذہب کے کردار کی پوری تاریخ سمیٹ ہو گئی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس واضح اور روشن تاریخی کردار کے باوجود اسلام کو ہمیشہ ہدف اعتراضات کیوں بنایا جاتا رہا ہے۔

میرا پختہ خیال ہے کہ اسلام کا یہ روشن کردار ہی اس کے لئے وبال جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا رہا ہے۔ اس نے انسان کو انسانیت کی جن قدروں سے روشناس کرایا ہے وہ دوسرے مذہبوں اور اصلاحی تحریکات کی پیش کی ہوئی قدروں سے بالکل مختلف ہیں۔ اور انہیں قبول کر لینے سے انسان ہر قسم کی غلامی سے خود کو یکسر آزاد محسوس کرتا ہے۔ اس لئے دوسری تحریکات اور خصوصاً مسیحیت جسے دنیاوی اقتدار بھی حاصل رہا ہے۔ اس کی مخالفت میں مصروف رہی ہے۔ اور چونکہ خود مسلمانوں نے لفظی جنگ کے مقابلہ میں ہمیشہ تعمیری کاموں کو ترجیح دی ہے۔ اس لئے ان کی مخالفت پر مبنی تحریرات کا ایک انبار جمع ہو گیا ہے اور ہم ہندوستان کے باشندے بھی اسلام کو اس کے مخالفین کی عینک سے دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

بہر حال اسلام کے حقیقی خدوخال اس تصویر سے بالکل مختلف ہیں جو اس کے مغربی مخالفین پیش کرتے رہے ہیں۔ اور جو شخص بھی اسلام کا مطالعہ کرے گا وہ اس کی عظمت، بے تعصبی اور رواداری سے انکار کی جرأت نہیں کر سکے گا اور یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام میں کچھ ایسی جاذبیت ہے جو غیر مذاہب کے ماننے والوں کو آسانی سے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور اسی جاذبیت کا یہ نتیجہ ہے کہ کسی تبلیغ یا کوشش کے بغیر اسلام دن بدن دنیا کے دور دراز خطوں میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اور اسے حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

(ماہنامہ دین و دنیا مارچ ۱۹۵۸ء سے ماخوذ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ۔ ہمہ گیر انقلاب کا تعمیری پیغام

کارل بروک ۔ انگلینڈ

پروفیسر کارل بروک برطانیہ کے مشہور معروف مؤرخ اور صاحب علم و قلم ہیں۔ انہوں نے اسلام کی ایک تاریخ لکھی ہے جس کا نام "اسلامک پیوپل" (پیروانِ اسلام) ہے۔ اس میں تاریخی حوالوں سے مسلمانوں کے شاندار کارناموں کا بصیرت افروز تذکرہ ہے۔ ذیل میں ان کی اسی مقدر تصنیف سے ایک اقتباس دیا جا رہا ہے۔

—x—

"میں نے ایک مؤرخ کی حیثیت سے دنیا کے مختلف مذاہب کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ یوں تو دنیا کے دوسرے مذاہب میں بھی خوبیاں ہیں۔ لیکن اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس کی تعلیمات کسی خاص مذہب اور طبقہ سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ ہر اس انسان کے لئے قابل قبول ہیں جو انقلابی دل و دماغ رکھتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی پوری تاریخ انقلابی کارناموں سے بھری ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ انقلابی صلاحیتیں صرف اسلامی تعلیمات کی بدولت پیدا ہوئی ہیں۔

اسلام کی پہلی دعوت عربوں کو دی گئی تھی۔ اور عربوں کے متعلق یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس دعوت کو قبول کرنے سے پہلے ان میں کوئی اتحاد اور نظم موجود نہیں تھا۔ وہ قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ اور قبیلے صدیوں سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے جانی دشمن بنے آرہے تھے۔ اس طرح ان میں کوئی انقلابی صلاحیت باقی نہیں رہی تھی۔ لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ہی ان عربوں نے ساری دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

پھر اسلام کے پیغام کو دنیا کی جن قوموں نے بھی قبول کیا وہ سب انقلاب کی علم بردار بن گئیں اور کوئی قوم ایسی نہیں رہی جو اسلام کے انقلابی پیغام کو قبول کرنے کے بعد خود بھی انقلاب کی نقیب و داعی نہ بن گئی ہو

اسلام سے پہلے بھی دنیا میں بہت سے مذہبوں کا ظہور ہوا تھا۔ اور اسلام کے ظہور کے وقت ان میں سے بعض مذاہب دنیا پر چھائے ہوئے بھی تھے۔ لیکن ان میں سے کسی مذہب نے بھی بنی نوع انسان میں انقلاب کی وہ روح نہیں پیدا کی جو اسلام نے پیدا کی تھی۔

دنیا کے ہر بڑے مفکر نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ اسلام کے اصول اور اس کی تعلیمات انسانی فطرت سے بہت کچھ مطابقت رکھتی ہیں۔ اسلئے اسلام نے اپنے انقلابی پیغام میں بھی انسانی فطرت کے رجحانات کو مدنظر رکھا تھا اور اس لئے اس کے انقلابی پیغام نے انسان کے ظاہر کو نہیں بلکہ اس کے باطن کو متاثر کیا تھا۔ موجودہ زمانہ میں اشتراکیت کو دنیا کی عظیم ترین انقلابی تحریک سمجھا جاتا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح بھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحریک انسان کے ذہن کو بدل کر اس کے ظاہری حالات کو بدلنے پر زور دیتی ہے۔

انسان آج صدیوں کے غور و فکر اور تجربات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسے دنیا کے سماجی ڈھانچہ کو بدلنے کے لئے سب سے پہلے انسان کے ذہن اور دماغ کو بدلنا چاہیئے۔ لیکن اسلام نے اپنے انقلابی پیغام کو کامیاب بنانے کے لئے آج سے چودہ سو سال پہلے یہی فطری طریق کار اپنایا تھا اور اس نے بنی نوع انسان کو پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچانے کے لئے اس کے دل اور دماغ کو بدلنا ضروری سمجھا تھا۔ اس لئے جو لوگ بھی اس کے پیغام کو قبول کرتے تھے وہ اپنے قومی اور جغرافیائی حالات کے اختلاف کے باوجود ایک مقصد پر متفق الرائے ہو جاتے تھے۔ اور انقلاب کے علم بردار بن جاتے تھے۔

اسلام دنیا کے لئے جس انقلاب کا پیغام لایا تھا وہ تخریبی نہیں بلکہ تعمیری تھا اور ظہور اسلام کے بعد کی انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس پیغام کی بدولت بنی نوع انسان پر ترقی اور تعمیر کے دروازے کھل گئے تھے۔

اسلام نے سب سے پہلے انسان کے دل اور دماغ کو لاتعداد خداؤں کی غلامی سے آزاد کر کے ان کی فکری قوتوں کے بند کھول دیئے تھے اور اسلامی انقلاب کا پیغام قبول کرنے کے بعد انسان نے پہلی بار محسوس کیا تھا کہ دنیا میں اس کی پیدائش کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے صدیوں پرانے ماحول میں رہ کر اور خانقاہوں میں بیٹھ کر اپنی تمام زندگی گذار دے بلکہ اس کی پیدائش کا مقصد پوری دنیا کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا اور اپنی قابلیتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے۔

مسلمان اسی تعمیری نظریہ کے تحت تمام دنیا میں پھیلے تھے اور اس زمانہ کے بعض طاقتور مذہبوں کی تعلیمات کے برخلاف انہوں نے اسلامی تعلیم کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر بھلائی کو انسانوں کی میراث قرار دے کر اسے حاصل کرنے کی دعوت دی تھی۔

مثال کے طور پر یورپ میں عیسائیت کے نام نہاد علم برداروں نے قدیم یونانی علم اور فلسفہ کے مطالعہ کو عیسائیوں کے لئے ممنوع قرار دے رکھا تھا اور اس طرح ہندوستان میں مہاتما بدھ کی تعلیمات کا مطالعہ بھی ممنوع تھا اور ہندوستان کے رہنے والے اپنے ملک کے اس زبردست مصلح کے خیالات اور تعلیمات سے قطعاً ناآشنا ہو گئے تھے۔

مسلمانوں نے اپنے مذہب کی انقلابی تعلیمات کے مطابق ان رجعت پسندانہ خیالات کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کی تھی۔ اور انہوں نے قدیم علوم و فنون کے تمام ذخیروں کو برآمد کر کے دنیا کے سامنے رکھ دیا تھا۔ اور انسان کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ وہ ان میں سے اچھائیوں کو تلاش کر کے انہیں اپنی آئندہ زندگی میں داخل کرلے۔ چنانچہ آج دنیا کے تمام مفکر اس بات پر اتفاق رائے رکھتے ہیں کہ اگر مسلمان عہد وسطیٰ میں یہ انقلابی قدم نہ اٹھاتے تو آج کی دنیا کل کی دنیا سے واقف نہیں ہو سکتی تھی۔ اور اس حال میں دنیا کی ترقی کی تاریخ کا آغاز شاید انیسویں صدی ہی سے ہوتا۔ اور انسان اپنے اسلاف کی تمدنی، تہذیبی اور علمی جدوجہد سے ناواقف ہونے کے باعث اسے اپنی موجودہ جدوجہد کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیوست نہ کر سکتا۔

اسلام کا یہ انقلابی کردار کسی ایک ہی میدان میں نظر نہیں آتا۔ بلکہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جہاں تک انفرادی زندگی پر اس انقلابی پیغام کے اثر انداز ہونے کا تعلق ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر اسلام انفرادی زندگی میں انقلاب برپا نہ کرتا تو مسلمان ایک قوم کی حیثیت سے انقلاب کے پیغامبر نہ بن سکتے۔ اور دنیا میں انقلاب برپا نہ کر سکتے۔ اور اجتماعی زندگی میں اسلام کی انقلابی قوتوں کا عمل اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ اس نے سماج کو ان تمام برائیوں سے پاک کر دیا تھا جو اس وقت بھی دوسرے انسانی سماجوں میں موجود تھیں۔ اور آج بھی انسان کا کوئی ترقی یافتہ سماج ان خامیوں سے پاک نظر نہیں آتا۔

اسلام کے پیغام کی یہ انقلابی خصوصیت آج بھی قائم ہے اور وہ آج بھی انسانی سماج کی تمام برائیوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن وہ یہ انقلاب قتل اور خون ریزی کے ذریعہ سے نہیں بلکہ انسان کے ذہن اور دماغ کو بدل کر لانا چاہتا ہے۔ اور یہ اسلام کی ایک ایسی خوبی ہے۔ کہ اس کا کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

۱۹۶۰ء

(ماہنامہ دین و دنیا دہلی مارچ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی کامیابی اسکی اندرونی طاقت کی رہینِ منت ہے

(ایڈیٹر لائف آف امریکہ)

امریکہ کے مشہور و ممتاز جریدہ "لائف" کے ایڈیٹر کا حقائق افروز مضمون دیکھیے جس میں انہوں نے اسلام کی حقانیت و صداقت اور اس کے بہترین نظامِ حیات ہونے کا صراحت کے ساتھ اعتراف کیا ہے

عرب میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک توحیدی دین کی بنیاد ڈالی جس نے آگے چل کر پورے عالم انسانیت کو اپنے سائے میں لے لیا۔ اسلام جو دنیا کے عظیم اور عالم گیر مذاہب میں سب سے کم عمر ہے۔ کئی طرح سے نہایت آسان اور واضح مذہب ہے۔ اس مذہب کے پیرو صرف ایک خدا کی عبادت و بندگی کرتے ہیں۔ جو ہر شے پر محیط ہے۔

اسلام کے داعی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ تو مسیح تھے نہ نجات دہندہ بلکہ وہ ایک انسان تھے جن کو خدا نے بنی نوع انسان تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے بطور واسطہ منتخب کیا تھا۔ اسلامی عقیدہ دنیا میں انسانی اخلاق و اعمال سے اتنا ہی تعلق رکھتا ہے جتنا آخرت میں اعمال و اخلاق کی جزا و سزا سے دوسرے مذاہب کے برعکس جن کے آغاز کے حالات مشکوک اور غیر واضح ہیں اور جو اپنی قدامت پرستی روی کے نتائج ہیں۔ اسلام کا آغاز تاریخ کی پوری روشنی میں ہوا۔ اور طوفانی رفتار کے ساتھ پھیل گیا۔ حضرت محمدؐ کی وفات ۶۳۲ء کے کچھ ہی سال بعد اسلام پورے وسطی یورپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر چھا گیا اور تقریباً ایک ہی صدی کے اندر اس کی حکومت کی سرحد جبرالٹر سے ہمالیہ تک وسیع ہو گئی۔

اسلام کی فتوحات کے اسباب بحر روم کے ہمسایہ ملکوں کی بدنظمی اور عربوں کے پرجوش جذبات اور عسکری طاقت میں منحصر نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام کی مستقل طاقت اور اس کے استحکام کا انحصار اس کے صاف اور مثبت واضح عقائد پر ہے۔ جس نے اسلامی نظام کو ۱۳ سو سال سے برقرار رکھا ہے۔ اسلام صرف ایک مجموعہ عبادات ہی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک ہمہ گیر نظام حیات ہے۔ جو انسانی افکار و خیالات کی اس حد تک رہنمائی کرتا ہے جس کا ہمسر یورپ میں کوئی نہیں ہے۔

اسلام خود اپنی عظمت کا مظہر ہے۔ جس کے معنی ہیں مطیع و منقاد ہو جانا یعنی اپنے آپ کو خدا کی رضا کے تابع کر دینا اور اس کا فرماں بردار بن جانا۔ لفظ "مسلم" کا مصدر بھی اسلام ہی ہے۔ جس کے معنی فرماں بردار کے ہیں۔ اس لئے ہر سچا مسلمان اپنے کو خدا کے حضور اور خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے۔ اسلام کے ماننے والوں کے لئے مذہب اور سیاست کے تعلق کو کبھی توڑا نہیں جا سکتا۔ یہ اعتقاد کہ خدا حاضر ناظر ہے حکیم خبیر ہے، عادل ہے دنیا کے مسلمانوں میں ایسی ذہنی بلندی اور خود اعتمادی پیدا کرتا ہے جس کے ہوتے ہوئے انہیں اسلام سے پھر جانے یا مشکلات و مصائب سے گھبرا جانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا اپنے وسیع مفہوم کے اعتبار سے اسلام خدا کی رحمت کے سائے میں انسانی بھائی چارے کا نام ہے جو نسل اور قوم کی بندشوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آزاد خدا کی اطاعت و فرماں برداری کے لئے متحد ہو کر ایک اجتماعی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اسلام کا یہ عقیدہ کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے جو الفاظ قرآن میں موجود ہیں۔ وہ آخری غیر مبدل اور خدائی کلام ہیں۔ اسلام کی عظمت اور اس کی قوت و طاقت کی دوسری اہم بنیاد ہیں ایک مسلمان کے عقیدے کے مطابق قرآن تمام گذشتہ کتب سماوی کو منسوخ کرتا ہے اور ان کی تمام سچائیوں کو تسلیم کرتا ہے۔ یہودی اور عیسائی مذہب ہیں جس خدا کا تصور ہے۔ بنیادی طور پر اسلام کا خدا بھی وہی ہے۔ لیکن ایک مسلمان کی نظر میں سابقہ کتب سماوی میں خدا کے پیغام نامکمل ہیں۔ صرف قرآن ہی ایک جامع اور مکمل خدائی پیغام ہے[1]۔ اسطرح حضرت ابراہیم سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک بائبل کے ہر رسول کا اسلام احترام کرتا ہے۔ اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری اور عالمی پیغمبر مانتا ہے۔ اور انہیں خاتم النبیین کے لقب سے ملقب کرتا ہے۔ جہاں اسلام نے حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت سے انکار کیا وہیں اس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی معبود نہیں مانا ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ وہ خدائی پیغام کو انسان تک پہنچانے کا ایک وسیلہ ہیں (سیاست جدید سے ماخوذ)

---

[1] اپنے سے قبل کی سماوی کتابوں کو قرآن ان کے زمانے کے مطابق نامکمل نہیں کہتا بلکہ مکمل مانتا ہے وہ نامکمل قرار دیتا ہے اپنے زمانے اور آئندہ کی ترقی یافتہ دنیا کے لحاظ سے کیونکہ وہ کتابیں مخصوص ملک و قوم اور محدود زمانے کیلئے تھیں۔ قرآن تمام دنیا اور قیامت تک کے لئے دستور حیات ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اگر محمدؐ خدا کے رسول نہ تھے تو اب تک دنیا میں کوئی رسول آیا ہی نہیں"

(ایس۔ پی۔ سکاٹ امریکہ)

یہ پرجوش بہ بانگ دہل اعلان جیل اسٹیٹ امریکہ کی فاضل سٹرلیس پی۔ اسکاٹ کا ہے۔ ایس۔ پی اسکاٹ کو مسلمانانِ اندلس (سپین) اور ان کی تاریخ و تہذیب سے بچپن ہی سے عشق کے درجے تک دلچسپی تھی۔ اسی کے تقاضے سے انہوں نے تین ضخیم جلدوں میں جو بڑے سائز کے دو ہزار سے بھی زیادہ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے مسلمانانِ اندلس کی تاریخ لکھی ہے۔ چنانچہ آخری جلد جو ہمارے سامنے ہے ۵۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس ضخیم تاریخ کا اردو ترجمہ مصنف کی اجازت سے جناب محمد خلیل الرحمٰن صاحب نے کیا۔ افسوس کہ مسلمانوں کو اپنی تاریخ سے دلچسپی باقی نہیں رہی۔ چنانچہ اب یہ ترجمہ ناپید ہے۔ ہندوستان میں تو کوئی ایسا ادارہ نظر نہیں آتا جو اس ترجمہ کو شائع کرے۔ غالباً پہلی بار یہ کتاب دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے شائع کیا تھا۔ لیکن اب اس سے اور علی گڈھ یونیورسٹی سے بھی اس کی اشاعت کی توقع نہیں ہے۔ کاش پاکستان کا کوئی ادارہ اسے شائع کر دیتا اور مترجم کی عظیم الشان کاوش کو ضائع ہونے سے بچا لیتا۔

فاضل مترجم نے مسٹر ایس پی۔ اسکاٹ سے ان کے ذاتی حالات دریافت کئے تھے جو انہوں نے قلمبند کر کے بھیجے تھے یہ حالات آخری جلد کی ابتدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible] ہیں [illegible] تحریر یکم دسمبر ۱۹۲۲ء ہے

مسٹر [illegible] اسکاٹ اپنے حالات میں رقم طراز ہیں:۔

"میں کئی سال [illegible] واترامریکہ کی بار ایسوسی ایشن کا ممبر اور ۱۹۰۸ء سے قانونی [illegible] میں نے اسپین کے قدیم اہم قوانین اور دوسری قانونی کتب کا ترجمہ کر کے [illegible] سی ایشن کو دیا ہے۔ اس کی ۱۵ ضخیم جلدیں ہیں۔ میں نے حال ہی میں قانون [illegible] ترجمہ مکمل کیا ہے۔ اس کی سترہ جلدیں ہیں۔ میں مختلف علمی مجالس کا ممبر [illegible] ہو چکا ہوں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

رائل سوسائٹی آف آرٹس لندن۔ رائل میٹریولاجیکل سوسائٹی لندن

[illegible] سوسائٹی [illegible] ڈی ہسٹوئیر یونیورسل پیرس۔

ان حالات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مسٹر ایس۔ پی۔ اسکاٹ کا علمی مرتبہ کتنا بلند تھا [illegible] مسلمانانِ اسپین سے اپنی دلچسپی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"میں بچہ ہی [illegible] تھا کہ مجھے ہر وہ چیز دلچسپ معلوم ہوتی تھی جس کا تعلق مسلمانوں کے جزیرہ [illegible] اسپین کے قبضہ سے متعلق تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میری عمر چھ برس سے زیادہ نہ تھی کہ میں واشنگٹن اروِنگ کی کتاب "الحمرا" کے مطالعہ میں اتنا منہمک ہوا کہ میری والدہ نے مجھے تین مرتبہ کھانے کیلئے بلایا۔ مگر میں نے بلا کسی خیال کے "ہوں" کہہ دیا۔ اور کتاب کو نہ چھوڑا۔ آخر والدہ میرا ہاتھ پکڑ کر زبردستی کھانے کے کمرے میں لے گئیں"

بلوغ کی عمر کو پہنچنے کے بعد مسٹر اسکاٹ کو مسلمانانِ اندلس سے وارفتگی کی حد تک کا یہی [illegible] خاطر اسپین لے گیا۔ یورپین مصنفین نے مسلمانانِ اندلس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تاریخ کے ساتھ جو ناانصافی کی ہے۔ اپنی سیاحتِ اسپین کا ذکر کرتے ہوئے اس کا شکوہ اس طرح کیا ہے :۔

"میرا مقصود اصل یہ تھا۔ کہ میں اپنے سفرنامہ کے لئے مواد جمع کروں اس لئے مجھے خیال ہی نہ آیا کہ اس عظیم الشان قوم کی افسوسناک مگر ہیجان خیز تاریخ لکھوں۔ جس نے تہذیب تمدن کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ زمانہ حال کی مہذب قومیں اپنی اکثر آسائش و تکلفات کے لئے گو بہت کچھ انہیں کی رہین منت ہیں مگر ان کی مساعی جمیلہ کا اعتراف نہیں کرتیں اور کرتی بھی ہیں تو اد ھورے دل سے۔"

مسٹر اسکاٹ نے جامعہ قرطبہ کی مجیر العقول صناعی خلیفہ عبدالرحمٰن اموی ثالث کی شوکت و عظمت، قرطبہ کی یونیورسٹی اور راجدھانی کی رونق نیز بازار کی چہل پہل کا سرسری مگر پُر سے ہی دلآویز اور موثر لفظوں میں تذکرہ کیا ہے۔ تاریخ اسپین کی تصنیف کا ارادہ تو جامعہ قرطبہ کے مشاہدہ ہی کے دوران کر لیا تھا۔ آگے چل کر لکھتے ہیں :۔

"مسلمانانِ اندلس کے متعلق میں نے سب سے پہلا مضمون ایک موقت الشیوع ماہنامہ "آدر لینڈ" میں سان فرانسیسکو (کیلی فورنیا) میں شائع کرایا۔ اس کے ۲۰ برس کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب "ہسٹری آف موریش ایمپائر ان یورپ" ۱۹۰۴ء میں شائع کی۔ عملی طور پر اتنا طویل زمانہ میں نے اس تصنیف کی تکمیل میں صرف کیا۔ یہ تمام محنت شاقہ نتیجہ تھی اس عشق کا جو مجھے اس قوم سے ہے۔ اگر میری یہ گراں بار محنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو میں نے اس تصنیف کی تکمیل میں اُٹھائی ہے۔ اس عظیم الشان جلیل القدر، ہر فن میں کامل، بہادر، عالم و عابد قوم کو منصۂ شہود پر لے آئے اور اس کے حالات ہر خاص و عام تک پہنچ جائیں تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت و جاں کاہی کا معاوضہ مل گیا۔"

مصنف و مترجم کے خلوص، ان کے مقصد اور ان کی دماغ سوزی اور جاں کاہی پر کتنا ظلم ہوگا۔ اگر مسلمان اس تاریخ کو ضائع ہونے سے بچائیں اور اسے زندہ نہ رکھیں۔ ہم نے اسی غرض سے اتنی طوالت کے ساتھ مصنف اور ان کی تاریخ کا تعارف لکھا ہے۔ کہ کوئی ملی تاریخی جذبہ رکھنے والے ادارے میں اس کی اشاعت و تحفظ کا جذبہ و احساس پیدا ہو جائے۔

آخر میں سٹرا سکاٹ نے مسلمانانِ اندلس کے متعلق اپنے جذبات و تاثرات بیان کرنے کے بعد بر سبیل سلسلہ اپنے مخصوص انداز میں اختصار کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے متعلق بھی اظہار خیال کیا ہے۔ اسے آگے ملاحظہ کیجئے۔

"کوئی قانون خواہ دنیاوی ہو یا مذہبی۔ کوئی سفلی مسلک ہو یا علوی مذہب اس کی اصلی قدر و قیمت کا اندازہ کرنے اور اسکے پرکھنے کی بہترین کسوٹی یہ ہے۔ کہ اس نے بنی نوع انسان کی راحت و آسائش پر کیا اثر ڈالا ہے۔ اور بنی آدم کو کتنا فائدہ پہنچایا ہے؟ نیز اسکی روزمرہ کی زندگی میں کتنا کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو کسی مسلک کے قبول کرنے کی دعوت دے تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے مسلک کی بنیاد کسی مضبوط چٹان پر رکھ کر دکھائے، نہ کہ معجزات، رموز آمیز تعلیمات، فرضی افسانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی تحویف، اخراج کی وعید، یا کاہنوں اور مذہبی پیشوا کی سازشوں جیسے ریت کے تودوں پر ہوائی عمارت بنا کر جس مذہب کی روحانی ترقیوں کا دعویٰ ایسی چیزوں پر ایمان لانے پر موقوف ہو جو فی الحقیقت اس کے اندر نہ ہوں یا ایسی چیزوں کے دینے کا وعدہ کرتا ہو جو وہ دے نہیں سکتا، یا وہ اپنے دعووں کو ثابت ہی نہیں کر سکتا۔ یا وہ مذہب ایسے امور کے برحق تسلیم کرنے پر زور دیتا ہے۔ جو عام قانونِ قدرت کے خلاف یا متبائن ہوں تو ایسے مذہب کو اگر عقل اور برہان و دلیل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو وہ ہرگز کھرا نہیں اتر سکتا۔

علوم ہمیشہ سے اسلام کی اشاعت کا اصلی اور حقیقی ذریعہ لوگ شمشیر کے خوف کو سمجھتے آئے ہیں مگر ایسے لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اگر کوئی کافر جزیہ دیتا ہے تو جہاں تک قانون کا تعلق ہے وہ اسی بلند سطح پر آجاتا ہے جس سطح پر ایک مسلمان ہوتا ہے۔ اسلام نے یہ تدبیر بھی اختیار کی کہ اس نے اس احتساب کو نظر انداز کر دیا اور محنہ کو بھلا دیا جس سے ازمنۂ وسطیٰ کے لوگ کانپتے تھے۔ اس زمانہ کی کیفیت یہ تھی کہ جس کسی نے کلیسا کے چھوٹے سے چھوٹے اصول پر ذرا سی بھی کشائی کی جرأت کی یا جناب پوپ کے مقرر کردہ درجہ اور دینی نظام کے متعلق کچھ کہنے کا حوصلہ کیا اس کو اذیتیں دے دے کر کچل دیا جاتا تھا۔ دین کے نام پر کلیسا کی طرف سے اذیت دہی کا یہ عالم تھا وہ پوپ جو قدیم روم کے واحد سیاسی اور مذہبی طور و طریق کے وارث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہی موجودہ زمانے کی مسیحیت کی اصل بنیاد اور اس کی عمارت کے ستون ہیں۔ اس کے برعکس اس طمانیتِ قلب اور سکونِ خاطر سے قطع نظر جو اسلامی اصول دنیا کو عطا کرتے ہیں۔ ہزاروں وہ برکات جو اسلام نے بنی نوع انسان کو سائنٹفک مطالعہ و تحقیقات کی تشویق (حوصلہ افزائی) کی صورت میں دیں وہ عظیم و خطیر انکشافات جو اسلام نے ہیئت کیمیا، طب اور جراحی میں کئے۔ اور وقتاً فوقتاً دنیا کو ان سے روشناس کرایا۔ نیز جس طرح فنِ تعمیر اور مختلف فنون اور صنعتوں کا باعث و محرک ہوا اور جس کے آثار مسلمانوں کے ان مسخ شدہ نشانہائے صناعی میں ملتے ہیں جو قسطنطنیہ کے بیجد تعصب مذہبی اور دینی نفرت کے دست تظلم سے بچے ہیں۔ وہ آثار اس امر کے منہ بولتے شواہد ہیں کہ اندلسی عربوں کی صناعی نے دنیا پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔

اللہ اکبر! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسولِ برحق نہ تھے تو اب تک دنیا میں کوئی رسول آیا ہی نہیں!"

مسٹر اسکاٹ نے ان مخالفین و معاندین کے منہ پر اس بلیغ اسلوب میں بھرپور طمانچہ مارا ہے۔ جو دوسرے رسولوں کی رسالت یا اپنے مہاپرشوں کا تو اقرار کرتے ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جو آفتاب نصف النہار کی طرح تابناک ہے۔ انکار کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا کے رسول نہیں تو کسی بھی رسول یا مہاپرش کو کن دلیلوں سے رسول یا مہاپرش قرار دیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کی فتوحات

پروفیسر فلپ کے ہٹی

پروفیسر فلپ کے ہٹی ایک مشہور و ممتاز مورخ ہیں۔ عرب اور مسلمان کے عنوان سے ہٹی اپنی کتاب کا پہلا باب یوں شروع کرتے ہیں:۔

"حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کو سو برس بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ان کے پیرو ایک اتنے وسیع و عظیم مملکت کے مالک بن گئے جو رومی باشندوں کو ان کے انتہائی عروج کے زمانے میں بھی حاصل نہ تھی۔ اس مملکت کی سرحدیں ایک طرف تو بسکے کی خلیج سے لے کر دریائے سندھ اور چین کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی تھیں تو دوسری طرف بحیرہ ارل اور دریائے نیل کے شمالی چشمے اس میں شامل تھے۔ منصب رسالت پر سرفراز عربی النسل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام قادرِ مطلق خدا کے نام کے ساتھ روزانہ پانچ بار ان صدہا ہزارہا مسجدوں کے بلند میناروں سے پکارا جا رہا تھا جو جنوبی یورپ اور شمالی افریقہ سے لے کر مغربی اور وسطی ایشیا تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اپنی اس عدیم المثال وسعت اور تیز رفتار پھیلاؤ کے وقت عرب کے مسلمانوں نے اپنے مذہبی عقائد، اسلوب گفتگو اور جسمانی وضع قطع کی طرف دوسری قوموں کے لوگوں کو جتنا مائل کر لیا تھا اتنا دنیا کی کوئی اور قوم چاہے وہ یونانی ہوں یا رومی، اینگلو سیکسن ہوں یا روسی نہیں کر سکی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابل، آشوری، کلدانی، آرمینی، فونیشیا، ان تمام قوموں کے آباؤ اجداد جزیرہ نمائے عرب میں ہی پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پائی۔ لیکن آج ان کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ لیکن عرب پہلے بھی موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں۔ پہلے کی طرح آج بھی تجارت پیشہ دنیا کے سب سے زیادہ عام گذرگاہ کے آس پاس عربوں کا وجود برقرار ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد عربوں کو اپنی آبائی روایات کا زیادہ احساس ہوا۔ مصر بالکلیہ ایک آزاد ملک بن چکا ہے۔ عراق نے ۱۹۵۸ء میں اپنی پرانی راجدھانی بغداد میں ایک بادشاہ کو گدی پر بٹھا دیا ہے۔ دورِ جدید کے طانتور بادشاہ ابن سعود نے خود ایک مستحکم ریاست قائم کر لی ہے جس میں عرب کے مغربی شمالی اور وسطی حصے شامل ہیں۔ لبنان عربی بولنے والی پہلی ریاست ہے جس نے اپنے کو جمہوریت قرار دیا ہے۔ لیبیا شمالی افریقہ کا وہ پہلا ملک ہے جس نے اپنے آپ کو لیبٹن حکومت سے آزاد کر لیا ہے۔ عرب کا قومی پرندہ عنقا پھر سرگرم پرواز ہے۔ اس کے بال و پر کی قوت ایک بار پھر نمایاں ہو رہی ہے۔

مذہب اسلام جس کی بنیاد حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ڈالی تھی۔ اس میں آج ۴۰ کروڑ سے زیادہ لوگ شامل ہیں جن میں تمام قوموں اور نسلوں کے نمائندے ہیں۔ یہ لوگ مسلمان ہیں اور "محمڈن" کہلانے کی جگہ اپنے کو مسلمان ہی کہلانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دنیا کے ہر سات افراد کے مجموعے میں ایک آدمی حضرت محمدؐ کا پیرو یعنی مسلمان ہے۔ اور دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی جبکہ دنیا کے کسی کونے میں مسلمانوں کی اذان کی آواز نہ گونجتی ہو۔

عربوں نے ایک بہت بڑے سٹیٹ ہی کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ ایک عظیم تہذیب کی بھی بنا ڈالی تھی۔ اس تہذیب کی تعمیر میں انھوں نے اپنی اس قدیم موروثی تہذیب ہی سے استفادہ نہیں کیا تھا جو کسی وقت میں دجلہ اور فرات کے ساحلوں، نیل کی وادیوں اور بحیرہ روم کے مشرقی کناروں پر فروغ پذیر ہوئی تھی۔ بلکہ روم اور یونان کی تہذیب و معاشرت کی اچھی باتوں کو بھی انہوں نے اپنی تہذیب میں شامل کیا تھا۔ آگے چل کر یہی مسلمان عہدِ وسطیٰ کے یورپ میں اپنے ان فکری اثرات کو فروغ دینے کا سبب بنے۔ جس نے مغربی دنیا کو بیدار کر کے جدید نشاۃ ثانیہ کے راستے پر گامزن کر دیا۔

ازمنہ وسطیٰ کے آغاز میں کسی قوم نے انسانیت کی خیر و فلاح کے لئے ویسے کام انجام نہیں دیئے جیسے کہ عربوں نے انجام دیئے۔ یہاں پہ عربوں سے ہماری مراد عربی زبان بولنے والے تمام باشندوں سے ہے اس میں جزیرہ نمائے عرب کے باشندے بھی شامل ہیں جس وقت عرب علماء ارسطو کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اس میں شرلے بین (Charlemagne) اور اس کے درباری امراء اپنا نام لکھنا سیکھ رہے تھے۔ صرف ایک شہر قرطبہ میں ہی سب بڑے بڑے کتب خانے تھے۔ ان میں سے صرف ایک ہی کتب خانے میں چار لاکھ سے زیادہ کتابیں تھیں۔ اس وقت جب آکسفورڈ یونیورسٹی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء بنانے کو ایک معیوب رسم سمجھتے تھے۔ قرطبہ کے مسلمان سائنسی راحت بخش حماموں کا لطف اٹھا رہے تھے۔

عربوں کی کہانی ہمارے لئے اور بھی اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے بطن میں دنیا کے تیسرے اور سب سے نئے توحیدی مذہب کی روداد مضمر ہے یہودی اور عیسائی مذہب کا اس سے گہرا تعلق ہے تاریخی نقطۂ نظر سے اسلام کا بیج انہی دونوں سے پھوٹا ہے۔ اور دنیا کے تمام مذاہب میں یہی مذہب ان کا سب سے قریبی ہے۔ یہ تینوں مذاہب ایک ہی روحانی یعنی سامی طرز زندگی کے سرچشمے ہیں۔ ایک سچا مسلمان بلا تذبذب عیسائی مذہب کے بہت سے اصول و قواعد کی پابندی کرنے والا ہے۔ عرب کہیں کامیاب اور کہیں ناکامیاب رہے ہیں۔ لیکن حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم توحید ہمیشہ ان مثل ترک جیسی اقوام پر بھی فتح مند رہی جنھوں نے میدان جنگ میں عربوں کو مغلوب کر لیا تھا ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے طاقتور مسلم اسٹیٹ کا ظہور ہوا۔ جس کی آبادی تقریباً تقریباً سات کروڑ ہوگی اس کے بعد ۱۹۴۹ء میں انڈونیشیا کا تقریباً اتنی ہی آبادی کے ساتھ ظہور ہوا۔ جدید دنیا میں اسلام پہلے بھی ایک زندہ قوت تھا۔ اور آج بھی مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک کروڑوں آدمی اسکے پیرو ہیں۔

آج بھی تقریباً آٹھ کروڑ آدمی اپنی روزمرہ کی زندگی میں عربی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ کئی صدیوں تک عربی لکھنے پڑھنے اور تہذیب و تمدن نیز ترقی پذیر نظریہ کی زبان رہی ہے۔ نویں اور بارہویں صدی کے درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ، طب، تاریخ، مذہب، فلکیات اور جغرافیہ کی جتنی کتابیں عربی میں تصنیف کی گئیں۔ اتنی کسی دوسری زبان میں نہیں لکھی گئیں مغربی یورپ کے لغات کے ذخیرے پر آج بھی عربی زبان کا نقش مرتسم ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ استعمال لاطینی حروف تہجی کے بعد اسی زبان کے حروف تہجی کا ہوتا ہے۔

آگے چل کر "محمدؐ (اللہ کے رسول)" کے عنوان کے تحت مصنف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر سوانح حیات درج کرنے کے بعد آخر میں لکھتا ہے:۔

"حضرت محمدؐ صاحب نے ترقی کے آخری درجے پر پہنچنے کے بعد بھی ویسی ہی سادہ زندگی ایک مٹی کی جھونپڑی میں بسر کی جیسا کہ وہ اپنی بے سروسامانی کی زندگی میں بسر کیا کرتے تھے۔ اس طرح کے قدیم طرز کے مٹی کے جھونپڑے آج بھی عرب اور شام میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس میں کچھ کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ جو ایک آنگن میں کھلتی ہیں۔ آپ اکثر اپنے کپڑوں کی مرمت خود ہی کر لیا کرتے تھے۔ چھوٹا بڑا ہر ایک شخص آپ کے پاس ہر وقت پہنچ سکتا تھا ہوگارتھ (HOGARTH) کا بیان ہے کہ آپ کے ہر چھوٹے بڑے عمل نے ایک شرعی حکم کی شکل اختیار کر لی تھی جس کی تعمیل کروڑوں انسان آج بھی بڑے اہتمام سے کرتے ہیں۔ آج تک کسی شخص کو "مکمل انسان" مانتے ہوئے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد نے اس کی پیروی نہیں کی"

مدینہ کی مذہبی سوسائٹی نے آگے چل کر ایک اسلامی ریاست کی شکل اختیار کر لی۔ مہاجرین اور انصار کے گروہوں نے مذہب کی بنیاد پر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"امت" یعنی خدائی گروہ کی تشکیل کی۔ عرب کی تاریخ میں سماجی تنظیم کی یہ پہلی کوشش تھی جس کی بنیاد خون کے رشتے کے بجائے مذہبی رشتے پر رکھی گئی تھی۔ اللہ ہی اقتدار اعلیٰ کا مظہر تھا۔ خدا کا پیغمبر زندگی اس کا نائب اور اس زمین کا سب سے بڑا حکمران تھا۔ اپنی اسی حیثیت میں حضرت محمدؐ صاحب نے اپنے روحانی کارناموں کے ساتھ ساتھ ویسا ہی دنیاوی اثر و اقتدار حاصل کیا جیسا کہ کسی اسٹیٹ کا فرمان روا کر سکتا تھا۔ اس معاشرے کے تمام افراد خواہ وہ کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں کم سے کم اصولی طور پر ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ نے اپنے خطبے میں یہ نصیحت بھی فرمائی تھی۔ "کہ لوگو میری باتوں کو دھیان سے سنو اور انہیں گرہ میں باندھ لو۔ جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اب تم لوگ ایک برادری سے تعلق رکھتے ہو۔ اس لئے تم میں سے کسی کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ تم اپنے بھائی کسی چیز کو اس وقت تک اپنے قبضہ میں کر لو جب تک وہ بھائی تمہیں بخوشی اس کی اجازت نہ دے دے۔

اس طرح یکبارگی قبیلے کا قومی اور نسلی بندھن ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ پر ایک نیا مذہبی نظام آگیا۔ یہی وہ موقعہ تھا جب حضرت محمدؐ صاحب کی مرکزیت پوری طرح نمایاں ہوتی ہے۔ اس سے ملک عرب کے لئے ایک طرح کے مسلم جذبۂ اخوت کی بنا پڑی۔ اس نئے سماج میں نہ کوئی پروہت تھا نہ کوئی مذہبی لیڈر اور نہ کوئی مرکزی مذہبی عدالت ہی تھی۔ اس کی مسجدیں ہی اس کے لئے عوامی مقام تھیں۔ جہاں عسکری تنظیم ہوتی تھی۔ اور جہاں سب لوگ مل جل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر عبادت کرتے [illegible]

سب مسلمانوں کو [illegible]

حفاظت کریں [illegible]

اور غیر مامون قرار [illegible]

کے بعد عربوں کی [illegible] دونوں کا قرآن کی

ایک ہی آیت [illegible] جانے کو [illegible] سمجھا جانے

لگا۔ جو عربوں کے لئے [illegible] محبوب تھا

مدینہ سے اسلام کی مذہبی [illegible] پھیل گئی اور رفتہ

رفتہ اس نے مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ کے [illegible] حصوں کو اپنے دائرہ

اثر میں لے لیا۔ مدینہ کا چھوٹا سا سماج آگے آنے والی مسلمان قوم کا

ایک چھوٹا سا نقشہ تھا۔ حضرت محمد صاحب نے اپنی مختصر زندگی ہی میں

غیر معمولی کامیابی کیساتھ عرب جیسی گمنام اور ہمیشہ سے مختلف ٹکڑوں میں منقسم ملک کے

لوگوں میں اتحاد قائم کر کے ایک نئی قوم کی بنا ڈالی۔ آپ نے ایک ایسا مذہب چلایا جس نے دنیا کے

بڑے بڑے حصوں میں یہودی اور عیسائی مذاہب کو ان کے بلند مقام سے ہٹا کر خود

ان کی جگہ پر کر دی۔ آج بھی [illegible] انسان کی ایک بہت بڑی تعداد اسی مذہب کی

پیرو ہے۔ آپ نے ایک ایسی سلطنت کی بنیاد ڈالی جو اپنے زمانہ کی متمدن دنیا کے

بہترین خطوں کو اپنے اندر [illegible] تھی۔ اگرچہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے پھر بھی

آپ کے ذریعہ ایک ایسی کتاب پیش کی گئی جس کو دنیا کی آبادی کا ساتواں حصہ حکمت

و سائنس، فلسفہ اور علم مذہب کا سرچشمہ مانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی عظمت کا اعتراف

مصنف کتاب کے پانچویں باب [illegible] کا آغاز اس طرح کرتا ہے:

"آج بھی اگر کوئی مسلمان [illegible] سے کاغذ کا [illegible] اور اس کو بڑی احتیاط سے کسی دیوار کے سوراخ میں ڈالتا ہوا نظر آئے کہ کہیں اس پر اللہ کا نام نہ لکھا ہو [illegible] کتاب قرآن کی مسلمان لوگ سب سے زیادہ [illegible] کے فرشتہ جبریل [illegible] سے چھو نہیں سکتا ہے۔ (قرآن [illegible])

گرچہ دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے دونی ہے لیکن یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے تمام صحیفوں کی نسبت قرآن سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے [illegible] کتاب دعاؤں اور عبادت میں استعمال ہونے کے علاوہ ایک قابل [illegible] کتاب کی صورت میں بھی استعمال ہوتی ہے [illegible] کتاب سے [illegible] ترکی زبان [illegible] قرآن کا [illegible] ترجمہ مستند نہیں ہے تاہم دنیا [illegible]

کچھ آگے چل کر مصنف [illegible] لکھتا ہے:

لفظ قرآن کے معنی [illegible] آواز کے ساتھ پڑھنا [illegible] اور گفتگو کرنا۔ یہ کتاب [illegible] زبانی طور پر پڑھنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اصل متن کو سنے سے ہی اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس کے زور و اثر کی تاثیر زیادہ تر اس کے جملوں کے دروبست اس کی مرصع عبارت اس کے لحن اور سلسلۂ کلام میں پوشیدہ ہے جس کو ترجمے کے ذریعہ کسی دوسری زبان میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن عربی انجیل کے $\frac{۳}{۵}$ حصے کے برابر ہے۔ اسلام کی بنیاد اور روحانی و اخلاقی امور میں ایک آخری سند کے طور پر یہ جو مذہبی اتھارٹی ہے۔ وہ صرف کہانی کا ایک جز ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک شریعت، فقہ، اور حکمت ایک ہی چیز کے مختلف پہلو ہیں۔ قرآن ایک سائنٹیفک کتاب ہے اور وہ ایک نصاب ہے جس کے ذریعہ عام تعلیم حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے اسلامی جامعہ "ازہر" میں بھی ابھی تک یہ کتاب اس کے پورے نصاب تعلیم کا سنگ بنیاد ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عربی بولنے والی مختلف قوموں کی مقامی زبانوں نے، جنوبی یورپ کی زبانوں کی طرح صرف قرآن ہی کی بدولت ایک دوسرے سے الگ ہو کر ایک مستقل صورت نہیں اختیار کی تو ہم کو قرآن کے ادبی تاثیر کا پورا اندازہ ہوتا ہے، ہو سکتا ہے کہ آج ایک عراق کا باشندہ مراکش کے ایک باشندے کی گفتگو کو پوری طرح سمجھنے میں کچھ دشواری محسوس کرے لیکن اس کی تحریر کی زبان کو سمجھنے میں عراقی باشندے کو کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ شام عرب اور مصر کی طرح عراق اور مراکش وغیرہ میں ہر مقام پر وہ اعلیٰ (کلاسیکل) عربی زبان رائج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی ترکیب قرآن کے اسلوب کے مطابق ہوئی ہے۔ اور جو ان سب ملکوں میں بلا تفریق سمجھی جاتی ہے۔ حضرت محمد صاحبؐ کے عہد میں عربی نثر کی کوئی اعلیٰ درجہ کی کتاب دستیاب نہ تھی۔ قرآن عربی نثر کی پہلی کتاب ہے۔ اور آج تک وہ اس کا ایک خصوصی معیار ہے۔ اس کی زبان مترنم اور مرصع ہے۔ لیکن منظوم نہیں۔ اس کے موزوں اسلوب نے ایک ایسا معیار قائم کر دیا ہے۔ کہ موجودہ دور کا ہر ایک قدامت پسند (CONSERVATIVE) عربی انشا پرداز سمجھ بوجھ کر پورے طور پر اس کی تقلید کرنا چاہتا ہے۔"

اس کے تھوڑی دور آگے مصنف رقمطراز ہے۔

"مسلمان علمائے دین اپنے مذہب کے اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے مذہبی معتقدات اور عبادات کو الگ الگ قرار دیتے ہیں۔ اللہ اسکے فرشتوں کتابوں اور پیغمبروں نیز قیامت پر یقین رکھنے کو ہی ایمان کہتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا اور پہلا اصول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی اور قابل بندگی نہیں ہے۔ ایمان میں خدا کے اعتقاد کو سب سے اعلیٰ مقام حاصل ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اسلامی شریعت کا ۹۹ فیصد حصہ خدا ہی سے تعلق رکھتا ہے وہی ایک سچا معبود ہے۔ وہی اعلیٰ و برحق ہے۔ وہی ازل سے ہے۔ وہی خالق ہے۔ وہی سب کچھ ہے اور وہی قادر مطلق ہے۔ اس کے ۹۹ نام ہیں اور اس کی اتنی ہی صفات جی ہیں مسلمانوں کی تسبیح میں بھی خدا کے ناموں کی تعداد کے مطابق ۹۹ دانے ہوتے ہیں۔ خدا کی محبت سے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام اس کی قدرت اور عظمت سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ خدا کی مرضی کے آگے خمیدہ سر ہو جانے اور خود سپردگی ہی کو اسلام کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کے خدا کی رضا کے آگے جھک جانے اور اس عظیم آزمائش کے نتیجے میں بیٹے کو قربان کر دینے کی کوشش کو قرآن نے لفظ اَسْلَمَا (۳۷-۱۰۳) سے تعبیر کیا ہے۔ حضرت محمد صاحبؐ نے اپنے نئے مذہب کا نام بھی اسی کی بنیاد پر رکھا ہے۔ مذہب کی شکل میں اسلام کی حقیقی قوت کا راز در اصل عقیدۂ توحید کے عام فہم، پرجوش، اٹل اس یقین میں مضمر ہے کہ ایک قادرِ مطلق پوری کائنات میں کارفرما ہے اور سلطنت کر رہا ہے۔ اسلام کے پیروؤں میں ایک ایسے صبر و توکل اور ایثار کا جذبہ موجود ہے۔ جو دوسرے مذاہب کے پیروؤں میں نہیں پایا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں خودکشی کی وارداتوں کا اوسط بہت کم ہے۔

ایمان کا دوسرا جزو یہ ہے کہ حضرت محمدؐ صاحب اللہ کے رسول، اس کے پیغمبر اور اپنی امت کے ہادی ہیں۔ وہ پیغمبروں کی طویل لڑی کی آخری کڑی (خاتم النبیین) ہیں۔ اسی لئے آپ کا مرتبہ سب سے اونچا ہے۔ قرآن کی مذہبی تعبیر میں حضرت محمدؐ صاحب صرف ایک انسان ہیں اور قرآن کی زبان کا حسن آپ کا ایک خاص معجزہ ہے۔ لیکن روایات، نعت و توصیف عقائد میں آپ غیبی اور خدائی انوار کا ظہور ہیں۔ آپ کا مذہب صریحاً ایک عملی مذہب ہے۔ اور وہ اپنے ہادیؐ کے عملی اور ماہر دماغ کو پورے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایسا کوئی اصول پیش نہیں کرتا جو ناقابلِ حصول ہو۔ یہ مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کی مذہبی الجھنوں سے پاک ہے۔ اس میں نہ تو کسی طرح کے اسرار ہیں۔ نہ مذہبی ہستیوں کی ٹھیکیداری ہے۔ اور نہ تو کسی طرح کی امر و نہی کا اختیار ان کو سونپا گیا ہے۔ اور نہ فرشتوں اور دیوی دیوتاؤں سے متعلق نیابت کا منصب قائم کیا گیا ہے۔

"قرآن" خدائی کلام ہے۔ اس میں آخری خدائی پیغام ہے اور یہ غیر انسانی (یا غیر مخلوق) ہے۔ اس کا ہر جملہ "اللہ کہتا ہے" سے شروع ہوتا ہے۔ قرآن کا اچھوتا دلنشیں و کشش انگیز زبان و عبارت اور صنائع و بدائع سے مرصع بیان اس کے دوام، مافوق البشریت اور الہامی ہونے پہ دلالت کرتے ہیں۔ تمام معجزوں میں یہ سب سے بڑا معجزہ ہے۔ تمام انسان اور جن مل کر بھی اس کے مثل کلام پیش نہیں کر سکتے۔

مصنف اسلامی ارکان میں نماز کا تعارف ان الفاظ میں کراتا ہے

"نماز" اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ کسی نماز کے وقت اگر اسلامی دنیا پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو سیرابیون سے کینٹین تک اور ولوا سک سے کیپ ٹاؤن تک کے وسیع و عریض اور روزانہ وسعت پذیر خطے میں نماز پڑھنے والوں کی لاتعداد قطاریں مکہ کو اپنا مرکز و قبلہ بنائے ہوئے کھڑی نظر آئیں گی۔

ظہر کی نماز کا ذکر یوں کیا گیا ہے:۔

ظہر کی نماز دوپہر میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں تمام بالغ مردوں کا شامل ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض مسجدوں میں عورتوں کے لئے جگہ محفوظ ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی نماز کی ایک خصوصیت اس کا خطبہ ہے جو اس کا امام دیتا ہے اور جس میں بادشاہ کے سربراہ کے لئے دعا بھی کی جاتی ہے۔ یہ مذہبی اجتماع اسی پیٹرن PROTOTYPE میں یہودیوں کی عبادت سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن آگے چل کر یہ عیسائیوں کی اتوار کی دعا سے بھی متاثر ہو گیا۔ اجتماعی عبادت و دعا کے نقطہ نظر سے جمعہ کی نماز اپنی شان، سادگی اور نظم و ضبط کے لئے اپنے انداز کی بے مثل ہے مسلمان اپنی خود بنائی ہوئی صفوں میں سیدھے کھڑے ہو کر امام کی جس صفائی و عقیدت سے تقلید کرتے ہیں۔ اس کا منظر بڑا اثر انگیز ہوتا ہے۔ یہ اجتماعی عبادت نظم و ضبط کے نقطہ نظر سے ریگستان کے ان غیور و خود دار افراد کی پسند فرزندوں میں سماجی مساوات اور وحدت کے جذبہ کو فروغ دینے میں بہت معاون ثابت ہوئی۔

اس عبادت نے مسلمانوں کے اس جذبہ اخوت کو بہت قوی بنایا جس کو حضرت محمدؐ صاحب کے مذہب نے ادھوری خونی رشتہ کے مقام پر قائم کیا تھا۔ نماز پڑھنے کے میدان اسلام کے لئے اولین قواعد کے میدان (DRILL GROUND) بنگئے مصنف نے اسلام کے پانچویں رکن حج کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے مرکزی افریقہ کے اس کنارے سے اس کنارے تک سینی گال (سینیگامبیا) کے زائرین کا مشرق کی طرف مسلسل سفر کرنا برابر دیکھا جاتا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ جتنا آگے بڑھتا جاتا ہے اس کی تعداد میں اتنا ہی اضافہ ہوتا جاتا ہے کچھ لوگ پیدل سفر کرتے ہیں۔ اور کچھ اونٹوں کے اوپر مزوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے لیکن اس میں کچھ عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تجارت بھی کرتے ہیں۔ اور بھیک بھی مانگتے ہیں۔ بہت سے راستے میں مر جاتے ہیں اور شہید ہو جاتے ہیں۔ جو باقی رہ جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ کسی طرح بحیرہ احمر کی کسی نہ کسی بندرگاہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہاں سے وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سے بحیرہ احمر کے دوسرے کنارے پر پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ یمن۔ عراق۔ سیریا۔ اور مصر کے چار قافلے سب سے بڑے ہوتے ہیں۔ یہ چاروں ملک اپنے اپنے قافلوں کے آگے ہر سال ایک محمل بھیجا کرتے تھے جو ان کی خوشحالی کا مظہر ہوتا تھا۔ محمل ایک طرح کی ڈولی ہوتی ہے جس کو خوب اچھی طرح سجایا جاتا ہے۔ اسکو ایسے اونٹوں پر بھیجا جاتا ہے جس پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے وسط میں حاجیوں کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ۲۰ ہزار رہی ہے۔ ۱۹۵۶ء کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق حاجیوں کی تعداد چھ لاکھ بیس ہزار تھی۔ ۱۹۵۷ء میں ان کی تعداد بڑھ کر دس لاکھ ہو گئی جس میں باہر کی آئی ہوئی ایک تہائی تعداد بھی شامل ہے۔ اسی سال مصر سے آئے ہوئے حاجیوں کی تعداد سب سے زیادہ (۳۲۱۰۹) تھی۔ پاکستان کا نمبر دوسرا تھا۔ وہاں سے ۲۳۶۷۰ حاجی آئے تھے۔

حج سیکڑوں سال سے اسلام میں ایک بہت بڑی وحدت لانے کی قوت رکھتا آیا ہے اور مختلف نسلی گروہوں میں ایک موثر رشتہ قائم کرتا آیا ہے یہ تقریباً ہر ایک مستطیع مسلمان کی زندگی میں کم سے کم ایک بار سفر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ساری دنیا کی مسلم برادری کے اس بڑے اجتماع کی جذباتی اہمیت پیدا کرنے والی قوت و تاثیر کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ اس نے جنتیوں، بربریوں، چینیوں، ایرانیوں، ترکوں اور عربوں کے درمیان چاہے وہ دولت مندوں یا غریبوں، اونچ نیچ، بھائی چارہ قائم کرنے اور مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عام باتوں کے بارے میں باہم بھائی بھائی کی طرح ملنے جـ
ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب کے مقابلہ میں صرف اسلام ہی
کے حدود کے اندر ذات پات، رنگ اور قومیت و وطنیہ
دور کرنے میں سب سے کامیابی حاصل ہوئی ہے مسلمانوں
دوسرے انسانوں کے مابین ہی صرف فرق کیا جاتا ہے
کہا جاتا ہے کہ ان اجتماعات نے اس مقصد کے حصول میں بہت
اس نے ایسے ایسے خطوں میں بھی اس مذہب کی تبلیغ کی ہے جہا
آمد و رفت کا فقدان ہی نہیں بلکہ وہاں ابھی تک اخبار
میں نہیں آئے ہیں۔

اسلام کی حیرتناک فتوحات کا اثر

"اسلام کی پیش رفت" کے عنوان سے کتاب کے چھٹے باب میں مـ
"عہد وسطیٰ کے آغاز میں پیش آنیوالے واقعات میں
اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک واقعہ تو قدیم جرمن لوگوں کا اپنا وطن
میں کوچ کر جانا ہے جس کے باعث مقدس رومن سلطنـ
اور دوسرا واقعہ عربوں کی فتوحات ہیں جنہوں نے ایرانی شا
الٹ دیا اور بازنطینی سلطنت کی بنیاد کو ہلا کر رکھ دیا
صدی کے پہلے تہائی حصہ میں یہ پیشین گوئی کرنے کی
برس کے اندر عرب جیسی وحشی اور گمنام سرزمین سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد کی دو بڑی سلطنتوں پر یلغار کر کے۔ ایک تو ساسانی
ے گی اور دوسرے بازنطینی حکومت سے اس کے اعلیٰ خطوں
شین گوئی کرنیوالے کو پاگل سمجھا جاتا۔ لیکن بالکل ایسے ہی
آئے پیغمبر صاحبؐ کے وصال کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے
ے زور سے عرب کی بنجر زمین کو ایک ایسی زمین سے بدل دیا
لی پود گھر بن گئی۔ اور یہاں ایسے ایسے لوگوں نے جنم لیا
صاف و محاسن کے اعتبار سے دنیا میں ان کی کوئی
عراق۔ سیریا اور مصر میں خالد بن ولیدؓ اور عمرو ابن العاصؓ
جنگوں کی تاریخ میں ان کا شمار ان فوجی جنگوں میں
ناتی اور تجربہ و مہارت کے ساتھ لڑی گئی تھیں اور جن
ال اور سکندر کی فتوحات سے کیا جا سکتا ہے۔

ور بازنطینی حکومتیں اپنی باہمی عداوت و رقابت کی وجہ سے
سلسل جنگ کر کے کمزور ہو گئی تھیں۔ ان جنگوں کا قرض ادا
ے بڑے ٹیکس لگائے گئے تھے جس کی وجہ سے رعایا کی وفاداری
ھی کچھ عرب قبیلوں کو شام اور میسوپوٹامیہ (عراق) میں
ن پر کچھ سیاسی حقوق پہلے سے حاصل ہو چکے تھے عیسائی چرچ
گیا تھا۔ اور قدیم چرچ نے زیادہ مظالم ڈھانے شروع
ن بھی باتوں نے مل جل کر عرب فوجوں کی حیرتناک کامیابی کے
کر دیا تھا۔ سیریا اور فلسطین کے سامی اور مصر کے ہامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(HAMITES) باشندوں نے مرسے آنیوالے نو واردوں کو اپنے قابل نفرت اور نا انصاف حکمرانوں کے مقابلے میں اپنا قریبی عزیز سمجھا حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتوحات کے بارے میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ انہیں کے ذریعہ قدیم مشرق قریب (Near east) نے اپنے کھوئے ہوئے وقار و اقتدار کو دوبارہ حاصل کیا۔ اسلام کے عروج ہی سے متاثر ہو کر مشرق بیدار ہوا اور اس نے مغرب کی ہزاروں سال کی غلامی سے نجات پا کر پھر اپنے وجود کو دوبارہ مستحکم کیا۔ اس کے علاوہ نئے فاتحین نے پرانے حکمرانوں کی نسبت کم محاصل مقرر کئے اور مفتوح لوگ زیادہ آزادی کیساتھ اپنی مذہبی رسوم و روایات پر عمل درآمد کر سکتے تھے۔ جہاں تک عربوں کا سوال ہے وہ تازہ دم اور زور آور تھے۔ ان میں ایک نیا جوش، فتح کا ایک مستحکم حوصلہ اور اپنے نئے دین کی اسپرٹ کے مطابق موت سے بھی بیخوفی کا جذبہ تھا۔

مسلمانوں کی معجز نما کامیابیوں میں اس طرز لشکر آرائی کا بھی کچھ کم دخل نہیں تھا جس کو انہوں نے مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ کے ریگستانی جنگلوں میں استعمال کیا تھا۔ اس طرز سے ہماری مراد ان شہسوار، شتر سوار فوجی دستوں سے ہے۔ جن کے مقابلے میں رومیوں کو کبھی بھی کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ اسلامی فوج میمنہ، میسرہ پہلو اور آگے اور پیچھے کے حفاظتی دستوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ دائیں اور بائیں (میمنہ اور میسرہ) پہلو میں گھوڑ سوار ہوتے تھے۔ اس تقسیم میں قبائل کے فوجی دستوں پر خاص توجہ کی جاتی تھی۔ ہر ایک قبیلے کا علیحدہ جھنڈا ہوتا تھا۔ برچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک کپڑا باندھ کر اسے قبیلے کا سب سے مایۂ ناز جنگجو اٹھا لیتا تھا۔ پیغمبر صاحبؐ کے جھنڈے پر "عقاب" ہونے کی بات کہی جاتی ہے[1]

پیادہ فوج تیر کمان، قلیل (SLINGS) اور کبھی کبھی ڈھال اور تلوار کا استعمال کرتی تھی۔ تلوار میان میں رکھ کر اپنے شانے پر لٹکائی جاتی تھی۔ آگے چل کر ابی سینیا سے پھینک کر مارنے والی برچھیوں کے استعمال کا چلن شروع ہوا۔ شہسواروں کا خاص اسلحہ نیزہ تھا۔ قومی اسلحہ کی حیثیت سے تیر کمان اور برچھی کا استعمال ہوتا تھا۔ زرہ بکتر جو بازنطینیوں کے بکتر کے مقابلے میں سبک ہوتا تھا اور ڈھال کا کام بھی دیتا تھا۔

فوج کی نشست قدیم طرز پر رکھی جاتی تھی۔ اسے قطاروں اور منظم ٹکڑیوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ انفرادی لڑائی سے جنگ کا آغاز ہوتا تھا۔ ممتاز بہادر اپنی صف سے باہر نکل کر فریق مخالف کو للکارتے تھے۔ عربی سپاہی کو اپنے درجہ کے ایرانی اور رومی سپاہی سے زیادہ تنخواہ ملتی تھی۔ مال غنیمت میں بھی اس کا حصہ مقرر تھا۔ فوجی پیشہ خدا کی نظر میں اعلیٰ اور پسندیدہ پیشہ ہی نہیں تھا۔ بلکہ نہایت فائدہ بخش بھی تھا۔ مسلمان عربی فوج کی قوت نہ تو اس کے ہتھیاروں کی برتری میں پوشیدہ تھی نہ اس کی تنظیم کی

---

[1] یہ صحیح نہیں ہے۔ (مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتری ہیں۔ یہ تو اس کے بلند اخلاق و کردار میں پوشیدہ تھی جس کے بنانے میں بلاشبہ اس کے دین کا کافی دخل تھا۔ یہ ان کے عزم و استقلال کا نتیجہ تھا جسے ان کی ریگستانی معاشرت نے ان میں پیدا کر دیا تھا۔ یہ ان کی عجیب و غریب خانہ بدوش زندگی کا اثر تھا جو ان کی شتر سواری کے باعث ان میں پیدا ہو گیا تھا۔

اس کے بعد مصنف نے شام، ایران، عراق اور مصر میں اسلامی فوجوں کی ولولہ انگیز لشکر کشی اور حیرتناک فتوحات پر تبصرہ کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے:۔

"یہ کہانی کہ خلیفہ حضرت عمرؓ کے حکم سے عمرو بن العاص نے چھ ماہ تک سکندریہ کے کتب خانہ کو شہر کے مختلف حماموں کی بھٹیوں میں جلوایا قطعی بے بنیاد ہے۔ اس سے ایک اچھے ناول کی تشکیل تو ہو سکتی ہے ایک اچھی تاریخ کی نہیں۔ ٹالمی کے عظیم الشان کتب خانہ کو جولیس سیزر نے ۴۸ قبل مسیح میں مشت خاک کر دیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور کتب خانہ کو جس کا تذکرہ "ڈاٹر لائبریری" کے نام سے کیا جاتا ہے ۳۸۹ء میں رومی بادشاہ تھیوڈوسیس کے حکم سے تلف کر دیا گیا تھا جس وقت عربوں نے اسکندریہ کو فتح کیا وہاں پر کوئی قابل ذکر کتبخانہ تھا ہی نہیں۔ اور نہ تو کسی ہمعصر مورخ نے حضرت عمرؓ اور سپہ سالار حضرت عمرو ابن العاصؓ پر اس قسم کا الزام ہی عائد کیا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدینؓ کا کردار

کتاب کے ساتویں باب "خلافت" میں مصنف خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"پہلے دو خلفاء (یعنی حضرت ابوبکرؓ جنہوں نے ۶۳۲ء سے ۶۳۴ء تک اور حضرت عمرؓ جنہوں نے ۶۳۴ء سے ۶۴۴ء تک حکومت کی) میں ہم صحیح معنوں میں اس شخصیت اور کردار کی جھلک دیکھتے ہیں جو تاریخ کے واقع مسلمان مردوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ فاتح اور عرب کے نقیب امن حضرت ابوبکرؓ نے ایک مکھیا کی طرح سادہ زندگی بسر کی۔ اپنی مختصر میعاد خلافت کے آولیں چھ مہینوں میں وہ السُنح (ALSU KH) سے جہاں وہ ایک معمولی سے گھر میں اپنی اہلیہ حبیبہ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ روزانہ خلافت کے کاموں کی انجام دہی کے لئے مدینہ آیا کرتے تھے۔ ان کو اس کام کیلئے کوئی بھتہ نہیں ملتا تھا۔ کیونکہ اس وقت خلافت کی مشکل ہی سے کچھ آمدنی تھی۔ خلافت کا سارا کام آپ مسجد نبوی میں بیٹھ کر انجام دیا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے جانشین مقرر ہوئے وہ بہت سیدھے سادے چست اور وجیہ تھے۔ آپ بڑے کفایت شعار بھی تھے آپ لمبے چوڑے اور مضبوط جسم کے تھے۔ خلیفہ ہونے کے کچھ مدت بعد تک وہ تجارت کے ذریعہ اپنا گذارہ کرتے رہے۔ ایک بدو شیخ کی طرح آپکی زندگی ہر قسم کی شان و شوکت اور نمود و نمائش سے پاک تھی۔ مسلم روایات کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت کے نقطہ نظر سے آپ کا نام حضرت محمدؐ صاحب کے بعد ہی آتا ہے[1] مسلم مؤرخین نے آپ کو رحم و کرم، عدل و انصاف اور راہبوں جیسی سادگی کا مجسمہ مانا ہے۔ اور آپ کو ان تمام اوصاف و محاسن کا مجموعہ قرار دیا ہے جن کا ایک خلیفہ میں ہونا لازمی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے پاس صرف ایک کرتا اور ایک تہمد تھی۔ ان میں بھی کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ آپ کھجور کی چٹائی پر سویا کرتے تھے آپ کو دین کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے سوا اور کوئی فکر نہ تھی۔ آپ عدل و انصاف کو قائم رکھنے اور اسلام نیز عربوں کی سلامتی اور فروغ و ترقی کے لئے ہمیشہ مضطرب رہتے تھے۔ عربی ادب حضرت عمر کے اعلیٰ کردار کی روایات سے لبریز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے لڑکے کو شراب نوشی اور بدکاری کی پاداش میں اتنے کوڑے لگائے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔"

مصنف نے آگے بھی خلفاء راشدین کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن ہم یہاں سے اس کے بیان کا سلسلہ ختم کر رہے ہیں۔

---

[1] یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ حیثیت حضرت ابوبکرؓ کو حاصل تھی (مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ایک تبلیغی مذہب

(سر تھامس آرنلڈ)

سر تھامس آرنلڈ ایک انگریز عالم تھے انہوں نے فلسفہ اور مذہب عیسوی کی خصوصی تعلیم مشہور زمانہ کیمبرج یونیورسٹی میں حاصل کی اور ابتدا میں ان کی توجہ اسلام اور تاریخ اسلام کی طرف عام یورپین مستشرقین کی طرح معاندانہ ہی تھی۔ لیکن جیسے جیسے ان کا مطالعہ وسیع ہوتا گیا۔ مزاج میں اعتدال آتا گیا۔ یہاں تک کہ اگرچہ وہ کبھی مشرف بہ ایمان نہ ہوئے۔ مگر مداحین اسلام میں شمار ہونے لگے

***

ہم پروفیسر آرنلڈ کی مشہور زمانہ کتاب "پریچنگ آف اسلام" کے جستہ جستہ حصے اپنے موضوع کی مناسبت سے نذر قارئین کر رہے ہیں۔

"پروفیسر مکس مولر نے مسیحی مشنوں کی دعا کے جلسہ میں جو دسمبر ۱۸۷۳ء میں ویسٹ منسٹر ایبی میں منعقد ہوا۔ اپنا لیکچر دیا۔ جب سے یہ ایک عام بات ہو گئی ہے کہ دنیا کے چھ بڑے مذہب تبلیغی اور غیر تبلیغی مذہبوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں قسم آخر میں یہودی۔ برہمنی اور زردشتی مذاہب داخل ہیں۔ اور قسم اول میں بدھ مت، عیسائی مذہب اور اسلام شامل ہیں۔ پروفیسر موصوف نے تبلیغی مذہب کی تعریف بڑی خوبی سے یہ کی ہے کہ تبلیغی مذہب وہ ہے جس میں سچائی کا پھیلانا اور غیر مذاہب والوں کو اپنے مذہب میں لانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود بانیٔ مذہب یا اس کے جانشینوں نے جو اس کے قریبی زمانہ میں رہے ہوں مذہبی فرض کے درجے تک پہنچا دیا ہو۔ یہ ایمان والوں کے دل کی سچائی کا جوش ہوتا ہے، جو چین سے نہیں رہنے دیتا تاوقتیکہ خیال سے کلام سے اور عمل سے اپنے کو ظاہر نہ کرے اور اس کو اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک کہ وہ اپنے پیغام کو ہر انسانی روح تک نہ پہنچا دے اور جس چیز کو وہ برحق یقین کرتا ہے۔ اس کو بنی نوع انسان کا ہر فرد برحق نہ تسلیم کرینگے"

(مسٹر لائل کے آرٹیکل موسوم بہ مشنری ریلیجنز (ایک نوٹ ۱۵ روز ۵ ریویو ۱۸۷۴ء)

اسلام بھی ایک تبلیغی مذہب ہے

مذہب کی سچائی کا ایسا ہی جوش ہے۔ جس نے مسلمانوں میں ایسی روح پھونک دی کہ اسلام کے پیغام کو جس سرزمین میں داخل ہوں اس کے باشندوں کے پاس پہنچائیں اور یہی جوش ہے جس نے اسلام کو یہ استحقاق دیا کہ اسے بھی ان مذہبوں میں شمار کیا جائے جن کو ہم تبلیغی یا مشنری مذہب کہتے ہیں۔ اس تبلیغی سرگرمی کے پیدا ہونیکی تاریخ اور اس کے برانگیختہ کرنیوالی طاقتوں کا حال اور اس کے طریقوں کا بیان ہے جن سے اس کتاب کا مضمون مرتب ہوتا ہے۔ سترہ کروڑ تیس لاکھ مسلمان جو آج دنیا کے پردے پر موجود ہیں[1]۔ وہ اسی مذہبی حمیت کے کاموں کی شہادت ہیں جو بارہ صدیوں کے زمانہ میں سرانجام ہوئے

---

[1] اگر مصنف اسوقت موجود ہوتے تو انہیں یہ تعداد ایک ارب لکھنی پڑتی (مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں سرمدی اور حیات بخش صداقت ہے

وہ سرمدی اور حیات بخشنے والی صداقت یعنی خدائے واحد کی خبر اہل عرب کو ساتویں صدی عیسوی میں اس نبیؐ نے پہنچائی جس کے علم کے نیچے عرب کے منتشر قبائل جمع ہو کر ایک قوم بن گئے۔ اور اس نئی قومی حیات کی جنبشوں سے معمور ہو کر اور دینی حمیت اور گرم جوشی کے ساتھ جس نے ان کے لشکروں کو وہ طاقت بخشی جو مغلوب ہونا نہ جانتے تھے۔ دنیا کے تین براعظموں پر سیلاب کی طرح پھیل گئے تاکہ فتح کریں اور مغلوب بنائیں۔ شام۔ فلسطین مصر شمالی افریقہ فارس پہلے ملک تھے جنہوں نے اسلامیوں کے سامنے سر جھکایا۔ مغرب میں ہسپانیہ کیطرف بڑھ کر اور مشرق میں دریائے سندھ عبور کر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے دیکھا کہ آپ کی وفات کے سو برس بعد وہ ایسی سلطنت کی مالک ہے جو روما الکبریٰ کی شہنشاہی سے بھی جب کہ اس کا آفتاب نصف النہار پر تھا وسیع تر ہے۔

اسلام وعظ و نصیحت سے پھیلا

اگرچہ اس کے بعد اس بڑی اسلامی سلطنت کے حصے ہو گئے اور اسلام کی پولیٹیکل قوت کم ہو گئی۔ تاہم اس کی دینی فتوحات بے روک ٹوک جاری رہیں۔ جب مغلوں کے وحشی گروہوں نے بغداد کو تاراج کیا (۱۲۵۸ء) اور خاندان عباسیہ کے پژمردہ شوکت کو خون میں غرق کر دیا۔ جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرڈی ننڈ قسطیلی ولیونی نے مسلمانوں کو قرطبہ سے نکال دیا (۱۲۳۶ء) اور غرناطہ نے جو سپین میں اسلام کے لئے آخری مستحکم جائے پناہ رہ گیا تھا۔ عیسائی بادشاہ کو خراج دیا۔ تو اسلام نے اسی زمانہ میں جزیرہ سماترا میں اپنا قدم جمایا اور مجمع الجزائر فیلے کے جزیروں میں وہ اپنی زبردست قوت جاری کرنے والا ہو گیا۔ ملکی تنزل کی ساعتوں میں اسلام نے بعض عظیم الشان کامیابیاں حاصل کیں۔ دو بڑے سوتوں پر وحشی کفار نے مسلمانوں کو پامال کیا۔ یعنی سلجوقی ترکوں نے گیارہویں صدی عیسوی میں اور مغلوں نے تیرھویں صدی عیسوی میں۔ لیکن دونوں صورتوں میں فتح کرنیوالوں نے جن کو فتح کیا تھا۔ انہیں کا مذہب اختیار کر لیا۔ دنیوی طاقت سے محروم اور ملکی اغراض سے بے لگاؤ داعیانِ اسلام نے اپنے مذہب کو وسطِ افریقہ ملک چین اور مشرقی جزائر ہند میں پہنچا دیا۔

آج کے دن اسلام مراکو سے لے کر زنجبار تک اور سارا لیون سے سائبیریا اور چین تک اور بوسنیا سے لے کر نیوگنی تک پھیلا ہے۔ ایسے ملکوں کی حدود سے باہر جن کو تخصیص کے ساتھ اسلامی کہہ سکتے ہیں اور ایسی سرزمینوں سے باہر جیسے ممالک چین و روس ہیں۔ جہاں مسلمان کثیر تعداد میں موجود ہیں[1] مسلمانوں کے چند چھوٹے چھوٹے گروہ ایسے بھی ہیں جو منکرین کی کثرت میں اسلام کے شاہد ہیں۔ ان میں پولش زبان

---

[1] افسوس کہ روس اور چین کے کروڑوں مسلمانوں کو اشتراکی الحاد کا مہیب اژدہا نگل گیا (مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولنے والے مسلمان ہیں۔ جو تاتاری النسل ہیں اور نخوانیا میں آباد ہیں اور جو کونو۔ ولنو اور گرنوونو کے اضلاع میں رہتے ہیں۔ اور کیپ کولونی کے ڈچ بولنے والے مسلمان ہیں اور ہندوستان کے قلی ہیں جنہوں نے اسلام کو مغربی جزائر ھند اور برٹش گائنا اور ڈچ گائنا میں پہنچایا ہے۔ قریب ہی کے زمانہ میں چند لوگ انگلستان میں (جہاں نو مسلموں کی تعداد ۱۸۹۴ء تک ۱۳۷ تک بڑھ گئی ہے) اور امریکہ اور آسٹریلیا میں مسلمان ہوئے ہیں۔

کرۂ ارض کے اس قدر وسیع حصہ پر اسلام کی اشاعت بہت سے اسباب مثلاً سوشل، ملکی اور مذہبی کا نتیجہ ہے۔ مگر سب سے قوی سبب اس مہتم بالشان نتیجہ کا ان داعیانِ اسلام کی متواتر محنتیں ہیں۔ جنہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام میں افضل مثال مان کر منکرین کی دعوت میں اپنے کو وقف کر دیا۔

اسلام تبلیغ سے پھیلا تلوار سے نہیں

پس اپنے آغاز ہی سے خواہ اصول میں خواہ عمل میں تبلیغی مذہب رہا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی خود اسی تعلیم و تلقین کی مثال ہے اور آپ دعاۃ اسلام کے اس طویل سلسلہ کے افسر ہیں۔ جس نے منکروں کے دلوں میں اپنے دین کے لئے رستہ کھول دیا۔ اس کے علاوہ جابر کے ظلم میں اور متعصب کے قہر و غضب میں تبلیغ اسلام کی شہادتوں کو تلاش کرنا ایسا ہی عبث کام ہے جیسے کہ ایک خیالی شخص کے کاموں میں جس کی نسبت خیال ہو کہ (نعوذ باللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اسلامی جنگجو تھا کہ ایک ہاتھ میں قرآن رکھتا تھا اور دوسرے ہاتھ میں تلوار اس بات کو ڈھونڈنا فضول کام ہوگا۔ بلکہ اشاعتِ اسلام کی تحریک کا نشان دلیلِ اسلام اور تجار کی خاموش کوششوں میں ملتا ہے جنہوں نے اسلام کو دنیا کے ہر گوشے میں پھیلا دیا۔

دعوتِ اسلام ہمہ گیر ہے

اسلام کا پیغام صرف ملک عرب ہی کے لئے نہ تھا بلکہ کل دنیا کو اس سے لینا تھا۔ چونکہ خدا واحد تھا۔ اس لئے مذہب بھی واحد تھا جس میں شرکت کے لئے سب آدمی بلائے جائیں۔ اسلام کا یہ استحقاق کہ وہ کل دنیا کیلئے اور سب قوموں پر حاوی ہے اس کی عملی مثال ان مکتوبات سے ملتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (۶ھ مطابق ۶۲۸ء) میں اس زمانہ کے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام بھیجے۔ اسی سال میں شاہ ہرقل شاہ فارس، حاکم یمن۔ حاکم مصر اور بادشاہ حبشہ کے پاس ایک ایک نامہ اسلام قبول کرنے کی ہدایت کے ساتھ بھیجا گیا۔ ہرقل قیصر روم کے نامہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تھا۔ خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا اور بڑا مہربان ہے محمدؐ جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے ہرقل قیصر روم کے نام اس پر سلامتی ہو جو سیدھے راستہ پر چلا۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ ہاں میں تجھ کو اسلام پر بلاتا ہوں۔ اسلام قبول کر اور اللہ تجھ کو دوگنا صلہ دیگا اگر تو اسلام لینے سے پھر یگا۔ تو تجھ پر تیری قوم کے گناہ ہوں گے۔ اے اہلِ کتاب! اس کلام کیطرف آؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لائق ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ یہ ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کی بندگی نہ کرو اور کسی شے کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو۔ اور اوروں کو معبود نہ پکارو۔ پس اے اہل کتاب! اگر تم انکار کرو گے تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا دین اسلام ہے۔ یہ نامہ ان لوگوں کو جن کے پاس بھیجا گیا خواہ کیسا ہی بے معنی معلوم ہوا ہو۔ لیکن زمانہ نے آگے چل کر ثابت کر دیا کہ وہ محض ایسے جوش سے نہیں لکھا گیا تھا۔ جو خالی خولی ہوتا۔ یہ مکتوبات جو بادشاہوں کے نام بھیجے گئے۔ اسلام کے اس استحقاق کو یہ کل دنیا کی قبول کے لئے ہے۔ اور جس کا ذکر بار بار قرآن میں ہوا ہے۔ کسی قدر زیادہ توضیح اور اعلان سے بیان کرتے ہیں۔

(مصنف نے اس سے آگے اسلام کی عالم گیریت پر قرآن کی آیات نقل کی ہیں)

اسلام تمام دنیا کے لئے ہے

اسلام کا یہ استحقاق کہ وہ کافۂ خلائق کے قبول کے لئے ہے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے ذریعہ سے اوپر کی آیات میں ذکر کیا۔ منصب رسالت سے بھی اس طرح ظاہر ہوا کہ آپ نے بلالؓ کو حبشہ کا پہلا ثمر فرمایا۔ فارس کا پہلا شخص جو مسلمان ہوا وہ مدینہ میں ایک عیسائی غلام تھا اور ہجرت کے پہلے برس میں اس نے اسلام قبول کیا تھا۔ علاوہ اس کے ایک حدیث ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک چین کو تبلیغ رسالت میں شامل فرمایا۔ غرض بہت پہلے اس سے کہ ملک گیری کا خواب تک نظر آیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف ظاہر کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسلام قوم عرب ہی میں محدود نہ رہے گا۔ ذیل کا بیان داعیان اسلام کے بھیجنے کا جو اسلام کی اشاعت کے لئے سب قوموں میں بھیجے گئے۔ اسلام کے اسی قبول عام کے استحقاق کیطرف اشارہ کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم سب صبح کو میرے پاس آؤ۔ اور آنحضرتؐ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے۔ تو کچھ دیر تک جائے نماز پر تسبیح اور دعا میں مصروف رہتے تھے۔ پھر آپ اصحاب کیطرف متوجہ ہوئے اور آپ نے چند صحابیوں کو ایک طرف بھیجا اور چند کو ایک طرف اور ان سے کہا کہ تم بندگان خدا کے حق میں خدا کا فرض ادا کرنے میں سچے رہو۔ کیونکہ جس شخص کو لوگوں کا کام سپرد کیا جاتا ہے اور پھر وہ اس فرض کو سچائی سے ادا نہیں کرتا تو خدا اس پر بہشت کو حرام کر دیتا ہے۔ جاؤ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے رسولوں نے جیسا کیا ویسا مت کرو۔ کیونکہ وہ پاس رہنے والوں تک پہنچے اور دور رہنے والوں کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ پھر وہ جن لوگوں کیطرف بھیجے گئے تھے۔ ان کی زبان بولنے لگے۔ جب اس کا ذکر آنحضرت سے کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

خدا کے حقوق جو بندوں کے ذمہ بندوں کے متعلق ہیں۔ ان میں یہ حق سب سے بڑا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ کے مصنفوں کی دروغ گوئی

یورپ کے مصنفوں نے اکثر یہ بات لکھی ہے۔ کہ ہجرت کے وقت سے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے تو واقعات زندگی کے متغیر ہونے سے آپ بالکل جداگانہ صورت میں ظاہر ہوئے۔ اب آپ اسلام کے واعظ ناصح اور آدمیوں میں خدا کے بھیجے ہوئے رسول جن کو آپ ایسے دین کے حق پہ ترغیب دیتے جو وحی سے آپ پر نازل ہوا تھا نہ رہے۔ بلکہ نعوذ باللہ ایسے غیر محتاط اور متعصب شخص ثابت ہوئے جو فتوت کے طریقوں اور مدبرانہ تدبیروں کو جہاں تک میسر آئیں اپنے واسطے اور اپنی رائے کی ترجیح کیلئے استعمال کرتے لگے (نعوذ باللہ)

لیکن یہ فرض کر لینا بالکل جھوٹ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت فرمائی تو آپ واعظ اور داعی اسلام نہ رہے یا یہ کہ جب ایک بڑا لشکر آپ کی سرکردگی میں تھا۔ تو آپ نے منکرین کو دعوت اسلام سے کنارہ کیا۔ ابن سعد نے چند مکتوبات (اپنی کتاب میں درج کئے ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے قبائل عرب کے سرداروں کے نام، دیگر لوگوں کے نام اور عرب سے باہر کے سلاطین کے نام دعوت اسلام کے سلسلے میں لکھوائے

عیسائیت اور اسلام کے طریقۂ تبلیغ کا فرق

آجکل عیسائیوں کی دنیا میں مشنری کام کے یہ معنی ہیں۔ کہ مذہب کی اشاعت کے لئے مشنری سوسائٹیاں یعنی انجمنیں قائم ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنخواہوں پر مشنری اور واعظ مقرر ہوں۔ چندہ جمع کیا جائے۔ کتابیں اور رپورٹیں چھاپ کر شائع کی جائیں کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک جس مشنری کام کو باقاعدہ طور پر شروع کر کے مقررہ آئین و اصول پر نہ چلایا گیا ہو اس کو مشن کا کام کہنا ہی غلط ہے لیکن مذہب اسلام میں چونکہ عیسوی مذہب کیطرح کوئی قسیسی محکمہ یا سررشتہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے دعوتِ اسلام کی تاریخ عیسوی مذہب کی تاریخ اشاعت سے بالکل مختلف ہے۔ مسلمانوں میں تبلیغ مذہب کے لئے مشنری سوسائٹیاں نہیں ہیں اور نہ داعیانِ اسلام کو اس کام کے لئے خاص طور پر تعلیم و تربیت کیا جاتا ہے غرض مسلمانوں میں اشاعتِ دین کا کوئی مستقل محکمہ یا مقررہ انتظام نہیں ہے، البتہ اگر اس حالت سے کوئی بات مستثنیٰ ہے تو وہ صوفیہ کے خاندان ہیں جن کا سلسلہ عیسائیوں کے خانقاہی فرقوں سے بہت مشابہ ہے۔ لیکن صوفیہ میں بھی داعیانِ مذہب کے متعلق ایسا کوئی خیال موجود نہیں ہے جیسا کہ عیسائیوں میں ان کے پرسیٹ یا قسیس کی نسبت ہے۔ مسلمانوں میں عیسائیوں کیطرح یہ قاعدہ نہیں ہے کہ معلمان یا داعیانِ مذہب کو عام لوگوں سے علیحدہ سمجھا جائے اور مذہبی رسوم یا ارکان کے ادا کرنے کے لئے خاص طور پر انکو اختیارات دیئے جائیں اور اسی حیثیت سے ان کا تقرر باضابطہ طریقے سے ہو۔ یہی وہ باتیں ہیں جن سے اسلام اور عیسوی مذہب کے طریقۂ اشاعت میں بیّن فرق ہوتا ہے۔

غرض جو کچھ نقصان اس بات سے ہوتا ہے کہ عیسائیوں کیطرح معلمان یا داعیانِ مذہب کی کوئی ایسی مقررہ جماعت نہیں ہے، جو صرف اشاعتِ مذہب کے لئے مخصوص ہو۔ اسکی تلافی اسطرح ہو جاتی ہے کہ ہر ایک مسلمان مذہب کی اشاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خود اپنے تئیں ذمہ دار سمجھتا ہے۔ مسلمان اور اس کے خدا کے مابین کوئی ثالث نہیں ہوتا اور اس کی نجات صرف اس کے اعمالِ نیک پر منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ اسلام مذہبی فرائض ادا کرنے میں عموماً بہت پابند اور محتاط ہوتے ہیں۔ علمِ دین کی تحصیل میں وہ خود بہت محنت اٹھاتے ہیں اور آخرکار دین کی عظمت ان کے دل میں ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ منکرینِ اسلام کے سامنے وہ اپنے مذہب کی بزرگی بیان کر کے ان میں اسلام کی اشاعت کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی داعیٔ اسلام کسی غیر مذہب کے آدمی کو مسلمان کرنا چاہتا ہے تو اس کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ اس غیر مذہب کے آدمی کو کسی معتبر اور مستند عالم کی طرف رجوع کرے تاکہ کسی ضابطہ اور آئین کے بموجب وہ حلقۂ اسلام میں داخل ہو جائے۔ اور اس صورت میں یہ داعی اسلام قرح ابن اظہار[1] کی طرح گنہ گار نہیں ہوتا۔ یہ قول اکثر کہا جاتا ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مذہب کا مشنری یعنی داعیٔ اسلام ہے۔ اس قول میں شاید کسی قدر مبالغہ ہو۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک مسلمان اپنے مذہب کا مشنری یعنی داعی بن سکتا ہے اور بہت کم متقی مسلمان ایسے نکلیں گے۔ جو کافروں میں رہتے ہوں اور جن کا عمل خدا کے اس کلام پر نہ ہو۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ

---

[1] قرح ابن اظہار بنی اسرائیل میں ایک نامی شخص تھا۔ جو موسیٰؑ کی مخالفت پر آمادہ ہوا اور حضرت موسیٰؑ کی طرح لوگوں کو موسوی دین میں شامل کرنے کیلئے مذہبی سوم ادا کرنے لگا۔ اسی جرم میں اسے زمین نگل گئی (توریت گنتی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (نحل آیت ۱۲۵)

پس علمائے مذہب اسلام کے ساتھ جنہوں نے اپنی تمام کوششیں اور ہمتیں احکام اسلام کی تبلیغ میں صرف کر دیں اور اپنی زندگی کا موضوع محض دین کی اشاعت کو قرار دیا۔ دعوت اسلام کی تاریخ میں بادشاہ سے لے کر کسان ہر طبقہ اور ہر درجہ کے مرد اور عورتوں کا جال اور ہر پیشہ اور ہر حرفہ کے مسلمانوں کا ذکر موجود ہے جنہوں نے اپنے مذہب کی اشاعت میں محنت و مشقت اٹھائی خاص کر مسلمان تاجروں نے برخلاف اپنے ہم پیشہ عیسائی بھائیوں کے اس کام میں سب سے زیادہ شوق اور سرگرمی ظاہر کی۔

کلمہ اسلام کی سادگی بھی اشاعت اسلام کا سبب ہے

اشاعت اسلام کی ترقی کے اسباب میں سب سے بڑی وجہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی سادگی ہے۔ صرف یہی دو باتیں ہیں جن کا اقرار کرنا ہر نو مسلم کیلئے ضروری ہے اور اسلامی دینیات کی تمام تاریخ میں کہیں پتہ نہیں چلتا کہ علمائے اسلام نے کبھی اس صاف اور واضح کلمہ کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی مشکل اور پیچیدہ عبارت عوام الناس کی ہدایت اور تلقین کیلئے تجویز کی ہو۔ یہ کلمہ ایسا صاف ہے کہ انسان کی قوت ایقان کو اس کلمہ کے قبول کرنے میں زیادہ زحمت نہیں اٹھانی پڑتی (جیسے کہ مسئلہ تثلیث یا اور بعید از عقل مذہبوں میں وقت پیش آتی ہے۔ مترجم) اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے میں کسیطرح کی عقلی مشکلات پیدا نہیں ہوتیں بلکہ اس کا سمجھنا ایسے لوگوں کی بھی قدرت میں ہے جو نہایت ادنیٰ درجہ کی عقل رکھتے ہیں۔ چونکہ اس کلمہ کے ساتھ دینیات کے پیچیدہ اور دقیق مسائل شامل نہیں ہیں۔ اس لئے وہ لوگ بھی جن کو دینیات کی مصطلحات اور باریکیوں کا علم نہ ہو دوسروں کو یہ کلمہ سکھا سکتے ہیں۔ کلمہ اسلام کے پہلے حصے میں اس عقیدے کو بیان کیا گیا ہے جس کو تقریباً کل بنی نوع انسان بدیہات سے سمجھتے ہیں۔ دوسرے حصے کی بنیاد اس رشتہ اور تعلق پر رکھی گئی ہے جو انسان کو خدا کے ساتھ ہے۔ اس حصہ کا مضمون بھی عام ہے یعنی دنیا کی تاریخ میں ایسے سوانح آئے ہیں کہ خدا نے اپنے انبیاء پر وحی نازل کر کے انسان کو اپنا علم بخشا۔ مذہب اسلام کی یہ خصوصیت کہ عقل پر اس کا دارومدار ہے اور یہ کہ اس خصوصیت کی وجہ سے تبلیغ اسلام کو کیا نفع پہنچتا ہے۔ جتنی خوبی کے ساتھ پروفیسر مونٹے نے بیان کیا ہے کسی دوسرے نے بیان نہیں کیا ہے یہ پروفیسر لکھتا ہے:۔

عقائدِ اسلام کا عقل و بصیرت سے ہم آہنگ ہونا

مذہب، اسلام فی الواقع ریشنل اسٹک (یعنی عقلی) مذہب ہے، خواہ اس لفظ کو (جو فلسفۂ یورپ کی اصطلاح ہے) از روئے لغت خیال کیا جائے اور خواہ اس کے تاریخی معنوں پر نظر کی جائے کہ مختلف وقتوں میں اس کے کیا معنی رہے ہیں؟

ریشنل ازم کی یہ تعریف کہ وہ ایک علم ہے جس میں مذہبی عقائد کا انحصار عقلی دلائل اور برہان پر ہو اسلام پر بالکل صادق آتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک پرجوش شخص تھے اور ان میں ایمان اور یقین کی حرارت بھی موجود تھی۔ بلکہ یہ مؤخر الذکر قابلِ تعریف خوبی ان کی امت میں بھی نمایاں ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے جس قدر اصلاح کی اس کو وحی کی صورت میں ظاہر کیا۔ لیکن یہ وحی صرف بیان کا ایک طریقہ تھا اور پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب میں ایک ایسے مجموعہ عقائد کا پتہ چلتا ہے جس کی بنیاد عقلی مسلمات پر رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک اسلام اس سے عبارت ہے کہ خدا کو ایک مانا جائے اور پیغمبر کی رسالت کا اقرار ہو۔ لیکن ہمارے (یعنی عیسائیوں کے) نزدیک جو بہت ٹھنڈے دل سے مسلمانوں کے مذہبی عقائد کی تحلیل و تجزیہ کرتے ہیں۔ اسلام سے مراد خدا اور آئندہ زندگی کا یقین ہے۔ یہ وہ اصول (یعنی توحید اور رسالت کا یقین) جو بحد غایت مذہبی عقائد کا اختصار ہیں اور ہر مذہبی آدمی کیلئے جن کا انحصار عقل کی راسخ بنیاد پر ہے تعلیم قرآن کا لب لباب ہیں۔ اس تعلیم کی سادگی اور صفائی فی الواقع وہ زبردست قوتیں ہیں۔ جو مذہب اور مذہب کی ترقی اشاعت میں برابر عمل کر رہی ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے مسلے اور اکثر توہمات پیر پرستی سے لیکر تعویذ گنڈوں کے استعمال تک اسلام میں اسطرح پیدا ہو گئے ہیں جیسے درخت کے بڑے سے بڑے ٹہنے میں پیوند لگا دیا جائے۔ اگر پیغمبر خدا نے جن باتوں کی خود تعلیم فرمائی ان کو ہر اعتبار سے ترقی ہوئی۔ لیکن قرآن پاک مسلمانوں کا ملجا و ماویٰ رہا ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی نفاست و پاکیزگی اور ایسے جلال

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجروت اور کمال وتیقن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا کسی دین میں یہ مسئلہ اس سے بہتر طریقہ پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔ غرض اس اصولِ توحید پر مسلمانوں کی گرویدگی اور کلمۂ توحید کی سادگی اور دلائلِ اسلام کا دل وجان سے یقین رکھنا وہ باتیں ہیں۔ جن سے اشاعتِ مذہب میں مسلمانوں کی کامیابی کا حال کھلتا ہے۔ غرض جو مذہب ایسا ٹھیک اور استوار ہو اور جس سے دینیات کے دقیق اور مشکل مسائل اسطرح چھانٹ دیئے گئے ہوں کہ معمولی عقل رکھنے والے بھی اس کو سمجھ سکیں تو ضرور ہے کہ انسان کے ایمان پر اثر کرنے کی اس میں وہ زبردست قوت ہو جس کو ہم جانتے ہیں کہ یہ قوت اسلام میں موجود ہے"

ایڈورڈ مونٹے "عیسائی مذہب کی اشاعت اور اس کے مخالف مسلمان"

(صفحہ ۱۷ - ۱۸ - پیرس ۱۸۹۰ء)

جس وقت نومسلم یہ سیدھا سادا مذہب قبول کر لیتا ہے تو پھر ارکانِ اسلام اس کو سکھائے جاتے ہیں یعنی اول کلمہ شہادت کا اقرار، دوسرے پانچ وقت کی نماز پڑھنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے رمضان کے روزے رکھنے اور پانچویں حج کرنا۔

حج کو رکن اسلام قرار دینے پر اکثر یہ اعتراض ہوا ہے کہ پیغمبر خدا کی تعلیم توحید میں یہ رسم زمانہ بت پرستی کی ایک عجیب یادگار ہے۔ لیکن اس اعتراض کے وقت یہ یاد رہنا چاہیئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے حج کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت تھی جن کے مذہب حنیف کو آپ از سر نو جاری

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن حج میں سب سے بڑھ کر بات یہ ہے اور یہیں سے دعوتِ اسلام کی تاریخ میں اس کی وقعت بہت زیادہ ہو جاتی ہے کہ اسکی وجہ سے ہر سال تمام قوموں کے مسلمان دنیا کے ہر ایک حصہ سے چل کر ایک جگہ یعنی کعبہ معظمہ میں جمع ہوتے ہیں اور یہی وہ مقدس مقام ہے کہ جس پر مسلمان اپنے اپنے وطن میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہی متبرک زمین تھی جس کی طرف ان کے منہ ہوتے تھے اعلیٰ سے اعلیٰ مذہبی ذہانت کی قدرت سے باہر تھا۔ کہ مسلمانوں میں اخوت کا خیال پیدا کرنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ سب مسلمان بھائیوں کا شعار یکساں رہنا چاہیئے۔ حج سے بہتر کوئی طریقہ ایجاد ہو سکتا۔ کعبہ وہ جگہ ہے کہ جہاں زمانہ حج میں مغربی ساحل افریقہ کا نیگرو مسلمان ملک چین کے مسلمان سے ملتا ہے اور یورپ کا مہذب اور خلیق ترک اس مسلمان بھائی کو پہچانتا ہے جو بحر ملایا کی حد مشرق میں کسی جزیرہ کا وحشی باشندہ ہے۔

علاوہ اس کے عید الاضحیٰ کے دن (جس کو ٹرکی اور مصر میں بیرام کہتے ہیں) تمام دنیا میں جہاں جہاں مسلمان ہیں ان کے دل ان خوش قسمت مسلمان بھائیوں کے خیال سے خوش اور شاداں ہوتے ہیں۔ جو آج حج سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ میں جمع ہوں گے۔ حج کے بعد اکثر مسلمانوں نے راہ خدا میں کوشش کی اور ہم لکھ چکے ہیں کہ حاجیوں نے دعوتِ اسلام کی ترقی میں کیا حصہ لیا۔

حج کے علاوہ اسلام کا ایک اور رکن زکوٰۃ ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ یاد دلاتا ہے کہ "انما المومنون اخوۃ" یہ ایسا مذہبی اصول ہے جسکی پابندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں حد درجہ کی جاتی ہے اور جس کی وجہ سے بہت کم ایسا ہوتا ہے۔ کہ نومسلم کے ساتھ مہربانی اور سلوک کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ کوئی شخص کسی قوم اور رنگ کا ہو اور مسلمان ہونے سے پہلے اس کے حالات کیسے ہی ہوں اسلام قبول کرتے ہی وہ مسلمانوں کی برادری میں شامل کر لیا جاتا ہے اور اس کو برابر والوں میں برابر درجے کا سا درجہ دیا جاتا ہے

اسی طرح مسلمان کرنے اور مسلمان رکھنے کے لئے نہایت مؤثر طریقہ پانچ وقت کی نماز کا حکم ہے۔ مونی تسک نے خوب کہا ہے کہ جس دین میں بہت سے ارکان کی پابندی کا حکم ہو اس کو ایسے مذہب کے مقابلے میں لوگ زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ جس میں یہ بات نہ ہو۔ انسان جن باتوں میں ہمیشہ مشغول ہے۔ ان پر ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہے۔ مسلمان کا مذہب ہر وقت اس کے ساتھ ہے اور پنجوقتہ نماز کی صورت میں وہ ایسے مؤثر اور پرعبرت طریقہ پر ظاہر ہوتا ہے کہ نمازی اور تماشائی دونوں کے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ فرانس کے پروفیسر رینان نے لکھا ہے کہ "ایک دلی جوش اور کیفیت محسوس کئے بغیر میں کسی مسجد میں نہیں گیا بلکہ اجازت ہو تو یہ کہوں کہ میں جب کسی مسجد میں گیا تو اپنے مسلمان نہ ہونے پر مجھ کو ایک خاص افسوس ضرور ہوا

(میزلست رینان "اسلام اور سائنس" صفحہ ۱۹ - پیرس ۱۸۸۳ء)

اگر رینان جو پیرس کی یونیورسٹی کا مشہور و معروف پروفیسر ہوا ہے یہ الفاظ کہہ سکا تو پھر اس بات کا سمجھنا مشکل نہیں کہ افریقہ کے کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کو دوسری ادنیٰ درجہ کی مہذب قوموں کی طرح ہر چیز میں کوئی نہ کوئی اسرار پنہاں معلوم ہوتا ہے۔ جس وقت افریقہ میں کسی مسلمان تاجر کو ایک بن دیکھے خدا کی عبادت میں رکوع و سجود کے ساتھ مصروف پاتے ہوں گے تو ان کے دل پر کیا اثر ہوتا ہوگا تعجب و حیرت کے تحقیق کا شوق پیدا ہوتا ہے اور اسلام کا وہ علم جو تحقیق کے بعد پیدا ہوتا ہے بعض صورتوں میں ایسے لوگوں کو مسلمان کر لیتا ہے جن کو اگر کوئی دوسرا شخص اپنی طرف سے اسلام سکھانا چاہتا تو وہ مسلمان نہ ہوتے۔ رمضان کے روزوں کی نسبت صرف یہ کہنا کافی ہے کہ وہ (عیسائیوں کے) اس اعتراض کا پورا جواب ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو نفس پرستی اور عشرت کے سامان دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

کارلائل کا قول ہے کہ پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب آسان مذہب نہیں ہے۔ اس میں سخت روزے، نفاست اور پاکیزگی کے قواعد، دشوار پیچیدہ مسائل، پانچ وقت کی نماز، شراب سے پرہیز موجود ہے اسلام کو اس وجہ سے ترقی نہیں ہوئی کہ وہ آسان مذہب تھا۔

غرض ان احکام اور ارکان کا پابند ہو کر مگر نہ اس قدر کہ وہ گراں گذریں یا مذہب ان کی وجہ سے تاریکی میں پڑ جائے۔ مذہب اسلام کا اصول مسلمانوں کی زندگی اور شعار کو اپنا مظہر خارجی بناتا ہے۔ اور ان کی روزانہ زندگی کا ایسا جزو ہو جاتا ہے کہ ہر ایک مسلمان دوسرے کے حق میں اپنے دین کا معلم بن جاتا ہے۔ اور یہ بات ایسی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اکثر مذہبوں کے معتقدوں کو حاصل نہیں ہے۔ مسلمانوں کا اصول مذہب ایسی مختصر عبارت اور سادی زبان میں بیان ہے کہ اس کے سمجھنے کے لئے عقل پر بہت کم زور پڑتا ہے اور مذہب کے احکام ایسے ٹھیک ٹھیک اور صاف طور پر مقرر ہیں کہ کسی کو تعمیل احکام میں شبہ نہیں پڑتا کہ اس کو کیا کرنا چاہیئے اور جب مذہب کے یہ فرائض ادا ہو جاتے ہیں تو ہر مسلمان کے دل کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ جو کچھ خدا کے احکام تھے اس سے وہ ادا ہو گئے۔ غرض مذہب کا عقل پر انحصار اور ارکانِ مذہب کا ٹھیک ٹھیک مقرر ہونا وہ چیزیں ہیں۔ جن سے اسلام کی اس قوت کا بھید کھلتا ہے جو عوام الناس کے دل پر اپنا اثر ڈالتی ہے۔ کوئے نن نے لکھا ہے کہ اگر تم لوگوں کو بکثرت اپنے دین پر لانا چاہو تو حق بات کو پاک اور ستھری عبارت میں جو صاف نظر آئے اور جلد سمجھ میں آئے بیان کرو" (کوئے نن۔ قومی مذہب اور تمام عالم کے مذاہب، صفحہ ۳۵۰۔ لندن ۱۸۸۲ء)

علاوہ ان امور کے اور بہت سے حالات ہیں جو خاص خاص وقتوں اور ملکوں میں ایسے پیش آئے کہ وہ دعوتِ اسلام کی کامیابی اور ترقی کا باعث ہوئے۔ ان اسباب ترقی میں سے ایک سبب یہ ہے کہ ملک افریقہ اور دیگر غیر مہذب ملکوں میں مسلمان تاجروں کے ذریعہ سے اسلام کی اشاعت ہوئی۔ یہ ملک ایسے ہیں جہاں کے باشندے غیر ملکوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے بدظن رہتے ہیں۔ لیکن تاجروں کو یہ مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ سب جانتے ہیں کہ ان کا پیشہ ایسا نہیں ہے۔ جس سے کسی کو ضرر پہنچے۔ علاوہ اس کے مسلمان تاجروں ان غیر مہذب لوگوں سے بخوبی واقفیت ہوتی ہے اور کاروبار تجارت میں خود ان تاجروں کا ایسا اعتماد لوگوں کو ہوتا ہے کہ جس وقت وہ افریقہ کی غیر مہذب قوموں میں پہنچتے ہیں تو سب لوگ ان سے اچھی طرح ملتے ہیں۔ اور وحشیوں کے دل سے وہ رکاوٹ اٹھ جاتی ہے جو اجنبی لوگوں کے سامنے ان کی طبیعت میں فطرتاً پیدا ہوتی ہے۔ غرض مسلمانوں کے تاجر پیشہ لوگوں کو ان دقتوں اور دشواریوں کا سامنا نہیں ہوتا جو مشنری پادریوں اٹھانی پڑتی ہیں ان مشنریوں کی نسبت ایسے ہی لوگوں کو سوئے ظن نہیں ہوتا جن کا دائرہ علم و عقل محدود ہے۔ اور جن کی سمجھ میں نہیں آتا کہ محض لوگوں کو کسی مذہب کا پیرو بنانے کے لئے کوئی شخص دنیا کے سب دھندے چھوڑ کر اس قدر دور دراز سفر کی مصیبتیں کس طرح اٹھا سکتا ہے۔ بلکہ یہ سوئے ظن مہذب قوموں کے دنیا داروں کو کو بھی ہوتا ہے جو مشنری کی ایمانداری کو اکثر شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں

اسلامی سلطنتوں نے غیر مذاہب والوں کو مذہبی آزادی دی

لیکن ایسے ملکوں جہاں اسلام کو محکوم بن کر عاجزی ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی بلکہ وہ حکمران قوم کا مذہب ہوا تو اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات مختلف صورت میں نظر آئے اور اس کتاب میں ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ اسلام نے غیر مذہب کے ایسے لوگوں کے ساتھ صلح کل کا طریقہ رکھا اور ان کو مذہبی آزادی دی جنہوں نے اپنی حفاظت کے معاوضہ میں جزیہ ادا کیا۔ گو مسلمانوں کی تاریخ کے صفحے اکثر ظلم کے ہنگاموں سے خون آلودہ ہیں۔ لیکن بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی سلطنت میں غیر مذہب کے لوگوں کو وہ مذہبی آزادی حاصل رہی جس کی نظیر یورپ میں بھی سوائے زمانہ حال کے کبھی موجود نہ تھی اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ جبراً مسلمان کرنے کی ممانعت خود قرآن شریف میں موجود ہے۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (سورۃ بقرہ ۲۵۶) أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (سورۂ یونس آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ دین میں زبردستی نہیں ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔

ترجمہ:۔ اے پیغمبر! کیا تم لوگوں کو اس بات پر مجبور کرو گے کہ وہ ایمان والے ہو جائیں۔ حالانکہ ہر ایک شخص کا ایمان لانا اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔

غرض کہ مسلمان سلطنتوں میں عیسائی قوموں اور فرقوں کا صدہا برس سے آباد رہنا ہی اس بات کا صاف ثبوت ہے کہ ان کو مذہبی آزادی اور سلامتی حاصل رہی ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً متعصب مسلمانوں کی طرف سے جو ظلم عیسائیوں کو اٹھانے پڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا باعث خاص خاص مقامی حالات ہوتے تھے نہ کہ مذہبی آزادی کے خلاف کوئی مقررہ اصول مسلمانوں میں ایسا تھا۔ جن کی وجہ سے یہ ظلم ہوئے۔

مسٹر آرنلڈ نے اس مقام پر ایک حاشیہ لکھا ہے جو یہ ہے :۔

"مثلاً متوکل باللہ کے زمانے میں پہلے جو بہت سے فرقے مسلمانوں کے پیدا ہوگئے تھے۔ ان کے خلاف متوکل باللہ کے عہد میں جوش مخالفت پیدا ہوا اور سوائے سنیوں کے تمام فرقوں پر ظلم ہوئے۔ یا مثلاً پندرھویں صدی کے خاتمے کے قریب میں ایران اور ایشیا کے اور ملکوں میں مسلمانوں نے عیسائیوں سے اس بات کا انتقام لیا کہ قدیم مغل بادشاہوں کے دور میں جب عیسائیوں کو عروج حاصل ہوا تھا تو عیسائیوں نے مسلمانوں کی ہمیشہ توہین و تحقیر کی تھی۔ (مقررہ ۲۱۔ قوم ۱ پہلا حصہ صفحہ ۹۸، ۱۰۶)

مصنف آسمانی نے جہاں (قوم ۲) مسلمانوں کی سلطنت میں عیسائیوں پر سختیاں ہونے کا ذکر کیا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ "اکثر ظلم کے طوفان خود عیسائیوں کی باہمی رقابتوں، پادریوں کی بدکاری اور عیسائی حاکموں کے غرور اور خاص کر عیسائی طبیبوں اور معتمدوں کے منافقات سے برپا ہوئے جو اپنے ہم قوم عیسائیوں پر اختیارات حاصل کرنا چاہتے تھے"

صلیبی لڑائیوں کے زمانہ میں ملک شام کے عیسائیوں پر مسلمانوں کو اکثر اس بات کا شبہ ہوا کہ یورپ کے عیسائیوں کی فوج کشی میں وہ مددگار ہوتے ہیں اور زمانہ حال میں سلطنت ٹرکی سے یونان کو آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی جو تحریک پیدا ہوئی۔ اور اس کی وجہ سے یورپ کے عیسائیوں میں مذہبی ہمدردی کا جوش پیدا ہوا تو اس تحریک نے مسلمانوں کی محکوم عیسائی رعایا کی حالت بہت دشوار کر دی۔ اگر ان عیسائیوں پر اپنے مسلمان بادشاہوں سے باغی اور سرکش ہونے کا شبہ نہ ہوتا تو ان کی حالت کبھی ایسی سخت نہ ہوتی۔ دے گوبینو نے مذہبی آزادی دینے کے اصول کے متعلق جو مسلمانوں میں موجود ہے بہت مضبوطی کے ساتھ اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اگر ہم اصول مذہب سے پولیٹیکل ضروریات کو دور کر دیں جنہوں نے مذہب کا بھیس بدل کر اکثر زبان چلائی اور ہاتھ اٹھایا ہے تو اسلام کے مثل کوئی دوسرا مذہب نہیں جو ایسا صلح کل ہو اور جو غیروں کو اس قدر مذہبی آزادی کا دینے والا اور ان کے ایمان سے مطلق بحث نہ رکھنے والا ہو سوائے ایسی صورتوں کے کہ کسی سلطنت نے ملکی مصلحت سمجھ کر اپنی رعایا میں ہر طریقہ سے اسلام پھیلانا چاہا ہو۔ غیر مذہب کے لوگوں سے بحث نہ رکھنا مسلمانوں کی طبیعت کا ایسا خاصہ رہا ہے کہ اسلام نے بدرجہ کمال مذہبی آزادی کے اصول کو ہمیشہ اپنا دستور العمل رکھا ہے ہم کو یہ نہیں چاہیئے کہ محض ان ظلموں اور سختیوں پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں جو کہیں کہیں پیش آئیں۔ کیونکہ اگر ہم غور اور تجسس کی نظر سے دیکھیں تو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ صرف پولیٹیکل ضروریات یا محض کسی بادشاہ یا قوم کی خاص طبیعت اور مزاج کی وجہ سے یہ سختیاں ہوئیں مذہب کو ایسے موقعوں پر صرف حیلہ بنایا گیا۔ مذہب کے لحاظ سے یہ ظلم بالکل خارج تھے

(دے گوبینو (۱) صفحہ ۲۴ - ۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہانِ عرب کے شان و شکوہ کا اثر

اس باب کے آخر میں مسٹر آرنلڈ نے ایک مقام پر لکھا ہے:۔
اس کے علاوہ کے زمانہ میں سلطنتِ عرب کے جاہ و حشم نے وحشی اور غیر مہذب قوموں پر جو اس شان و سطوت کو دیکھ رہی تھیں ایسا ہی سحر افسوں کیا ہوگا کہ جیسا عیسائی مذہب نے شمالی یورپ کی وحشی قوموں پر اثر کیا تھا۔ جب کہ عیسائی مذہب ان وحشیوں کو ہر جگہ نظر آتا تھا۔ اور وہ بہت ترقی یافتہ اور دقیق مذہب معلوم ہوتا تھا۔ شاہانہ تحکم اور دبدبہ اس میں پیدا تھا۔ بادشاہوں کے پہلو میں وہ تخت نشین تھا۔ بلکہ بعض مرتبہ ان بادشاہوں کے تختِ حکومت سے بھی اس کا سر بر سلطنت بلند ہوتا تھا۔

لیکن جن لوگوں نے ایک مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کیا ہو خواہ اس میں اسلام ہو یا کوئی اور دین، ان سب لوگوں کی نسبت یہ کہنا کہ بُری نیت اور بُری غرض سے انہوں نے تبدیل مذہب کیا درست نہیں ہے اور نہ یہ مناسب ہے کہ داعیانِ اسلام کی نیک زندگی اور عمدہ شعار اور مسلمانوں کی نیکیوں سے غیر مذہب کے لوگوں پر جو سچا مذہبی اثر پڑا۔ اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اگرچہ یورپ کی موجودہ عیسائی نسلوں کو۔ جن کے نزدیک اسلام ہر قسم کی (نعوذ باللہ) برائیوں اور خباثتوں کا مرقع ہے یہ بات عجیب معلوم ہوگی۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں جن عیسائیوں کو مسلمانوں کی سوسائٹی میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں کی خوبیاں نقش ہو گئیں۔ اگر یورپ کے عیسائی سیاح اور اجنبی لوگ مسلمانوں کی نیکیوں اور خوبیوں سے متاثر ہوئے تو بلا شبہ ان غیر مذہب کے لوگوں میں بھی جو رات دن مسلمانوں میں رہتے تھے۔ اسلام قبول کرنے کا کچھ نہ کچھ شوق ضرور پیدا ہوا ہوگا۔

ایک عیسائی مشنری کی مسلمانوں کے کردار کی خوبیوں پر شہادت

تیرھویں صدی عیسوی کے ختم کے قریب عیسائی فرقہ دومانیگن کے ایک مسیحی مبلغ ریکولڈوس نے شام اور فلسطین کا سفر کر کے وہاں اپنے مذہب کی اشاعت چاہی تو ذیل کی عبارت میں اس نے مسلمانوں کی تعریف کی۔

"ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مسلمانوں کے مذہب کفر (مراد خلاف عیسائیت) میں کس کمال درجہ کی نیکیاں موجود ہیں۔ اب ہم مسلمانوں کے نیک کاموں اور باتوں کو مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کون شخص ایسا ہوگا۔ جو غور سے دیکھے اور اس کو تعجب نہ ہو کہ مسلمانوں کو تحصیل علم کا کس قدر شوق ہے۔ کس دل و جان سے وہ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ محتاجوں کے ساتھ وہ کیسے فیاض ہیں۔ خدا اور انبیاء کے نام کی کیسی عظمت کرتے ہیں۔ آثار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدسہ کا ان میں کس قدر ادب کیا جاتا ہے۔ ان کی باتوں میں کس قدر متانت اور سنجیدگی ہے۔ اجنبی لوگوں کے ساتھ وہ کس قدر سلوک کرتے ہیں۔ اور مسلمان مسلمان کے ساتھ کیسی الفت رکھتا ہے۔"

(لورن صفحہ ۱۳۱)

اسی قسم کی تعریفیں عیسائی سیاحوں کی کتابوں میں بھی بار بار بیان کی گئی ہیں مشہور سیاح سر جان ماندویل نے لکھا ہے۔

"مسلمان نیک اور ایماندار ہیں۔ وہ اپنے مقدس صحیفہ یعنی قرآن کے نہایت پابند ہیں۔ جس کو خدا نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا اور حضرت جبرئیل خدا کا حکم اکثر ان پر ظاہر کرتے تھے۔"

(ماندویل صفحہ ۱۳۹)

صلیبی لڑائیوں کے زمانہ میں عیسائیوں نے جو کتابیں لکھیں۔ وہ بھی اسلام کی خوبیوں اور نیکیوں کی تعریف سے مالا مال ہیں اور یورپ میں جس وقت ترکوں کی سلطنت قائم ہوئی تو شروع شروع میں اکثر عیسائیوں نے ترکوں کی تعریف و توصیف کا فرض ادا کیا۔ جس کا حال ہم نے اس کتاب کے باب ششم میں لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت اسلام میں ترکوں کی کوشش

مسٹر آرنلڈ نے اپنی کتاب کے باب ششم کی جن باتوں کیطرف اشارہ کیا ہے۔ ہم ذیل میں ان کا کچھ اقتباس بھی پیش کر رہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"جو برتاؤ سلاطین عثمانیہ نے عیسائی رعایا کے ساتھ کم سے کم دو صدیوں میں یونان کی فتح کے بعد کیا اس سے ظاہر ہے کہ ترکوں نے عیسائیوں کے ساتھ مذہبی آزادی اور صلح کل کے طریقے ایسے برتے کہ جن کی مثال اس وقت تمام یورپ میں موجود نہیں تھی۔ ہنگری کے کاتولیک عیسائی اور ترنسلوانیا کے موحد عیسائی متعصب شاہی خاندان ہاپسبرگ کے ہاتھوں میں پڑنے سے ترکوں کی اطاعت قبول کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

(وے لاجونفیر صفحہ ۲۳۲ شینظر فقرہ ۵ ۴۵-۴۶)

سائیلیسیا کے پروٹسٹنٹ عیسائی منتظر نگاہوں سے ترکوں کی راہ دیکھتے تھے اور اسلامی حکومت کی اطاعت کو غنیمت میں لگا کر ترکوں سے مذہبی آزادی خریدنے کے لئے تیار تھے۔ یہ ترکوں کی ہی سلطنت تھی کہ پندرہویں صدی کے اخیر میں اسپین کے بے شمار یہودی اس میں پناہ کے لئے آئے اور یہ عثمانی حکومت ہی تھی جس کے سایہ میں کاسک قوم کو جو قدیم طرز کا عیسائی مذہب رکھتی تھی اور جس پر روس کے شاہی کلیسا نے سخت مظالم کئے تھے وہ مذہبی آزادی ملی جس کو ہم مذہب عیسائیوں نے دینے سے قطعی انکار کر دیا تھا (وے لاجونفیر صفحہ ۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب قوم پول کے لوگوں نے جو رومن کیتھولک عیسائی تھے قدیم مشرقی کلیسا کے عیسائیوں پر ظلم کئے تو سترہویں صدی میں انطاکیہ کے بطریق نے اپنے تئیں اس عبارت میں مبارکباد دی کہ:۔

"ہم ان ہزاروں شہیدوں پر روئے جن کو ان ناپاک لوگوں (پول) نے مذہب کے دشمن ہیں چالیس یا پچاس برس میں قتل کر ڈالا۔ مقتولوں کی تعداد ستر اور اسی ہزار کے قریب تھی۔ اے کافرو! اے ناپاکی کے شیطانو! اے پتھر کا دل رکھنے والو! عورتوں نے تمہارا کیا لیا تھا؟ لڑکیوں لڑکوں اور معصوم بچوں نے تمہارا کیا لیا تھا؟ کہ تم نے ان کو مار ڈالا اور میں قوم پول کو کس لئے ملعون کہتا ہوں۔ میں ان پر اس لئے لعنت کرتا ہوں کہ انہوں نے عیسائیوں پر ظلم کر کے اور یہ سمجھ کر کہ یونان کے کلیسا کو وہ مٹا دیں گے۔ انہوں نے اپنے کو ان لوگوں سے زیادہ ذلیل اور شریر ثابت کیا جو بتوں کو پوجنے والے ہیں۔ خدا ترکوں کی سلطنت کو ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھے وہ جزیہ لے لیتے ہیں اور ہمارے مذہب سے کچھ بحث نہیں رکھتے خواہ ان کی رعایا عیسائی ہو یا نصرانی، یہودی ہو یا سامارتی لیکن اس ملعون قوم پول کے لوگوں نے اپنے عیسائی بھائیوں سے جنہوں نے ان کی خدمت اور غلامی تک قبول کی، محصول اور آمدنی کا دسواں حصہ ہی لے کر بس نہیں کی بلکہ عیسائیوں کو مسیح کے دشمنوں یعنی ظالم یہودیوں کے حوالے کیا۔ جنہوں نے ان کو گرجا نہ تعمیر کرنے دیئے اور کسی قیسس کو ان میں نہ رہنے دیا۔ جو ان کے مذہب کے بھیدوں سے واقف ہوتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترہویں صدی میں سوریا کے عیسائی یونانیوں نے چودہ برس تک وینس کے پنجۂ عذاب میں رہ کر اپنے قدیم فرماں روا ترکوں کا خیر مقدم کیا جن کی حکومت کا ان کو پہلے تجربہ ہو چکا تھا۔ (مکاریوس پہلی جلد ص ۱۸۳)

اٹلی میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جن کو ترکوں کا اس امید میں انتظار تھا کہ مسلمانوں کی اطاعت قبول کرنے کے بعد ان کو بھی وہ مذہبی آزادی مل جائے گی جس کا عیسائی گورنمنٹ سے ملنا امید لاحاصل تھا۔ پس یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سلطان ترکی کی حکومت میں اسلام ہرگز تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔

ایک انگریز جس نے سترھویں صدی عیسوی کے شروع میں ٹرکی کا سفر کیا لکھتا ہے کہ "ایمان کسی شخص کے ضمیر پر جبر نہیں ہوتا اور اگر ایسا ہو بھی تو بغیر کسی جرم کے موت کی سزا کا خوف کس صورت میں دلایا جاتا۔" (بلونٹ جلد اول صفحہ ۵۰)

۱۶۶۳ء میں اس تحریر کے ۳۰ برس بعد شیفلر نے لکھا کہ "ترک عیسائیوں کو جبر سے نہیں دانش مندی سے مسلمان کرتے ہیں اور عیسائیوں کے دل سے مسیح کو فریب دے کر چھین لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ سچ ہے کہ اس زمانہ میں ترک کسی ملک کو مسلمان کرنے کی نیت سے جبر و اکراہ استعمال نہیں کرتے لیکن اور طریقے ایسے اختیار کرتے ہیں جن سے مسیحی مذہب کی جڑیں چپ چاپ اکھاڑ پھینکتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ آخر عیسائی ان ملکوں سے کہاں غائب ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک سے وہ نکالے نہیں گئے۔ اور نہ ترکوں کے مذہب میں ان کو زبردستی شامل کیا گیا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ خود اپنی مرضی سے مسلمان ہو گئے (شیفر فقرہ ۵۱ - ۵۲)

ترکوں کا اخلاقی تفوق

عیسائیوں کی سوسائٹی میں جیسی قابل نفرت باتیں تھیں اسی کے بالمقابل ترکوں کی زندگی میں وہ خصلتیں اور خوبیاں پائی جاتی تھیں جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتی تھیں۔ قدیم ترکوں کی لیاقت اور عمدہ خصائل کو جب کلیسا کے پیشواؤں اور معلموں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں کا قدرتی طور پر ایسے عیسائیوں کے دلوں پر اثر ہوا ہو گا جو یونانی کلیسا کے عہدہ داروں کی خود غرضی طمع اور خیانت سے متنفر ہو گئے تھے۔ عیسائی مصنفوں نے ہمیشہ ترکوں کی تعریف کی ہے۔ کہ ان کی زندگی میں نہایت خلوص ہے اور بڑے جوش عقیدت سے وہ اپنے مذہب کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ ان کے لباس اور طرز معاشرت میں نہایت متانت اور نفاست پائی جاتی ہے اور ان کی زندگی ایسی سیدھی سادی ہے کہ بڑے اور با اختیار لوگوں میں بھی غرور اور نام و نمود کا نشان نہیں۔ شہنشاہ لیوپولڈ اوّل نے جو سفارت سلطان روم کے پاس ۱۶۶۵ء میں بھیجی۔ تو اس سفارت کے مؤرخوں نے ترکوں کے مذہبی جوش اور پابندی وقت سے نماز پڑھنے کی بہت تعریف کی اور بکھائی عیسائیوں کو شرم دلانے کے لئے ہم کو اس وقت یہ کہنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ عیسائیوں کے مقابلے میں ترک اپنے مذہب کے نہایت پابند ہیں اور ان کی یہ بات عیسائیوں سے کہیں بڑھ کر ہے کہ نماز کے وقت کسی ترک کا دھیان دوسری چیز کی طرف نہیں بٹتا۔ کوئی مسلمان ایسا نظر نہ آئے گا جو عبادت کے وقت عبادت میں ہمہ تن مصروف نہ ہو اور ادب و تعظیم کی وہ کل علامتیں اس کی صورت سے ظاہر نہ ہوتی ہوں جن علامتوں کا اپنے خالق کے لئے ظاہر کرنا اس کی مخلوق کا فرض ہے

(لڑلی صفحہ ۱۸۰، ۱۸۲)

ترکی سپاہ کو بھی اس تعریف کا حصہ ملا ہے جس کی وہ مستحق تھی جب چارلس دوم نے سلطان کے پاس سفارت روانہ کی تو سفارت کے سیکرٹری نے لکھا کہ جس وقت ترکی فوج ملک سے گذری تو ملک کے باشندوں کو کوئی شکایت اس قسم کی نہیں ہوئی کہ سپاہیوں نے ان کا مال لوٹا ہو یا ان کو بے عزت کیا ہو۔ جس رستہ سے فوج کا گذر ہوا تو فوج کے گذرنے سے دو یا تین دن پہلے سب شراب خانے مقفل کر دئے گئے اور ان پر مہریں لگا دی گئیں اور حکم تھا کہ کوئی آدمی کسی سپاہی کے ہاتھ شراب نہ بیچے ورنہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا۔ (ریکوٹ جلد اول صہ ۶۰۹)

ایسے عیسائی مصنفوں نے بھی جن کو ترکوں کے ساتھ عشق نہ تھا ترکی مسلمانوں کی تعریف و تحسین کا فرض ادا کیا ہے۔ ایک مصنف جس نے مسلمانوں کے مذہب کی نسبت نہایت سخت توہین کے کلمے لکھے ترکوں کی نسبت لکھتا ہے کہ۔ "قرآن کی کیچر (نعوذ باللہ) میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو مسیحی نیکیوں کے جواہرات بکھرے ملیں گے۔ مسلمانوں کی شریعت اور انکی تاریخ کو اگر عیسائی دقیق نظر سے دیکھیں گے اور ان پر غور کریں گے تو ان کو غیرت آئے گی کہ مسلمان عبادت اور پرہیزگاری اور خیرات دینے کے کس قدر پابند ہیں۔ جس وقت وہ مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ تو کس محویت سے خدا کی عبادت و بندگی میں مصروف ہوتے ہیں۔ پاکیزگی اور تقدس ان میں کس درجہ ہوتا ہے۔ اپنے علمائے دین کے وہ کیسے مطیع ہوتے ہیں۔ سلطان بھی سوائے اس کے کچھ نہیں کر سکتا کہ مفتی سے فتویٰ لے لے پنجوقتہ نماز کے خواہ کہیں بھی ہوں اور کسی کام میں مصروف ہوں مسلمان کیسے پابند ہیں کس طرح صبح سے رات تک کے دونے مہینہ بھر رکھتے ہیں۔ ان میں آپس میں کس قدر محبت اور سلوک ہے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیساتھ کیسا معیز ہے۔ ان کے شفاخانوں سے جو غریبوں اور مسکینوں کے لئے انہوں نے بنائے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ غیروں کے ساتھ بھی ان کو کسقدر ہمدردی ہے۔ اگر ان کے انصاف اور انکی پرہیزگاری اور نیکیوں کا خیال کریں۔ تو ہم کو اپنے اوپر شرم آتی ہے کہ خدا کی بندگی اور آپس کے سلوک میں ہم کیسے سست رو ہیں۔ ہم کو اپنی بے انصافیوں پر، اپنے ظالم ہونے اور پرہیزگار نہ ہونے پر شرم آنی چاہیئے۔ انصاف (قیامت) کے دن مسلمانوں کا پلہ ہم سے بھاری رہے گا۔ بے شک ان کا ایمان ان کی نیکیاں، ان کی رحمدلی وہ چیزیں ہیں۔ جن سے اسلام کو فروغ ہوا

(پریچنگ آف اسلام ص۱۵ ط۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام عالمگیر برادری کے قیام کا علم بردار

(از پروفیسر آسٹن مورنیوزی لینڈ)

پروفیسر آسٹن مورنیوزی لینڈ کے ایک نامور مفکر ہیں جن کی مذاہب عالم پر گہری نظر ہے۔ ذیل میں ان کے مقالے کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

مختلف مذاہب کا گہری نظر سے مطالعہ کرنیکے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو دیگر مذاہب میں ناپید ہیں مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ اسلام یا دیگر مذاہب کے عقائد کیا ہیں۔ اور دنیا کے مختلف مذاہب نے عبادت کے طریقے کیا تجویز کئے ہیں۔ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ دنیا کے مختلف مذاہب نے عاقبت کے لئے نہیں بلکہ ہماری اس دنیا کو سنوارنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے ہیں

مختلف مذاہب کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ بیشتر مذاہب نے دنیا کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ ان کی تعلیمات محض عاقبت کی اصلاح تک محدود ہیں۔ لیکن اسلام نے دین کے ساتھ دنیا کی اصلاح کو بھی ضروری سمجھا ہے۔ وہ دنیا کو عاقبت کی کھیتی قرار دیتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام ایک ایسی عالمگیر برادری پیدا کرنا چاہتا ہے جس میں کہ مختلف مذاہب کے لوگ بھائیوں کیطرح مل جل کر زندگی گذار سکیں۔ اور دنیا کی نعمتوں میں برابر کے حصہ دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شریک بن سکیں۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام نے جغرافیائی۔ نسلی اور مذہبی اختلافات کو ختم کرنے کیلئے ایک ایسا اہم قدم اٹھایا ہے۔ جس سے ہم بہت کچھ رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی نوع انسانی کا عام رجحان یہی ہے کہ وہ جغرافیائی۔ نسلی اور مذہبی اختلافات سے بلند ہو کر ایک ایسی انسانی برادری قائم کر سکے جس میں کہ ہر قوم کو دوسری قوموں کی برادرانہ امداد کرنیکے مواقع حاصل ہوں۔ کوئی قوم دوسری قوموں کو محکوم نہ بنا سکے اور سب کو ترقی کرنے اور خدا تعالےٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں فائدہ اٹھانے کے مساوی مواقع حاصل ہوں۔

انسان اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے لگاتار محنت کر رہا ہے۔ اور اقوام متحدہ کا قیام بھی اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ لیکن ابھی اسے اپنے اس مقصد کے حصول میں اس لئے کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ کیونکہ انسان کی اس خواہش، تحریک اور جدوجہد کو کسی اخلاقی اور روحانی قوت کی حمایت اور امداد حاصل نہیں ہے۔

انسان آج بیسویں صدی میں انسانی وحدت اور اخوت کے قیام کے جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسلام نے چودہ سو سال پہلے اسی مقصد کے حصول کو نہ صرف اپنا نصب العین ہی قرار دیا تھا بلکہ اسوقت کے حالات میں بہت بڑی کامیابی حاصل کر کے یہ بات بھی ثابت کر دی تھی کہ عالم گیر انسانی برادری کے قیام کا مقصد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنا کوئی ناممکن کام نہیں ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے جب اسلام نے ایک عالمگیر برادری کے قیام کا پرچم بلند کیا تھا تو مسلمانوں کو اپنے مقصد کی اشاعت کے وہ وسائل میسر نہیں تھے۔ جو آج کے انسان کو حاصل ہیں۔ اسکے علاوہ اسی وقت انسانی برادری کے قیام کے مقصد میں مسلمانوں کو دوسری قوموں کی امداد اور حمایت بھی حاصل نہیں تھی، ان باتوں کے باوجود مسلمانوں نے اپنے اس مقصد کو بہت بڑی حد تک حاصل کر لیا تھا۔ اس کے برعکس جب ہم دیکھتے ہیں کہ آج ایک طرف تو انسانی برادری کے قیام کا رجحان عام ہے اور دوسری طرف اس مقصد کے حصول کے وسائل بھی موجود ہیں۔ لیکن ہم اس مقصد کے حصول کے راستہ پر کچھ زیادہ آگے نہیں بڑھ سکے تو قدرتی طور پر ہمارا ذہن اس بات کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اسلام نے اس مقصد کے حصول کیلئے جو طریقہ اختیار کیا تھا۔ اس کی وہ کونسی خصوصیات تھیں جو آج موجود نہیں ہیں اور جنکی عدم موجودگی کے باعث ہم اپنے مقصد کے راستہ پر آگے نہیں بڑھ سکے ہیں۔

اسلام نے جب بنی نوع انسان کو عالمگیر اخوت کے قیام کی دعوت دی تھی تو اس کے ساتھ ہی اس نے بعض ایسی رکاوٹوں کو دور کرنیکا اعلان بھی کر دیا تھا جو ہزاروں سال سے بنی نوع انسان کی تقسیم اور علیحدگی کی موجب بنی ہوئی تھیں۔ مثال کے طور پر اسلام سے قبل کے انسان نے مذاہب کو عالمگیر برادری کے قیام میں ایک بڑی رکاوٹ بنا رکھا تھا اور رنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و نسل نیز وطنیت کا تصور بھی انسانی سماج میں تفریق پیدا کرنے کا ایک بڑا وسیلہ بنا ہوا تھا اور بنی نوع انسان کے درمیان تفریق و تقسیم کے یہ دونوں اسباب جزیرہ نمائے عرب سے باہر بسنے والوں ہی کے لئے مخصوص نہیں تھے بلکہ اسلام کے ظہور سے پہلے عرب کے باشندے بھی اسی غلط فہمی اور کجروی میں مبتلا تھے۔

اسلام نے پوری جرأت کیساتھ ان دونوں عقیدوں کی تردید کی تھی اور اس اندیشہ سے بے نیاز ہو کر کہ اسلام کے ظہور کے ابتدائی ایام میں بنی نوع انسان کے عام عقائد اور روایات کے خلاف اس کا اعلانِ جنگ پوری دنیا کو اس کا مخالف بنا دے گا، اس نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ مذہب، نسل، قومیت اور رنگ نہ تو کسی انسان کو دوسرے انسان پر فضیلت اور برتری دے سکتا ہے اور نہ یہ چیزیں بنی نوع انسان کو مختلف گروہوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے اور متحد ہونے سے روک سکتی ہیں۔

اسلام نے اپنے اس اعلان کو الفاظ ہی تک محدود نہ رکھا بلکہ اس نے پوری قوت کے ساتھ اسے عملی شکل بھی دی تھی۔ اس نے اپنے اندرونی معاشرہ کو اسی اعلان کی بنیاد پر قائم کیا تھا اور اسلامی معاشرہ کے دائرہ سے نکل کر غیر مسلم قوموں کے ساتھ انسانیت کی سطح پر برادرانہ تعلقات قائم کئے تھے اسلام کا یہ نظریہ اور طرزِ عمل چونکہ خود انسان کی فطرت کے عین مطابق تھا اس لئے پوری دنیا پر اس کا بیحد خوشگوار ردِ عمل ظاہر ہوا تھا اور قوموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان بین الاقوامی تعلقات کے قیام کا رجحان بڑی حد تک پیدا ہو گیا تھا۔ اسلام نے عالمگیر اخوت کے قیام کی غرض سے جو مذکورہ بالا اقدامات کئے تھے۔ وہ بنی نوع انسان کے درمیان صدیوں سے پیدا شدہ غلط فہمیوں اور منافرت کو دور کرنے کیلئے کافی نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے پوری دنیا کو یہ دعوت بھی دی تھی کہ کسی قوم کو دوسری قوم یا قوموں کے اقتصادی اور معاشی وسائل کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ رنگ۔ نسل یا مذہب کی بنا پر کسی سے نفرت نہ کی جائے اور آپس میں جو معاہدہ ہو جائے اس کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے۔ اسلام کے اس اعلان نے قوموں کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمیوں اور شکوک و شبہات کو دور کر دیا تھا اور اس طرح انسانوں کے مختلف گروہ پہلی بار ہزاروں سال کے بعد ایک دوسرے کے قریب آئے تھے۔

عالمگیر برادری کے قیام کی غرض سے اسلام نے جو تدابیر اختیار کیں وہ اسی مقصد کے لئے آج کے دور میں اختیار کی جانیوالی تدابیر سے اس لئے مختلف تھیں۔ کیونکہ اسلام اور اس کے ماننے والوں کی حکومت ان تدابیر پر عملدرآمد کرانے کیلئے ایک مستقل ضمانت کی حیثیت رکھتی تھی اور تاریخ اس پر گواہ ہے کہ مسلمان اسلام کے اس اعلان پر پوری طرح عملدرآمد کرتے تھے اور اس کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو مقررہ سزائیں دیجاتی تھیں۔ لیکن آج صورت حال بالکل مختلف ہے اور دنیا کی جو قومیں اس اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اصول کو نافذ کرا سکتی ہیں وہ خود اس پر عملدرآمد نہیں کرتیں۔

اسلام نے بین الاقوامی انسانی برادری کے قیام کا جو تصور پیش کیا تھا اسے حقیقت میں بدلنے کے لئے ہمیں اسی کے مقرر کئے ہوئے راستہ پر چلنا پڑے گا اور اگر ہم نے اس سے کوئی مختلف راستہ اختیار کیا تو ہم منزل پر پہنچنے میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے

(ماہنامہ "دین و دنیا" دہلی مارچ ۱۹۶۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اپنے پیروؤں کو انسانیت کا اعلیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے

مسٹر اسٹینلی لین پول۔ انگلستان

اسٹینلی لین پول مغربی دنیا کے ایک شہرہ آفاق مفکر مانے جاتے ہیں انہوں نے نہ صرف اسلام کا تحقیقی مطالعہ کیا ہے بلکہ اس پر متعدد کتابیں بھی لکھی ہیں۔ ذیل کا مقالہ ان کی ایک کتاب سے ماخوذ ہے جس میں انہوں نے اسلام کے امتیاز و خصوصیات پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے

اسلام میں یوں تو بہت سی خوبیاں ہیں۔ لیکن اسلامی تعلیمات کے جس پہلو نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ اسلام کی اخلاقی تعلیم ہے جس کے ذریعہ اسلام اپنے متبعین کو انسانیت کا اعلیٰ نمونہ بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسانی سماج اور سوسائٹی کی بندگی اور پختگی کا جتنا تعلق اخلاق کے ساتھ ہے اتنا کسی اور چیز کے ساتھ نہیں ہے۔ چنانچہ جن مفکرین نے قوموں کے عروج و زوال کے اسباب کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس بات پر پوری طرح متفق ہیں کہ ہر قوم کا عروج اس کے اخلاق و کردار کی بلندی کا آئینہ دار ہوتا ہے اور جب کسی قوم میں اخلاق باقی نہیں رہتا تو اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے اپنے پیش نظر روحانی اور مادی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے انسانوں کے اخلاق اور کردار ہی کو اعلیٰ اور معیاری بنانے کی طرف سب سے زیادہ توجہ مبذول کی ہے اور اسلامی نظامِ حیات میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق جو تفصیلی ہدایات شامل ہیں وہ اسلام کے اسی بنیادی مقصد اور نصب العین کو واضح کرتی ہیں۔

آج سیاست کے زاویہ نگاہ سے یہ سوال بہت زیادہ اہم بنا ہوا ہے کہ سماج کی اصلاح کا کام سماج کے اعلیٰ طبقوں سے شروع کیا جائے یا ادنیٰ طبقوں سے، اس سلسلہ میں ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ جس طرح پھلدار درخت سے اچھے پھل حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس درخت کی جڑ کی طرف توجہ کرنی اور اس درخت کے لئے مناسب غذا مہیا کرنی چاہیئے۔ اسی طرح سماج کی اصلاح کے لئے بھی ہمیں اس کے بنیادی طبقوں کی اصلاح پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ لیکن دوسرا گروہ شاخوں اور پتوں کی اصلاح کر دینے ہی کو کافی سمجھتا ہے مگر اسلام نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے اور اس افراد کی اصلاح کو مقدم رکھ کر ان ہی افراد کے اعلیٰ اخلاق اور کردار کو اعلیٰ اور ترقی پسند سوسائٹی کا سنگِ بنیاد قرار دیا ہے۔

اسلام نے افراد کی ذہنیت کے لئے پورے انسانی معاشرہ کو کئی حصّوں میں تقسیم کیا ہے مثلاً اس نے سب سے پہلے ایک فرد کی زندگی کو اخلاق اور کردار کا معیاری نمونہ بنانے کی کوشش کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس ایک فرد کی زندگی کو اس کے خاندان سے وابستہ کر کے اسے اس کے فرائض بتاتے ہیں۔ خاندان کے بعد اسلام نے اس کے رشتہ داروں کے ساتھ جوڑ کر ہر شخص کو اس کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا ہے اور اگرچہ عام حالات میں ایک شخص کی ذمہ داریاں اس مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں لیکن چونکہ اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے، اس لئے اس نے رشتہ داروں اور برادریوں کی حدوں کو توڑ کر ایک فرد کو پوری بنی نوع انسان کے ساتھ وابستہ کیا ہے چنانچہ ہمسایوں، محلہ اور شہر کے باشندوں، پورے ملک حتیٰ کہ بین الاقوامی ذمہ داریوں اور حقوق سے بھی آگاہ کیا ہے اور ان تمام تعلقات میں اسلام نے اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

اسلام نے انسان کی انفرادی زندگی کے متعلق اسے جو ہدایات دی ہیں دراصل وہی پورے انسانی معاشرہ کی صحت مندی اور اس کے اعلیٰ کردار کی ضمانت ہیں۔ غرض کہ انسان کی ذمہ داریوں کا دائرہ جتنا زیادہ پھیلتا جاتا ہے۔ ان بنیادی تعلیمات میں بھی اسی قدر زیادہ وسعت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ اسلام کے نظریۂ زندگی کے مطابق ایک فرد کو اپنی زندگی اس طرح گذارنی پڑتی ہے کہ اس کی ذات کسی لحاظ سے بھی دوسروں کیلئے تکلیف کا باعث نہ بنے بلکہ اس سے سماج کی اعلیٰ قدروں کے برقرار رہنے اور ترقی کرنے میں مدد مل سکے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ایسی زندگی وہی گذار سکتا ہے جس میں عمل کی قوت ہو، جو دوسروں کے لئے ایثار اور قربانی کر سکے۔ عدل و انصاف اور رواداری کو اپنا نصب العین سمجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی ذات کو پوری کائنات کا ایک جزو یقین کر کے اس کے فائدہ کے سامنے ذاتی فائدہ کی کوئی پروا نہ کرے

اسلام نے انفرادی زندگی کے لئے جو ہدایات دی ہیں۔ ان میں انسان کو اپنے اندر انہیں خصوصیات کو پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسلام کی پوری تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہا ہے۔

اسلام کی تاریخ میں خلفائے راشدین کی ذات مثال اور نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ان حضرات کی انفرادی زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ذات کتنی پاکیزہ اعلیٰ اخلاق اور کردار کا نمونہ اور سماج کے لئے کتنی مفید تھی۔

یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ اسلام میں خلفا کی حیثیت ایک روحانی پیشوا جیسی ہی نہیں تھی بلکہ وہ اسلامی مملکت کے سربراہ بھی تھے۔ اس لئے اگر وہ اپنی ذات کی اسلامی خصوصیات کو نظر انداز کر کے دیگر ذرائع سے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے تب بھی اس دور اور زمانہ کے لحاظ سے اسے اعلیٰ اخلاق اور کردار سے تعبیر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ وہ اپنی ذات کو دوسروں کے لئے نمونہ بنا کر پیش کرتے رہے۔

مثلاً خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے کبھی بھی اپنے خلیفہ ہونے پر فخر محسوس نہیں کیا اور ہمیشہ اسے ایک عظیم ذمہ داری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ کر قوم سے اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے رہے کہ وہ انہیں ان کی اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں مدد دے وہ اپنا کام خود کرتے تھے اور مسلمانوں کا خلیفہ چنے جانے سے انہوں نے عوام کی جن خدمتوں کو ذاتی طور پر اپنے ذمہ لیا تھا۔ انہیں بدستور انجام دیتے رہے۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ اسلام کے جلیل القدر طاقتور اور بااختیار فرزند تھے۔ لیکن ایک بڑی اسلامی سلطنت کے حکمران ہونے کے باوجود وہ خود کو اسلامی اور انسانی سوسائٹی کا ایک مساوی درجہ کا فرد سمجھتے تھے۔ اور ان کی مساوات پسندی کا اندازہ فلسطین کے اس سفر سے اچھی طرح کیا جا سکتا ہے۔ جو انھوں نے اس شرط پر اپنے غلام کے ساتھ کیا تھا کہ جو ایک اونٹ ان کے ساتھ ہے اس پر دونوں باری باری سے سوار ہوں گے اور جب غلام اور خلیفہ پر مشتمل یہ قافلہ بیت المقدس کے قریب پہنچا تو خلیفہ نے اس وجہ سے اونٹ پر بیٹھنے سے انکار کر دیا تھا کہ اس منزل میں غلام کے سوار ہونے کی باری تھی۔

اسلام نے اخلاق اور کردار کا جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہے اسی کی بدولت ظہور اسلام کے تھوڑے سے ہی عرصہ بعد مسلمان اس وقت کی دنیائے معلومہ کے ایک بڑے حصے پر پھیل گئے تھے اور ان کی بدولت پہلی مرتبہ عہد وسطیٰ کے انسان کو اخلاقی قدروں سے واقف ہونے کے بعد سکون اور اطمینان حاصل ہوا تھا۔

——— (ماہنامہ دین دنیا جنوری ۱۹۶۱ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اسلام ہی نے مکمل جمہوریت کا نمونہ پیش کیا

(ہیرلڈ جے گرین برگ)

ہیرلڈ جے گرین برگ امریکہ کے ایک ممتاز مفکر ہیں۔ ان کا ایک مقالہ "اسلامک ریویو (لندن) میں شائع ہوا تھا۔ ذیل میں اس کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے

دنیا کے تمام اصحاب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ جس زمانہ سے انسان اور اس کی ترقیوں کی تاریخ لکھی جانی شروع ہوئی ہے۔ اسلام ہی دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے انسان کو جمہوریت سے نہ صرف آشنا کرایا بلکہ ایک مضبوط جمہوری معاشرہ قائم کرکے جمہوریت کے تصور کو حقیقت میں تبدیل بھی کیا ہے۔

اسلام کے ظہور کے وقت انسان اپنے شعور اور تصورات کے لحاظ سے آج کے مقابلہ میں چودہ سو سال پیچھے تھا۔ اس لئے اسلام نے اس وقت جس جمہوری زندگی کی تبلیغ اور اشاعت کی تھی اسے آج کی کسی سیاسی اصطلاح سے موسوم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو جس سماجی اور سیاسی نظام کی دعوت دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی وہ نہ صرف جمہوری ہی تھا بلکہ اس میں آج کے جمہوری نظام سے کہیں زیادہ جمہوری روح موجود تھی

آج ترقی یافتہ ترین جمہوریت کا جو تصور قائم کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں اکثریت کی بالادستی تسلیم کرتے ہوئے پوری قوم کی آزادی مساوات اور فلاح کی گنجائش رکھی جائے اور اگرچہ جمہوریت کے اس مفہوم سے کسی شخص کو بھی اختلاف رائے نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب آج کی جمہوریت کو عمل کے میدان میں پرکھا جاتا ہے۔ تو اس میں بعض ایسے نقائص نظر آتے ہیں، جو جمہوریت کے حقیقی مفہوم اور مقصد کو بدل دیتے ہیں۔ اور یہ جمہوریت محض ایک اقتدار یافتہ گروہ کی ڈکٹیٹر شپ بن کر رہ جاتی ہے

مساوات کے متعلق اسلام نے جو جمہوری تصور پیش کیا تھا اس نے انسانوں کے درمیان ہر قسم کے امتیاز کو بالکل ختم کر دیا تھا۔ چنانچہ اسلام نے رنگ، نسل، وطن اور مذہب کے اختلافات کو انسانی مساوات کے قیام میں رکاوٹ تسلیم نہیں کیا تھا، بلکہ انہیں مساوات کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے رجحانات تک کی شدید مذمت کی تھی۔ اعمال حسنہ کو انسان کی برتری کا معیار قرار دیا تھا۔ آج کی جمہوریتوں میں جمہوریت کی یہ اعلیٰ قدریں ہمیں نظر نہیں آتیں۔ چنانچہ ہمیں اگر دنیا میں جمہوری نظام زندگی کو کامیاب بنانا ہے تو کشادہ دلی کے ساتھ اسلام کے نظام زندگی کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

(ماہنامہ دین دنیا دہلی اپریل ۱۹۶۲ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی قانون اور نظامِ معاشرت کی خصوصیات

(پروفیسر ڈیوڈ ڈی سانتی لان)

پروفیسر ڈیوڈ ڈی سانتی لان ایک بلند پایہ مستشرق ہیں انہوں نے اسلامی قانون اور نظام حیات کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا ہے انہوں نے اپنی مشہور تصنیف (THE LEGACY OF ISLAM) میں یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی معاشرے کی بنیاد سامی معاشرے کے اصول و اقدار پر مبنی ہیں تاہم اس سعی نامحمود کے باوجود ان کو چار و ناچار اسلام کے اوصاف و محاسن کا اعتراف کرنا پڑا ہے مضمون کا ترجمہ ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور میں شائع ہوا تھا ہم اسکا ایک حصہ مع مولانا مودودی کے تنقیدی حواشی کے پیش کر رہے ہیں۔

عرب قدیم کے معاشرتی نظام کی بنیاد خونی رشتہ پر تھی۔ ایک ہی جد کی اولاد یا کم سے کم ایک ہی جد کی اولاد ہونے کا دعوے کرنے والے انسانوں کا ایک گروہ باہمی دفاع کے لئے آپس میں متحد ہوا کرتا تھا۔ اس گروہ کے افراد مشترک طریق عبادت اور مشترک رسوم کیوجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوا کرتے تھے مگر سب سے مقدم اور سب سے اہم چیز جو ایک مؤثر رابطہ دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کرتی تھی۔ وہ بھی خونی رشتہ تھا خواہ حقیقی ہو یا فرضی، عرب قبیلہ دراصل ایک بڑا خاندان ہوتا تھا۔

تمام قدیم معاشروں کیطرح عرب میں بھی نظام معاشرت کے اجزائے ترکیبی افراد نہیں بلکہ افراد کے مجموعے ہوتے تھے۔ فرد بجائے خود زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ اس کی اہمیت اس خاندان یا جماعت کیوجہ سے ہوتی تھی جس سے اس کا تعلق ہوتا تھا۔ خاندان ہی اپنے معاشرتی اور قانونی نظریوں کے تحت اپنے تمام افراد کی زندگیوں کو ایک دوسرے سے وابستہ رکھتا تھا۔ خاندان ہی اپنے افراد کے حقوق کا دعویٰ کرتا، ان کے نقصانات کا بدلہ لیتا، ان کی غلطیوں کا جوابدہ ہوتا۔ ان کی موت کے بعد ان کی جائداد کا مالک ہوتا اور یہ سب اس سنت کے مطابق ہوتا تھا جس کا تمام قابل لحاظ اقتدار قدیم ترین زمانے سے چلے آنے والے رواج سے ماخوذ تھا

اسلام نے اس نظام کو اس کی تمام ضروری خصوصیات کے ساتھ باقی رکھا۔ اس نے صرف ایک عنصر تبدیل کیا۔ یعنی عرب قبیلہ کی سیاسی و معاشرتی بنیاد ـــــ خونی رشتہ کو عقیدے کی جماعت میں تبدیل کر دیا

قدیم سامی قبیلوں میں پہلے ہی سے عبادت قبائلی زندگی کا مرکز تھی۔ ایک قبیلہ کسی مخصوص بت کو اپنا معبود بنا لیتا تھا اور یہ بت ہی قبیلہ اور قرابت کے تسلسل کی تعیین اور تشخص کا باعث ہوتا تھا۔ قدیم سامیوں کے یہاں کسی بت کی تبدیلی وہی معنی رکھتی تھی جو ہمارے یہاں قوم کی تبدیلی کے ہیں اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب معاشرے کو اس کے قدیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی بنیاد پر صرف دوبارہ قائم کر دیا اور اس پر ایسی معاشری عمارت تعمیر کر دی جو اس کے عمیق ترین جذبے کے مناسب تھی[1] یہ حقیقت ابن خلدون کی بالغ نظری سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ خاندان اور قبیلے کا ڈھانچہ منہدم کر دیا گیا۔ اس لئے سرداری یا قبائلی ہیئت کا کوئی سوال باقی نہیں رہا تھا۔ جو شخص اسلام قبول کرتا اس کو تمام تعلقات حتیٰ کہ اپنے رشتوں اور

---

[1] مصنف یہاں حقیقت کو مسخ کر رہا ہے۔ آں حضرتؐ نے دراصل تمام انہوں کی نفی کر کے اور صرف ایک الٰہ (یعنی اللہ) کو واحد معبود قرار دے کر اس بنیاد ہی کو ڈھا دیا جس پر قبائل اور قوموں کا جداگانہ تشخص قائم تھا۔ آپ نے ایک ایسا نظام معاشرت تعمیر کیا جو قبائلی کثرت کی جگہ اعتقادی وحدت پر مبنی تھا۔ مصنف اس عظیم انسان کام کو لفظ "صرف" کے ساتھ بیان کر کے اس کی عظمت کو گھٹانا چاہتا ہے مگر کسی صاحب نظر آدمی سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ جن کو صدیوں سے الگ الگ خداؤں کی عبودیت نے تقسیم کر رکھا ہو اور جن کے جذبات خیالات اور تمدن و معاشرت میں صدہا برس کے توارث نے شرک کے ان اثرات کو گہری جڑوں کے ساتھ جما رکھا ہو۔ ان کو اللہ کی بندگی پر جمع کرنا قومی و نسلی تعصبات اور معاشرتی تقسیم کی دیواروں کو توڑ کر انہیں ایک کر دینا اور ان کے جذبات و افکار کی دنیا کو بدل ڈالنا کوئی معمولی کام نہ تھا یہ دراصل "تاریخ کو بدلنا اور ایک نئی تاریخ بنانا تھا ایک اکیلے شخص کا ۲۳ سال کی مدت میں ایسا زبردست انقلاب برپا کر دینا دراصل انسانی تاریخ میں ایک نادر واقعہ ہے (مولانا مودودی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناتوں کو بھی بھول جانا پڑتا تھا۔ اِلّا یہ کہ وہ اس کے دینی بھائی ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کو خاص لوگوں سے جب تک وہ اپنے عقیدے کے پابند رہیں یہ کہنا پڑتا تھا کہ "میں نے اپنا منہ پھیر لیا ہے اللہ کی طرف اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں" (اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ) یہ تھیں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تیار کئے ہوئے معاشری نظام کی خصوصیات:۔

اس اجتماعیت کی گم کردگی سے ہم انفرادیت ابھرتی ہوئی دیکھتے ہیں اسلام کے بعد سے انسان کا شمار کیتیت مرد ہونے لگا۔ اب وہ فرائض وحقوق کسی قوم سے تعلق ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ اپنے عقائد کی وجہ سے حاصل کرتا ہے "امت اسلامیہ" کی تشکیل ایسے ایک ہی قسم کے عقائد رکھنے والے لوگوں سے ہوتی ہے۔

توحید خداوندی اور رسالتِ محمدیؐ پر ایمان لانے والوں اور پیغمبر کے تعلیم کئے ہوئے چند عقائد کو قبول کرنے والوں کو امتِ اسلامیہ سے رشتہ جوڑنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اس نئی قسم کی امت نے اس قدیم قومیت یا قبیلے کی جگہ لے لی جس کی بنیاد خونی رشتے پر تھی۔ یہ امت دوسری تمام جماعتوں سے مختلف تھی "یہ بہترین امت ہے کہ نیکی پھیلانے اور بدی کو روکنے کا کام اس کے سپرد کیا گیا ہے" روئے زمین پر حقیقی انصاف اسی کے پاس ہے اور جس طرح رسولؐ مسلمانوں پر خدا کیطرف سے شاہد ہیں اسی طرح مسلمان تمام قوموں پر خدا کی طرف سے شاہد ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب خیالات اسلام کی قدیم ترین تاریخی دستاویز یعنی اس فرمانِ خداوندی (قرآن) میں پیش کئے گئے ہیں۔ جس کا نزول ۱ھ میں مدینۃ النبیؐ میں ہوا۔ (یہ غلط ہے۔ قرآن کا نزول ۱۰ھ کے آغاز سے تیرہ برس مکہ میں ہوا۔ مودودی)

امتِ مسلمہ گویا ایک بڑا خاندان ہے جو ہر اس جماعت سے مقابلہ کیلئے تیار ہے جو خدائے واحد کو نہیں پوجتی۔ "ایک ساتھ سب کے خلاف" جیسا کہ ابوبکرؓ نے اہلِ مدینہ کو خطاب کر کے کہا۔ "اسلام میں ہمارے بھائی، غنیمت میں ہمارے شریک اور دشمنوں کے خلاف ہمارے مددگار" اس پورے نظام کی مذہبی و اخلاقی خصوصیت یہ ہے کہ۔ ضرورت کے وقت ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی امداد و حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور باہمی امداد و اعانت ایک قانونی فریضہ خیال کی گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت کے مانند ہے۔ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے"

یہ خیالات اسلامی قانون کے ہر حصے میں مل سکتے ہیں۔ خواہ وہ اجتماعی ہوں یا انفرادی۔ برادری کا لازمی نتیجہ مساوات ہے۔ جس طرح سب مسلمان اللہ کے یہاں برابر ہیں اسی طرح آپس میں بھی مساوی حیثیت رکھتے ہیں۔ مسلمانوں میں برتری صرف سبقت اسلام پر قائم ہوتی ہے۔ یا احکامِ الٰہی کی مکمل اطاعت پر۔ "اے قریش! اللہ نے تم سے نسب کے فخر اور جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا ہے۔ تمام انسانوں کے باپ آدم تھے اور آدم کو اللہ نے مٹی سے بنایا تھا"

سیاسی و کشوری (civil) دونوں قسم کے قانون میں مکمل مساوات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پورے نظام کی بنیاد ہے۔ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعری کو جو مشہور ہدایتیں دی ہیں۔ ان میں ہے کہ: "لوگوں کو اپنے حضور میں اپنی مجلس میں اور اپنے انصاف میں برابر رکھو تاکہ کمزور انصاف سے مایوس نہ ہو۔ اور نہ قوی تمہاری رعایت کی امید رکھیں"۔

یہ ہدایت نامہ مستند ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ باتیں اصول قانون کی ہر ابتدائی کتاب میں مذکور ہیں۔ اور دیوانی قانون اور دوسرے ہر قسم کے معاملات کی بنیاد ہیں۔ [1]

قدیم اسرائیلی دینی بھائیوں کی طرح مساویانہ حیثیت رکھنے والے افراد کی اس ملت کا بادشاہ خود خدا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بلاواسطہ اور راست حکومت کرتا ہے۔ قدیم عرب قبائل کے بت اپنے پجاریوں کے محافظ و مربی خیال کئے جاتے ہیں، اپنے بہترین بندوں کا حامی و ناصر "اللہ" اب قدیم بتوں کی جگہ لے لیتا ہے اور ملت اسلامیہ پر حکومت کرتا ہے۔ ایک قبیلہ کے سردار نے جب اسلام قبول کر کے

---

[1] یہاں پر مصنف پھر اسلام کا رشتہ قدیم سامی تخیلات سے جوڑنا چاہتا ہے وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہا ہے کہ بنی اسرائیل خدا کو صرف بنی اسرائیل کا خدا سمجھتے تھے اور اسلام میں خدا رب العالمین ہے۔ اسرائیلیوں کے دینی بھائی صرف اسرائیلی تھے۔ اور مسلمانوں کا دینی بھائی ہر وہ انسان ہے جو رب العالمین کی بندگی و اطاعت میں ان کے ساتھ شریک ہو (مولانا مودودی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا کہ "آپ ہمارے آقا ہیں" تو آپ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ آقا اللہ ہے، میں نہیں۔ اسلام اللہ کی راست حکومت ہی کا دوسرا نام ہے، ایسے اللہ کی حکومت جو اپنے بندوں کا ہر طرح نگران ہے۔ اصول تنظیم و تعاون جو دوسرے معاشروں میں مملکت کہلاتی ہے اسلام میں وہ اللہ کی ذات ہے، یعنی انتہائی اور آخری قوت مقتدرہ ہی کا دوسرا نام اللہ ہے جس کی ربوبیت مفادِ عامہ کے لئے ہوتی ہے حکومت کا خزانہ اللہ کا خزانہ ہے۔ فوج اللہ کی فوج ہے۔ حتیٰ کہ حکومت کے عہدیدار بھی اللہ کے عامل ہیں

ایک فرد مسلم اور اللہ کا تعلق بھی اس سے کچھ کم راست نہیں ہے، اللہ اور مسلمان کے درمیان کوئی وسیلہ یا واسطہ نہیں ہوتا۔ اسلام میں کلیسا یا پادری یا اصطباغ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ انسان اور اس کے خالق کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جب کہ وہ اس کو اس کی پیدائش کے پہلے ہی سے جانتا ہے۔ اور اپنے بندہ کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بنی نوع انسان کو اللہ کا آخری پیغام پہونچا دیا ہے۔ اب بندوں کو اللہ کی مرضی سے واقف کرانے کیلئے نہ کسی شارح کی ضرورت ہے اور نہ کسی نائب کی۔ اللہ کے سامنے انسان موت و حیات دونوں حالتوں میں اپنا آپ ذمہ دار ہے جس طرح ایک عرب سیدھے سادے طریق سے اپنے سردار کو مخاطب کر سکتا ہے اسی طرح ایک انسان بغیر کسی تعارف یا رسم کے اللہ کو بھی براہ راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخاطب کرسکتا ہے۔ پیدائش سے موت تک، پیدائش سے پہلے و موت سے بعد تک بھی انسان اللہ کے، برو ستا ہے کیونکہ اللہ کی نظر سے کوئی چیز نہیں چھپ سکتی۔ حتیٰ کہ انتہائی پوشیدہ خیال بھی اس کیلئے ظاہر و آشکار ہے۔ انسان اپنے اعمال کا آپ ہی تنہا جوابدہ ہے۔ اللہ کا فیصلہ تنہا اسی کو برداشت کرنا پڑیگا۔ اور قیامت کے دن جب تمام انسان اور ساری مخلوقات اپنے اعمال کا بدلہ لینے کیلئے بلائی جائیں گی اسوقت اللہ کے آگے کسی کو کسی کا وسیلہ کام نہ دیگا اور نہ ہی کسی کی شفاعت سودمند ہوگی۔ انتہائی سخت پروٹسٹنٹ مذہب بھی اس شخصی توحید پرستی کے مقابلہ میں ایک پرو ہتی مذہب قرار پاتا ہے کیونکہ یہ انسان اور اس کے خالق کے درمیان کسی قسم کی مداخلت حتیٰ کہ مداخلت کے رجحان کو بھی ناپسند کرتا۔

بے یار و مددگار انسان علیم و خبیر خدا کی گرفت سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے کیا کرسکتا ہے؟ بجز اس کے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے سپرد کردے اور اس کے غضب سے بچنے اس کے دامن رحم میں پناہ ڈھونڈے۔ اسی لئے اسلام کہتا ہے۔ اللہ سے اللہ کیطرف رجوع کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جقیقی دین یہ ہے کہ اللہ کے آگے انسان اپنے آپ کو عاجزی کیساتھ سپرد کرے اور مایوس نہ ہو بلکہ ہمیشہ اسکی عنایات کا امیدوار رہے۔ اسی وجہ سے اسلام یعنی کسی شخص کا اپنے آپ کو اللہ کی سپردگی میں دے دینا ہی سچا مذہب ہے۔ کیونکہ اللہ کے مقابلے میں نہ ہی روح کا کوئی اقتضا اس کے سوا ہے ہی نہیں۔ اس طرح اللہ کے مقابلے میں انسان کو اپنے عجز اور اپنی قدرت کی یافت ہوجاتی ہے ٭

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور حفظانِ صحت کے اصول

(جواکیم دی یولف (جرمنی)

دینِ اسلام کے اصول، عقائد اور قوانین کو اگر گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ دورِ حاضر کے مسلمان ان کی پابندی سے بہت دُور ہیں۔ اگر مسلمان قوم میں کوئی ایسا اولوالعزم انسان پردۂ غیب سے وجود میں آجائے جو مسلمانوں کو اسلام کے اصلی اور صحیح مرکز پر لے آئے تو اس میں شبہ نہیں کہ مسلمانوں کی قوت و سطوت کا طرۂ افتخار آسمان تک پہنچ جائیگا۔ مجھے اس وقت اسلام کی سیاسی اہمیت سے بحث کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ میں اس کے صرف ایک خاص پہلو سے بحث کرنا چاہتا ہوں جس پر اس وقت تک شاید کسی یورپین نے غور نہیں کیا تھا۔ یہ پہلو اُن اسلامی احکام و قوانین سے تعلق رکھتا ہے۔ جو قرآن کریم سے حفظانِ صحت اور تندرستی کے متعلق مقرر کئے ہیں۔ میں نہایت وثوق کیساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ رُوئے زمین کی تمام کتبِ سماوی پر قرآن کریم کو خاص امتیاز حاصل ہے۔

اسلام نے صفائی۔ پاکیزگی اور پاکبازی کے روشن اصول و ہدایات کو ناقد کر کے مجرمانہ زندگی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ صفائی کے سلسلہ میں غسل اور وضو کے فرائض نہایت دور اندیشی اور مصلحت پر مبنی ہیں۔ چنانچہ غسل میں تمام جسم کا اور وضو میں ان اعضا کا پاک و صاف کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے جو عام طور سے کاروبار یا چلنے پھرنے میں کھلے رہتے ہیں۔ منہ کو صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، دانتوں کو مسواک کرنا، ناک کے اندرونی گرد و غبار وغیرہ کو دور کرنا، یہ تمام حفظانِ صحت کے لوازم ہیں۔

اسی طرح حضرت محمدؐ صاحب نے جن جانوروں مثلاً خنزیر وغیرہ میں امراضِ ہیضہ اور بخارِ مہلک کا خطرہ دریافت کر لیا تھا۔ اس لئے ان کو حرام کر دیا، اور جن جانوروں کو حلال قرار دیا ان کے ذبح کرنے کا شارع اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو طریقہ تلقین کیا وہ بہت ضروری اور بہت اہم ہے۔ اس لئے کہ گرمی اور حدت جانوروں کے خون میں فاسد مواد پیدا کرتی ہے۔ ہزارہا ایسی بیماریوں کا باعث ہوتی ہے جو نسلِ انسانی کیلئے سمِ قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اسلئے ذبح کرنے کی صورت میں جانور کے خون کا کثرت سے خارج ہونا ضروری ہے جس سے خرابی کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔

اسلام نے تعددِ ازدواج کی اجازت قوم کو نسل کی کمی سے ناقابل تلافی نقصان سے محفوظ رکھنے کی غرض سے دی اور یہ ایک بینظیر اصول ہے جس کی ہمیں تہہ دل سے قدر کرنی چاہیئے۔ شراب اور تمام نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دینا اسلام کا اتنا بڑا احسان ہے جس کے بارِ گراں سے انسان کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اور ہم مدعیانِ تہذیب و تمدن کو اس بارے میں مسلمانوں پر حسد کرنا چاہیئے۔ حیاتِ مستعار کو ایک بے حقیقت چیز سمجھنا اور جان کی مطلق پرواہ نہ کرنا اس کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔

ایک قادرِ مطلق ہستی کا پختہ اعتقاد کرنا اور مزید برآں حفظِ صحت کے قدرتی و فطری اصول و قوانین جن میں انسانی فکر و تدبر کو کچھ بھی دخل نہ ہو یہ سب باتیں جسمِ انسانی کی تمام طاقتوں اور قوتوں کو مدت دراز تک

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح وسالم اور مضبوط ومستحکم رکھنے کیلئے نہایت موثر اور یقینی وسائل ہیں۔ بہرحال اسلامی تعلیمات کی فوقیت اور فضیلت اظہر من الشمس ہے۔

اس موقع پر قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں نے اسلام کی پیروی ترک کردی، قرآنی تعلیمات سے روگردان ہوگئے سچا اسلام عملی صورت میں اس زمانہ میں کہیں نظر نہیں آتا اور اس کی بگڑی ہوئی ہیئت سے نام نہاد مسلمانوں کو تنزل ضلالت، جہالت کے عمیق غار میں گرنا پڑا ہے تو آخر اس قوم کا انجام کیا ہوگا۔

ہمارے نزدیک اس کیساتھ یہ سوال بھی ہونا چاہیئے کہ اگر اسلام نہ ہوتا تو ان قوموں کا جو اب مسلمان کہلاتی ہیں کیا حشر ہوسکتا تھا اور ان قوموں پر ہی کیا موقوف ہے۔ ہمیں خود اپنی نسبت یہ سوال کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اسلامی تہذیب دنیا میں جلوہ فگن نہ ہوتی تو ہماری کیا کیفیت ہوتی؟ انصاف کی بات یہ ہے کہ ہم کو اس بات کا سچے دل سے اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ علوم مغربیہ کو عربی علوم وفنون نے حیرت انگیز فائدے پہنچائے ہیں۔ اس احسان کو فراموش نہ کرنا چاہیئے۔

چند صدی قبل کے زمانہ پر ہی نظر ڈالئے تو معلوم ہوجائے گا۔ کہ اہل یورپ کے تشنگان علوم کا چشمۂ تبریں اندلس کی اسلامی درسگاہیں تھیں اور سچی بات یہ ہے کہ آج بھی جب کہ اسلام روبہ تنزل ہے۔ ہم اسلام کے سیاسی علوم سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں

(بحوالہ رسالہ "ہادی" دیوبند اگست ۱۹۵۰ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمِ طب پر مسلمانوں کے احسانات

(ڈاکٹر جیکب تھورے۔ ایم۔ ڈی فرانس)

ڈاکٹر جیکب تھورے فرانس کے ایک ممتاز ڈاکٹر اور اہلِ قلم ہیں انہوں نے اپنے اس مقالہ میں بتایا ہے کہ دورِ اول میں مسلمانوں نے اپنے علمی ایجادات و اکتشافات سے انسانیت کو کیا کیا فائدے پہنچائے۔

یہ بات تاریخ کی ایک تسلیم شدہ اور افسوسناک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے عروج کا تمام زمانہ خانہ جنگیوں یا پھر یورپ کے ان عیسائی حکمرانوں سے جنگ آزمائیوں میں گذرا ہے جو مسلمانوں کے عروج اور اسلام کی مقبولیت کو اپنے لئے زوال کا پیش خیمہ یقین کرتے تھے اور جنہوں نے مسلمانوں کے مقابلہ پر تمام ایشیا، یورپ اور افریقہ کے عیسائیوں کو متحد کر کے مسلمانوں کو صلیبی جنگوں جیسی طویل لڑائیوں میں الجھا دیا تھا۔ ان مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود مسلمانوں کے دورِ عروج کی یہ عجیب اور روشن خصوصیت ہے کہ یہ دور انسانی ترقی کا بے مثال دور رہا ہے اور اس دور میں مسلمانوں نے عوام کی فلاح و بہبود اور ذہنی ترقی اور کشادگی کے لئے وہ عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں جن کی نظیر دوسری قوموں کے امن کے زمانہ میں بھی نہیں ملتی۔

مسلمان نویں صدی عیسوی سے لیکر پندرہویں صدی تک ایشیا یورپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور افریقہ میں ایک ترقی پسند قوم کی حیثیت سے برسرِ حکومت رہے ہیں اور یہی دور ان کے ان کارناموں کا دور بھی ہے جسے دنیا کے تمام غیر متعصب اور انصاف پسند مؤرخوں نے دورِ وسطیٰ کے ان زریں کارناموں کا اقرار دیا ہے جو انسان کی موجودہ ترقیوں کے لئے سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں

دورِ وسطیٰ کی تاریخ لکھنے والے عیسائی صاحبانِ قلم نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جس زمانہ میں یورپ کے بڑے بڑے شہر روشنی کے ذرائع سے محروم ہونیکے باعث راتوں کو تاریکی میں چھپے رہتے تھے، اسلامی مملکت کے شہر روشنی سے جگمگاتے ہوئے نظر آتے تھے اور جس دور میں یورپ کے بڑے بڑے شہروں کے مرکزوں میں غلاظت کے ڈھیر لگے رہتے تھے اور بارش کے بعد ان کی سڑکوں پر چلنا ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔ اس زمانہ میں بصرہ، بغداد، دمشق، قرطبہ اور قاہرہ کی صفائی اور صحت بخش فضا غیر ملکی سیاحوں کے دامن دل کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔

مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں انسانی زندگی کے کسی گوشہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا تھا اور انہوں نے بنی نوع انسان کی مجموعی ترقی اور فلاح کے لئے کام کرنے کو اپنا مقصدِ حیات بنا لیا تھا۔ لیکن انہوں نے علم طب کی طرف جو توجہ مبذول کی تھی، یورپین مورخوں نے اس کا تذکرہ خصوصیت کیساتھ کیا ہے۔ اور ان کی تحریرات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی مملکت کے بڑے بڑے شہروں مثلاً قاہرہ، قرطبہ، دمشق، بغداد اور بصرہ وغیرہ میں جو بڑے بڑے شفاخانے اور طبی درسگاہیں قائم تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ایشیا اور یورپ و افریقہ کے دور دراز مقامات سے وہاں آ کر ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

"ڈکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر" کے مشہور مصنف مسٹر گبن نے لکھا ہے کہ اب دنیا اس بات کو سمجھتی جا رہی ہے کہ کسی قوم ہی کی نہیں بلکہ پوری انسانیت کی ترقی انسانوں کی ذہنی اور جسمانی صحت مندی پر منحصر ہے مسلمانوں نے اپنے عروج کے ابتدائی دور میں ہی اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا اور اسی لئے انھوں نے طب کے عملی اور علمی پہلوؤں پر خصوصی توجہ مبذول تھی مسلمانوں نے اس علم کو نہ صرف ترقی کی حد انتہا تک ہی پہنچا دیا تھا بلکہ وہ اس کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کو راحت بھی پہنچاتے تھے۔ چنانچہ ایک شہر بغداد ہی میں کم و بیش ایسے ۹ سو طبیب مطب کرتے تھے جو اپنے فن کے ماہر تھے اور صرف ماہر اطباء ہی کو مطب کرنے کی اجازت دی جاتی تھی۔

مسلمانوں نے آپریشن کا طریقۂ علاج بھی اختیار کیا تھا اور مسلمانوں ہی کے زمانہ میں جسم انسانی کی ساخت نیز مختلف اعضاء کے افعال و حرکات کی تحقیقات کا آغاز بھی ہوا تھا۔ حتیٰ کہ یورپ کے عیسائی حکمران اور شہزادے بھی اپنا علاج مسلمان اطباء ہی سے کرتے تھے اسلامی مملکت کی طبی درسگاہوں کے دروازے عیسائی اور یہودی طلبائے علم کے لئے بھی کھلے ہوئے تھے۔ چنانچہ صدہا عیسائی اور یہودی طلبہ ان درسگاہوں سے تعلیم و تربیت حاصل کرتے تھے اور یورپ میں ان ہی فارغ التحصیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلبا نے علم طب کو پھیلایا تھا۔

مورخوں نے اس بات پر پوری طرح اتفاق کیا ہے کہ شفاخانوں اور طبی درسگاہوں کا وسیع پیمانے پر قیام مسلمانوں کی بہت سی اعلیٰ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان سلاطین اور عوام انسانی بھلائی کے جذبہ سے کس حد تک متاثر تھے۔

مسلمانوں نے صحت انسانی کو بہتر بنانے کیلئے مختلف امراض کے معالجہ کے جداگانہ اور خصوصی انتظامات بھی کئے تھے اور اس سلسلہ میں جو مرکز قائم کئے گئے تھے ان میں ریاست کیطرف سے مریضوں کے قیام طعام اور علاج کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ عیسائی مورخوں کے بیان کے مطابق آٹھویں صدی کے آغاز میں خلیفہ ولید نے دمشق میں کوڑھیوں اور نابینا لوگوں کے لئے جدا جدا مرکز قائم کئے تھے اور ان کے ساتھ شفاخانے اور قیام گاہیں بھی ملحق تھیں۔ خلیفہ ہارون الرشید نے بغداد میں پاگلوں کے علاج کیلئے ایک مکمل شفاخانہ قائم کیا تھا جس میں نہایت خلوص اور ہمدردی کے ساتھ پاگلوں کا علاج کیا جاتا تھا اور انہیں ہر ممکن آرام بہم پہنچایا جاتا تھا۔ اور خلیفہ ہارون الرشید ہی نے ہر مسجد کے ساتھ جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی تھی ایک ایک شفاخانہ اور مدرسہ بھی قائم کیا تھا

بارہویں صدی عیسوی کے ایک یہودی سیاح بنجمین نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے۔ کہ میری سیاحت بغداد کے زمانہ میں وہاں جماعت سے شفاخانے قائم تھے۔ ان میں سے ساٹھ اعلیٰ درجہ کے شفاخانے وہ تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی تمام تر ضرورتوں نیز مریضوں کے صحت یاب ہونے تک ان کے قیام و طعام اور معالجہ وغیرہ کے تمام مصارف خزانۂ عامرہ سے پورا کیا جاتا تھا۔ اور باقی ماندہ شفاخانوں کو مسلمان امراء اسی طریقہ سے چلاتے تھے۔"

اور بعض مورخوں نے انسان کی صحت مندی اور خوشحالی سے مسلمانوں کی گہری دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جو مریض لمبی مدت کے بعد صحتیاب ہو کر جاتے تھے خزانۂ عامرہ یا مسلمان امراء کی جانب سے انہیں سفر خرچ کے علاوہ ایک معقول رقم اسلئے بھی دی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھر پہنچنے کے بعد اس رقم کی بدولت چند روز مزید آرام کر سکیں۔ مسلمانوں نے اپنی مخلوق دوستی کو صرف صحتِ انسانی کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے ہی تک محدود نہیں رکھا تھا۔ بلکہ حیوانات کے علاج کی ابتداء بھی مسلمانوں کے زمانہ عروج میں ہوئی تھی اور انہوں نے اس مقصد کیلئے مملکت اسلامی کے بڑے بڑے شہروں میں اسپتال قائم کئے تھے

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسانی ارتقاء کے موجودہ دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ طب اور سرجری نے بھی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ لیکن ہم اس بات کو فراموش نہیں کر سکتے کہ اول تو مسلمانوں نے یہ کام اس دور میں کیا ہے جب دنیا اس سے ناواقف تھی اور دوسرے علم ارتقا کو جاننے والے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اگر مسلمان طب اور جراحی کی ترقی میں حصہ نہ لیتے تو بھی یہ فن ترقی کے اس مرحلے سے بہت پیچھے نظر آتے جہاں آج ہم انہیں پاتے ہیں۔ اور اس معاملے میں ہمیں مسلمانوں کی کوششوں کا شکر گذار ہونا چاہیئے حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں انسان دوستی اور خدمتِ خلق کے جو اعلیٰ نمونے پیش کئے ہیں تاریخ میں سدا یادگار رہیں گے۔

(دین و دنیا مارچ ۱۹۶۶ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام روشن حقائق کا مذہب

پروفیسر مارس

کوئی چیز عیسائیانِ روم کو اس گمراہی اور تباہی کے غار سے نہیں نکال سکتی تھی جس میں وہ گھرے ہوئے تھے، کلمۂ حق کی اشاعت اور سچائیوں کی تبلیغ جس سے یونانی منکر تھے، صرف اس آواز نے کی جو غارِ حرا سے آئی تھی اور ایسے عملی پیرایہ میں کی کہ اس سے بہتر کرنا ممکن ہی نہ تھا اور ایک سیدھا سادا پاک صاف مذہب دنیا کو سکھایا جس میں بقول فاضل محقق گاڈفرے ہیگلس نہ پاک پانی ہے نہ تبرک نہ مورت، نہ تصویر، نہ سینٹ اور نہ خدا کی ماں سے اس پر داغ لگتا ہے اور نہ ایسے ناقص مسائل اس میں ہیں کہ ایمان بغیر عمل کے ہی نجات دہندہ ہو اور نزع کے وقت کی توبہ کام آئے اور غایت درجہ کی عنایات اور خفیہ اقرار کارآمد ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پہلے تو اس دین کے پیروؤں کو بگاڑ دیں اور پھر پیشواؤں کے حوالے کر دیں اور جو واقعتاً ان مسائل سے بھی ناچیز اور بدتر بات ہے اور جس کی نسبت یہی مورخ اپنی کتاب کے ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ جب بہت سے طول طویل اور مشکل سے سمجھ میں آنیوالے عیسائی مذہبوں پر خیال کیا جاتا ہے تو شاید ایک فلاسفر دین اسلام کی خوبیوں اور سادگی و بے تکلفی اور آسانی سے سمجھ میں آجانیوالی خوبی پر آہ کر کے پچھتائے کہ میرا مذہب ایسا کیوں نہ ہوا کہ میں آسانی سے محض اتنا کہہ کر ایمان لے آتا کہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ان مسائل پر جو محمدؐ نے تعلیم فرمائے ہیں، صدقِ دل سے یقین کرتا۔ (از ماہنامہ تجلی دیوبند فروری ۵۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور پیروانِ اسلام کا انقلابی کردار

رام دھاری سنگھ دنکر

جناب دنکر ہندو قوم کے ممتاز قومی شاعر ہیں اور ساتھ ہی تاریخ کا مطالعہ بھی رکھتے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ ہندی میں ان کی ایک اہم کتاب ہے، جس کا نام سنسکرتی کے چار ادھیائے" ہے۔ یعنی ھندوستانی تہذیب کے چار دور پہلا اور دوسرا باب ہندو اور بدھ وغیرہ مذاہب کے دور سے متعلق ہے تیسرا باب مسلمانوں کے دورِ حکومت سے اور چوتھا باب انگریزوں کے دورِ حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کتاب بڑے سائز کے تقریباً سات سو صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس کا مقدمہ لکھا ہے۔ اور مصنف نے اس کا انتساب صدر جمہوریہ ھند آنجہانی ڈاکٹر راجندر پرشاد کے نام کیا ہے۔ جناب دنکر نے اپنی حد تک اسلام کو بے تعصبی کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی کتاب کے کچھ اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے محاسن

ظہورِ اسلام سے قبل عرب میں جو اقتصادی اور اخلاقی مفاسد عام تھے۔ اختصار کے ساتھ ان کا نقشہ پیش کرنے کے بعد مصنف نے لکھا ہے اس زمانے میں عرب ہی کی حالت خراب رہی ہو ایسی بات نہ تھی۔ عرب مغرب میں جو عظیم رومی سلطنت تھی وہ بھی کھوکھلی ہو چکی تھی اور اس میں بھی عیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرستی اور شہوت رانی گناہ کی حد تک پہنچ چکی تھی۔ عرب کی دوسری جانب جو ایرانی سلطنت تھی وہ بھی عیاشی کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں ان دونوں سلطنتوں کی باہمی جنگ و پیکار کی وجہ سے دونوں جانب کے عوام کا بُرا حال تھا۔ ان دنوں عیسائیت میں بھی پرہیزگاری کی قوت باقی نہیں رہ گئی تھی، یہ مذہب بادشاہوں کے مظالم کا حامی بن گیا تھا۔ اور عوام میں مذہب کے نام سے جادو منتر اور تعویذ گنڈوں کا رواج تھا۔" ص۱۹

"اسلام کی ابتدائی صورت" کے عنوان سے مصنف لکھتے ہیں:۔

اس زمانہ میں جس کا نقشہ اوپر پیش کیا گیا ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے ان کا ذریعہ معاش تجارت تھا اور شروع میں تاجروں ہی کے درمیان ان کو امتیازی حیثیت حاصل ہوئی

آنحضرتؐ نے فلسفہ کی بحث و گفتگو میں نہ پڑ کر ایک سیدھا سادا عملی مذہب پیش کیا۔ جس کی خاص باتیں یہ تھیں کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں ان دو باتوں پر ایمان رکھنے والوں سے انہوں نے پانچ کام کرنے کو کہا۔ پہلا کلمہ پڑھنا یعنی اس بات کو دلنشین کرنے کے لئے کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ کہنا، دوسرا نماز پڑھنا تیسرے رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا۔ چوتھے زکوٰۃ دینا اور پانچواں حج کرنا۔

محمدؐ صاحب بت پرستی کے سخت مخالف تھے۔ مگر بت پرستی کی مخالفت کی وجہ عربوں کی سمجھ میں نہ آئی اور وہ ان پر ٹوٹ پڑے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالآخر ان کو مکہ چھوڑ کر بھاگ جانا پڑا۔ اسی واقعہ کو مسلمان ہجرت کہتے ہیں

ان دنوں عرب میں مکہ اور یثرب دو خاص شہر تھے محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ چھوڑ کر بھاگے تو یثرب کے باشندوں نے ان کو پناہ دی اور قدر و عزت کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔ اسی واقعہ کی بنا پر یثرب کا نام مدینۃ النبی پڑ گیا۔ مدینہ میں جن لوگوں نے آگے بڑھ کر محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیا وہی انصار کہلائے۔ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جس مذہب کی تبلیغ کی وہ نہایت سیدھا سادا مذہب تھا۔ اس لئے عوام اس کی طرف جوش کے ساتھ بڑھے۔ انہوں نے خصوصیت کے ساتھ ابتدا ہی سے اس بات پر زور دیا کہ اسلام میں داخل ہو جانے کے بعد انسان انسان میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ اسی اصول مساوات کے باعث اسلام کی مقبولیت عام میں بہت اضافہ ہوا۔ اور جس سماج میں بھی پست طبقہ کے لوگ اونچے طبقہ کے سماجی مظالم کا شکار تھے۔ اس سماج کے نیچے والے طبقہ میں اسلام بآسانی پھیل گیا

مذہب کو کامیابی اس کے رہنماؤں کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جس سرعت سے اسلام کو فتح ہوئی وہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے خلفاء نہایت اعلیٰ درجہ کے انسان رہے ہوں۔ جو گیانہ زندگی کی اہمیت، رہبانیت کی خصوصیت اور دنیاوی زندگی کی راحت و آسائش سے کنارہ کشی کی کوئی عظمت اسلام میں نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کسی حالت میں بھی رہبانیت کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ وہ سادھوؤں کی تعداد بڑھانے کا مخالف ہے ہندوستان میں بھی کبیر وغیرہ گنیاں سنت (صوفی) جنھوں نے مسلمان صوفیوں سے اثر قبول کیا تھا خانہ داری میں ہی رہ کر بھگوان کا بھجن کرتے رہے۔ عیسائیوں میں راہبانہ خانقاہوں کا جو طریقہ رائج ہے۔ قرآن اس کی تنقید کرتا ہے۔ کہ ہم نے عیسائیوں کیلئے یہ طریقہ مقرر نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اس کو خود ہی ڈھونڈ نکالا ہے"

اس کے باوجود روحانی ترقی پر اسلام نے بھی بہت زور دیا ہے۔ نماز۔ زکواۃ روزہ۔ حج کے ذریعہ ایک طرح سے زہد و ریاضت کو تقویت دی گئی ہے کم از کم اتنا تو کہا ہی جا سکتا ہے کہ روزہ ایک طرح کی ریاضت اور زکواۃ ایک طرح کی دنیاوی آسائش کو محدود رکھنے کی کوشش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں دنیا داری اور ترکِ دنیا میں امتزاج کی جو کوشش کی گئی ہے۔ اس سے یہ مذہب ہمیں عائلی زندگی سے قریب نظر آتا ہے۔

اسلام کو اس کا فخر نہیں ہے۔ کہ وہ تقشف اور رہبانیت کا مذہب ہے۔ اس کے ابتدائی چار خلفاء ابو بکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ اور علیؓ اتنے دیندار نکلے کہ لوگ ان کی زندگی میں متشکل جدید مذہب (اسلام) کا حسن دیکھ کر اس کے گرویدہ ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے خلفائے راشدینؓ کے محاسن

متعلق مصنف لکھتے ہیں :-

شروع کے چار خلفاء نے سادگی، بلند اخلاقی، بہادری اور درویشی کی ایسی عمدہ مثال پیش کی ہے کہ اسلام کا اخلاقی پہلو بہت بلند ہوگیا ہے۔ اور اس کے اندر ایسے لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی جو عالی زندگی میں رہ کر بھی فقیرانہ زندگی کو نبھا سکتے تھے اور مسند حکومت پانے کے بعد بھی اپنے مزاج سے فقیرہ سکتے تھے۔ نیز تلوار اٹھا کر بھی رحم کو نظر انداز نہ کر سکتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے سپاہیوں نے ایرانی شہنشاہیت پر فتح حاصل کی تھی جب وہ خود یروشلم میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو وہ جس اونٹ پر سوار ہوئے۔ اسی پر ان کا سارا سامان بھی بار تھا اور وہ سارا سامان کیا تھا۔ کمبل کا ایک خیمہ، ایک بورا اناج۔ ایک بورا کھجور، لکڑی کے کچھ برتن، یہ تھی سادگی اس فاتح کی جس کے اشارے پر شاہی محل کی ساری آسائشیں ایک لمحہ میں مہیا کی جا سکتی تھیں۔ ایران۔ عراق شام فلسطین اور مصر کو فتح کرنیوالے سپہ سالار وں کا ذکر کرتے ہوئے گبن نے لکھا ہے۔ کہ وہ جہاں بھی مقام کرتے۔ فوج کے سبھی لوگ ایک صف میں بیٹھ کر عبادت کرتے، ایک ہی دسترخوان پہ کھانا کھاتے، پھر ساتھ ہی امراء کی زبان سے تلقین وارشاد سنتے، فوج کشی ہو یا حج کا سفر، یہ امراء ہر طرف انصاف کی اشاعت کرتے ہوئے چلتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت کی طرف سے جو لوگ خراج کی وصولی پر مامور تھے۔ انہیں سخت گیری اور ظلم سے باز رہنے کی ہدایت کی اور افسروں کو عیش پرست بننے سے روکا۔ خالدؓ کو خدا کے پیغمبرؐ نے سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ انہیں کی شجاعت و بہادری سے عراق۔ عرب۔ شام اسلام کے زیر علم آئے۔ لیکن جب وہ مرنے لگے تو ان کے پاس صرف ایک گھوڑا اور ایک ہی غلام تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی فوج کو ہدایت کر دی تھی کہ منصف بنو اس لئے کہ بے انصافی سے ترقی نہیں ہوتی۔ بہادر بنو۔ اس لئے کہ دشمن کے سامنے سر جھکانے کی نسبت مرجانا کہیں بہتر ہے۔ رحم دل بنو اس لئے کہ بوڑھوں۔ بچوں اور عورتوں پر تلوار اٹھانا گناہ ہے۔ پھلدار درختوں فصلوں اور مویشیوں کو تباہ نہ کرو۔ اگر تم نے دشمن کو کوئی قول دیا ہے تو اس کا حق ادا کرنا تمہارا فرض ہے۔ اور جو لوگ دنیا کے جھگڑوں سے دور ہیں ان کو نہ پھنساؤ۔ ابوبکرؓ و عمرؓ ان افسروں کو سزا دیتے جو ریشم پہنتے اور عیش پسند تھے۔ ان خلفاء کا خیال تھا کہ اگر مسلمان رومی اور ایرانی درباروں کی نقل کرنے لگے تو ان کا زوال ہو جائے گا۔ وہ اسلام کی نئی فوج کو راحت و آسائش اور عیش و عشرت سے دور رکھنا چاہتے تھے۔ کیونکہ ترقی پسند قوم کبھی آرام پسند نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ کشمکش میں مصروف رہتی ہے۔ اور کشمکش کی صلاحیت اس وقت زائل ہونے لگتی ہے۔ جب وہ عیش و عشرت میں مبتلا ہو جاتی ہے اسلام اپنے ابتدائی ایام میں ایک انقلابی دین تھا۔ وہ لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کورانہ عقائد سے بچاتا تھا۔ فلسفیانہ الجھنوں سے دور رکھتا تھا اور خدا کے سوا کسی بھی طاقت کے سامنے سر جھکانے سے انکار کی تعلیم دیتا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ جو لوگ بھی حلقۂ اسلام میں داخل ہوتے انہیں مالدار مسلمان بھی اپنا بھائی سمجھتے تھے۔ اور ان کو اپنے برابر کا درجہ دیتے تھے۔ اس لئے ان دنوں اسلام جہاں بھی پہنچا۔ وہاں کے سماج میں زبردست انقلاب ہو گیا۔ اور انسان اپنی پیشانی بلند کر کے چلنے لگا۔ مانویندر ناتھ نے لکھا ہے کہ عرب حملہ آور بہادر جہاں بھی گئے عوام نے ان کو اپنا محافظ اور نجات دہندہ مان کر ان کا خیر مقدم کیا۔ کیونکہ عوام کہیں تو رومی حکمرانوں کی بداخلاقی کے نیچے پس رہے تھے اور کہیں عیسائیت کے عقیدوں نے ان کو جکڑ رکھا تھا۔ یہ حملہ آور عرب اپنے نبیؐ کی انقلابی تعلیم و ہدایت پر چلتے تھے۔ اور اس پر سختی سے اعتقاد رکھتے تھے۔ خلفاء کی دانشمندانہ عملی ہدایات کی پابندی ان کے فرائض میں داخل تھی۔ ان اسباب کی بنا پر ان کو مفتوحین کی ہمدردی اور ان کا اعتماد آسانی سے حاصل ہو گئے۔

اسلام کی حیرت انگیز اشاعت

تاریخ میں اسلام پر بار بار یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی اور اس الزام کو دور کرنے کے لئے مسلم مورخین میں سے کتنوں نے جی توڑ کوشش بھی کی ہے۔ لیکن یہ بات رہ جاتی ہے کہ مسلمان جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گئے۔ وہاں وہاں انہوں نے عامۃ الناس کے سامنے تین چیزیں رکھیں۔ یا تو قرآن لو۔ یا جزیہ دو اور اطاعت قبول کرو۔ دونوں میں سے کوئی چیز پسند نہ ہو تو تمہاری گردن پر گرنے کے لئے ہماری تلوار موجود ہے۔ یہ بڑی ہی کارگر تدبیر رہی ہوگی۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صرف اسی تدبیر سے اتنی جلدی اسلام کیسے پھیل گیا۔ ص۲۱۵

اسلام کی غیر معمولی رفتار ترقی کے متعلق مصنف لکھتے ہیں،

"اسلام کے ظہور کو صرف ۸۰ سال ہوئے تھے کہ اتنے ہی زمانے میں ایک طرف تو اس کا پرچم ہند و ستان پہنچ گیا اور دوسری جانب وہ بحر اعظم اٹلانٹک کے ساحل پر لہرانے لگا۔ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت ۵۷۰ء میں ہوئی اور وفات ۶۳۲ء میں۔ ۶۲۲ء میں انہوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی جس سے اسلام کا واقعی آغاز مانا جاتا ہے لیکن ۷۰۰ء آتے آتے اسلام عراق، ایران اور وسط ایشیا میں پھیل گیا۔ اور ۷۱۲ء میں سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور اسی سال اسپین میں حکومت قائم ہو گئی ہجری سال کے سو برس پورے ہونے ہوئے یعنی ۷۷۲ء تک مسلمانوں کی سلطنت کیطرح طاقتور حکومت دنیا میں کہیں موجود نہیں تھی۔ تاریخ میں رومن سلطنت عظیم الشان سلطنت سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اس کی تاریخ میں چھ سو سال صرف ہوئے تھے۔ لیکن عربوں کی وسیع سلطنت اسلام کے ظہور سے صرف سو سال کے اندر پھیل گئی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام: یہودیت کا عظیم محسن

(ایک یہودی مفکر کے تاثرات)

داؤد بن عمران مصر کے ایک یہودی مفکر اور اسلامی تاریخ کے ماہر ہیں۔ اسلام کے محاسن پر ان کے طویل عربی مقالہ کا ایک حصہ ذیل میں درج ہے

— ۸ —

میں اگرچہ مذہباً یہودی ہوں۔ لیکن سچے دل سے اسلام کا احترام کرتا ہوں۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسلام میں وہ خوبیاں دیکھی ہیں جو شکل ہی سے کسی مذہب میں پائی جا سکتی ہیں۔ اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ مذہب روزِ اول ہی سے مظلوموں اور مصیبت کے ماروں اور پریشان حالوں کا پشت پناہ بنا رہا ہے۔ چنانچہ اس مذہب نے اپنے متبعین کو سختی کیساتھ ہدایت کی ہے کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر مظلوم کے کام آئیں حتیٰ کہ جانوروں کیساتھ بھی اس مذہب نے محبت کے سلوک کی ہدایت کی ہے۔

کون نہیں جانتا کہ اسلام سے قبل دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ غلاموں کی زندگی گذار رہا تھا۔ اور پوری دنیا کے آقا اور مالک چند طاقتور افراد اور قبائل بنے ہوئے تھے۔ جن کے ہاتھوں باقی مخلوقِ خدا کے ساتھ ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہوتا تھا لیکن اسلام نے جلوہ گر ہونے کے بعد نہ صرف غلامی کو ختم کر دیا بلکہ غلاموں کو سہارا دیکر انہیں تخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہی تک پہنچا دیا۔ اور یہ اسلام کا اتنا بڑا احسان ہے۔ جسے دنیا کسی حالت میں بھی فراموش نہیں کر سکتی۔

خود یہودیوں کے ساتھ اسلام نے جس رواداری اور محبت کا ثبوت دیا ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ یہ بات کسی تاریخی شہادت کی محتاج نہیں ہے۔ کہ ظہورِ اسلام سے قبل عیسائی حکومتوں میں یہودی حیوانوں سے بھی بدتر زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے انہیں کسی ایک عیسائی ریاست میں بھی عام شہری حقوق حاصل نہیں تھے۔ چنانچہ عیسائیوں کی حکومتوں میں رہنے والا کوئی یہودی بھی اپنی عزت آبرو جان اور مال کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا۔ جب دنیا میں اسلام کا ظہور ہوا تو یہ صورتِ حال بالکل بدل گئی۔ اور چونکہ اس دور میں یہودی ہی سب سے زیادہ مظلومیت کی زندگی گذار رہے تھے۔ اس لئے اسلام کے ظہور کی بدولت انہیں ہی سب سے زیادہ فائدہ بھی پہنچا۔

اسلام نے اپنی دعوت کی بنیاد خدائے تعالیٰ کی وحدانیت پر قائم کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا یہ اسلامی تصور مذہب سے کہیں زیادہ مبنی نوعِ انسان اور انسانی معاشرہ کی اصلاح اور استحکام کے خیال پر مبنی تھا۔ اور اسلام خدا تعالےٰ کی وحدانیت کا اقرار کرانے کے بعد انسان کے ذہن کو اس طرف لے جانا چاہتا تھا۔ کہ جب پوری کائنات کا خالق اور مالک ایک ہی ہے۔ تو اس کے نام پر مخلوق کے درمیان نفرت اختلاف اور کشیدگی کا وجود باقی نہیں رہنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور اسلام کے وقت دنیا میں جو مذاہب موجود تھے انہوں نے کبھی مذہبی اختلافات سے بالاتر رہ کر صرف انسانیت کی بنیاد پر بنی نوع انسان کو متحد ہونے کی دعوت نہیں دی تھی بلکہ ان مذہبوں کے ماننے والے ایک دوسرے سے نہ صرف نفرت ہی کرتے تھے بلکہ مذہب کے نام پر دوسروں کو تکلیف پہنچانے کو ایک قسم کی عبادت اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بھی سمجھتے تھے۔ لیکن اسلام نے انسانیت کی بنیاد پر تمام انسانوں کی یگانگت کا نعرہ بلند کر کے بنی نوع انسان کے روبرو ایک نئی راہ کھولدی تھی۔

پھر اسی قدر نہیں کہ اسلام نے ایک روشن نظریہ ہی پیش کیا ہو۔ بلکہ اس نے اپنے ماننے والوں کا جو حلقہ قائم کیا تھا اس حلقہ نے اپنے عمل سے یہ بات ثابت کر دی تھی کہ اسلام کا یہ نظریہ عمل کی صورت بھی اختیار کر سکتا اور اس تعلیم سے ہر انسان کو خواہ وہ کسی مذہب، قوم یا ملک سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو۔ بے اندازہ فوائد پہنچ سکتے ہیں۔

اسلام نے انسانوں کی مساوات عمومی کا جو نظریہ پیش کیا تھا اس کے نتائج کا صحیح اندازہ ان ملکی فتوحات سے کیا جا سکتا ہے جو مسلمانوں نے تھوڑی سی مدت میں حاصل کر لی تھیں۔ ان فتوحات نے اسلامی مملکت کی حدود کو جنوب مغربی یورپ، شمالی افریقہ اور مشرقی افریقہ نیز مغربی اور وسطی ایشیا تک وسیع کر دیا تھا۔ اور اسلام کی ہمہ گیر مملکت میں ہر نسل اور ہر مذہب و قوم کے لوگ آباد تھے۔ لیکن مسلمانوں نے ان سب لوگوں کے مذہبوں کا احترام کیا تھا ان کے شہری حقوق کو نہ صرف برقرار رکھا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ان کے تحفظ کی یقین دہانی بھی کی تھی۔ اور اپنی علمی اور عملی ترقیوں میں ان سب لوگوں کے برابر کے حقوق مقرر کئے تھے اور چونکہ اس دور میں یہودی ہر جگہ مظلومیت اور ذلت کی زندگی بسر کر رہے تھے اس لئے انہیں مسلمانوں کی اس مذہبی حکمت عملی سے سب سے زیادہ فائدہ پہنچا۔

پھر اگر ہم ماضی کی طرف سے اپنی آنکھوں کو بند بھی کر لیں تب بھی ہم اسلام کے حسن سلوک سے انکار نہیں کر سکتے۔ بیسویں صدی بیداری جمہوریت کی صدی ہے۔ لیکن اسی صدی میں یورپ کے تقریباً تمام عیسائی ملکوں میں یہودی قوم پر جو مظالم توڑے گئے ہیں۔ ان کا اندازہ زار کے زمانہ کے روس اور ہٹلر کے زمانہ کے جرمنی میں پیش آنیوالے واقعات سے کیا جا سکتا ہے۔ اس زمانہ میں یورپ کے ملکوں میں یہودیوں کو غلاموں اور اچھوتوں سے بدتر سمجھا جاتا تھا۔ انہیں آبادیوں کے بدترین حصوں میں رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اور ان کے گھروں کو لوٹنا اور انہیں بے عزت کرنیکے لئے باقاعدہ طور پر پروگرام بنائے جاتے تھے اور یہودیوں پر "ظلم کا یہ طریقہ" پروگرم" کہلاتا تھا۔ لیکن اسی زمانہ میں کسی اسلامی ملک میں کسی ایک یہودی کو بھی مسلمانوں کے خلاف کوئی شکایت نہیں پیدا ہوئی۔ چنانچہ تمام اسلامی ملکوں میں امن اور عزت کی زندگی بسر کرتے رہے۔ اور آج بھی اطمینان اور عزت کیساتھ ان ملکوں میں آباد ہیں۔

دنیا کی تمام قوموں کیساتھ اسلام کا معاملہ احسان اور فائدہ بخشی کا معاملہ رہا ہے۔ اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں یہودیوں کو اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس حکمت عملی سے اس لئے سب سے زیادہ فائدہ پہنچا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مظلوم تھے۔ اس لئے اگر اسرائیل نے آج اسلام اور مسلمانوں کی اس فراخدلی کو نظر انداز کر دیا ہے تو یہ امر احسان فراموشی کے ایک زبردست واقعہ کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا۔ اور اس پر سب ہی یہودیوں کو شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے، جو ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ اور یہودی تو آج اسلام کی بدولت ہی دنیا میں زندہ اور برقرار ہیں۔ ورنہ نہ جانے اس مظلوم قوم کا کیا حشر ہو چکا ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا امتیاز

(سوامی وویکانند)

۸ اپریل ۱۹۶۸ء کے ہندی ہفت روزہ "شانتی شکتی" دہلی میں اس عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے "اسلام کی شریشٹھتا" سوامی وویکانند۔ پرستت کرتا شری راشٹر بندھو" حوالے کے لئے لکھا گیا ہے۔ "مہاپرشوں کی جیون گاتھاؤں سے ساہار اُدھرت" یعنی راشٹر بندھو صاحب نے سوامی وویکانند کے یہ افکار "مہاپرشوں کی جیون گاتھائیں" سے اخذ کیا ہے مضمون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوامی جی کی امریکہ کی کسی تقریر کا حصہ ہے (مؤلف)

ہر پیغمبر نے دنیا کو ایک نہ ایک سچا پیغام دیا ہے۔ جب ہم اس پیغام پر غور کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کے داعی مہاپرش کے سوانح زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس سچائی کی روشنی میں ہمیں اس کی ساری زندگی نمایاں نظر آتی ہے۔ مہاپرشوں کی بات ان کی زندگی کی سب سے بڑی تفسیر ہوتی ہے۔ اس کی روشنی میں ان کی زندگی کے ایک ایک واقعہ کی اہمیت ظاہر ہونے لگتی ہے۔

شاید تم پوچھو کہ اس کے مذہب میں کیا خوبی ہے۔ اگر اس میں خوبی نہ ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ اب تک زندہ کیسے رہتا؟ جو اچھا اور نفع بخش ہے وہی اس دنیا میں زندہ رہ سکتا ہے۔ باقی سب فنا کے بے کنار غار میں چلا جاتا ہے۔ جو نفع بخش ہے اسی کو بقا ہے۔ اس لئے وہی دائمی زندگی کا حقدار بھی ہوتا ہے۔ اور موجودہ زندگی کا بھی۔ موجودہ زندگی میں ناپاک اور بدکار کی زندگی کی مدت کتنی ہوتی ہے؟ کیا متقی زاہد اس سے زیادہ طویل العمر نہیں ہوتا۔ ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ زہد کی قوت ہی تقویٰ کی قوت ہوتی ہے۔ اگر اسلام میں کوئی خوبی اور کوئی پاکیزگی نہ ہوتی تو وہ آج تک زندہ کیسے رہ سکتا تھا؟ یقیناً اسلام میں کوئی اچھائی ہے۔ پیغمبر محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں مساوات کے پیغمبر تھے۔ وہ بنی نوع انسان خصوصاً مسلمانوں میں بھائی چارے کے مبلغ تھے۔

پیغمبر محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی زندگی کی مثال سے یہ دکھا دیا کہ مسلمانوں میں مکمل مساوات اور بھائی چارہ ہونا چاہیئے۔ ان کے دین میں ذات، برادری، طبقہ، نسل وغیرہ پر مبنی تفرقہ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

ترکی کا سلطان افریقہ کے بازار سے ایک حبشی غلام خرید کر اپنے ملک میں لاسکتا ہے۔ یہی غلام اگر اسلام قبول کرلے۔ اور ضروری اوصاف سے متصف ہو جائے تو اسے ترکی کی شہزادی سے عقد کرنے کا حق بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں کی اس رواداری سے اس ملک (امریکہ) میں نیگرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنتیوں اور ریڈ انڈین لوگوں کے ساتھ کئے جانے والے نفرت انگیز سلوک کا موازنہ تو کیجئے۔ ہندو بھی یہی کرتے ہیں اگر آپ کے ملک کا کوئی مذہبی مبلغ بھول کر کسی ہندو سناتنی کا کھانا چھو دے تو وہ اسے ناپاک کہہ کر پھینک دے گا۔

ہمارا فلسفہ اونچا اور روادار ہوتے ہوئے بھی ہمارا عمل، ہمارا طور و طریقہ، ہماری کمزوری کا مظہر ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے میں انتہائی ترقی پسند پاتے ہیں۔ ذات پات اور طبقہ کا امتیاز نہ کر کے سب کے ساتھ یکساں بھائی چارہ کا آدرش، یہی ہے اسلام کی عظمت اور اسی میں اس کی برتری ہے۔

ایک ماں اپنے بچے کو خواہ وہ کسی وضع میں ہو پہچان لیتی ہے۔ اگر کوئی عورت یہ نہیں کر سکتی تو یہ طے ہے کہ وہ اس بچے کی ماں نہیں ہے۔ اسی طرح تم میں جو لوگ کسی ایک خاص اوتار میں ہی حق اور ایشور کا جلوہ دیکھتے ہیں، اور دوسروں میں نہیں۔ ان کے بارے میں فطری نیز میرا فیصلہ یہی ہے۔ کہ وہ اوتار کے ایشوری حقیقت کو نہیں جانتے۔ ایسے لوگوں نے صرف کچھ الفاظ نگل لئے ہیں۔

—x—x—x—

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے غلامی کا انسداد کیا!

(مسٹر باسورتھ اسمتھ)

مسٹر باسورتھ اسمتھ ممتاز مستشرق گذرے ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب "محمڈ اینڈ محمڈن ازم" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کا ایک حصہ "اسلام اور غلامی" ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے کتاب "اعجاز التنزیل" سے لیا ہے

مسٹر باسورتھ اسمتھ لکھتے ہیں:۔

اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام نے غلامی کے بارے میں کیا کیا؟ اس بات پر غور کریں۔ اس میں شبہ نہیں نہیں کہ اس معاملے میں بھی ترقی اور پیش قدمی کی گئی ہے۔ بلکہ عورتوں کے بارے میں جو ضابطے بنائے گئے۔ ان کے مقابلے میں غلامی کے معاملے میں زیادہ پیش رفت کی گئی بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے غلامی کو بالکل نہیں مٹا دیا۔ کیونکہ ملک کی حالت کے اعتبار سے ایسا کرنا نامناسب تھا۔ اور نہ ممکن لیکن انہوں نے غلاموں کے آزاد کرانے کی ترغیب دلائی اور یہ ضابطہ مقرر کیا کہ جو قیدی مسلمان ہو جائے وہ آزاد سمجھا جائے اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کوئی آزاد غلام اس وجہ سے کہ اس نے محنت اور مشقت سے ایک سچی اور ایماندارانہ زندگی بسر کی ہے ذلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہیچ نہ سمجھا جائے۔ اور ان کے بارے میں جو غلامی کی حالت میں ہیں یہ حکم دیا کہ ان کیساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کیا جائے۔ آپ نے اپنے آخری حج کے خطبے میں جو آپ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے (ایک سال نہیں بلکہ چند ماہ پہلے مکہ میں۔ مولف) دیا تھا۔ فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم اپنے غلاموں کو ویسا ہی کھانا کھلاؤ۔ جیسا تم خود کھاتے ہو۔ اور ویسا ہی کپڑا پہناؤ جیسا تم خود پہنتے ہو۔ کیونکہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں۔ ان کو تکلیف دینا مناسب نہیں۔

پس وہ غلام جو قانون اور ایسی اعلیٰ درجے کی مذہبی تعلیمات و ہدایات کے تحفظ میں ہوں، وہ ان معنوں میں جو آج کل لفظ غلام سے سمجھے جاتے ہیں۔ غلام نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں یہ بات قابل غور ہے کہ وہ لفظ جس کا ترجمہ غلام کیا جاتا ہے۔ قرآن میں کہیں نہیں آیا ہے۔ جو لفظ قرآن میں آیا ہے وہ ہے مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (جو تمہارے دائیں ہاتھ کی ملکیت میں ہیں) جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جو ایک جائز شکل کی جنگ میں قیدی ہو کر آئے ہوں اور اس طرح اپنی آزادی سے محروم ہو چکے ہوں۔ ایسے قیدی اگر مسلمان ہو جاتے تھے تو ان کے بارے میں یہ حکم تھا کہ وہ آزاد کر دیئے جائیں۔ لیکن اگر وہ اپنے دین پر قائم رہتے تھے۔ تب بھی اپنے پیروؤں کو آپ کا حکم یہ تھا کہ تم انہیں اپنا بھائی سمجھو۔ انہوں نے فرمایا "جو مالک اپنے غلام سے مہربانی کرے وہ خدا کو محبوب ہوگا اور جو اپنے اختیار کو برے طور پر استعمال کرے یعنی غلام کو ستائے گا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان نے آپ سے سوال کیا۔ میرا غلام جو مجھے ناراض کرے۔ اس کو مجھے کتنی بار معاف کرنا چاہیئے؟ آپ نے جواب دیا۔ کہ ایک دن میں ستر بار محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک نیم متمدن ریاست کے فرماں روا کی طرح قیدی عورتوں کو بیوی بنانا جائز قرار دیا۔ لیکن وہ عورت جس سے اس صورت میں اختلاط ہو جائے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی اولاد سے جدا نہ کیجائے۔ اور نہ پھر وہ فروخت کی جائے۔ بلکہ مالک کے مرجانیکے بعد وہ آزاد سمجھی جائے۔ جیسے کہ امید کیجا سکتی ہے کہ یہ رحمدلانہ قانون حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے مشابہ ہے۔ لیکن سچ پوچھا جائے تو بہت سی باتوں کے اعتبار سے یہ اس سے بہتر ہے۔ بلکہ ایسا ہے کہ یورپ یا امریکہ جیسے ممالک نے بھی جن میں بردہ فروشی کا کاروبار رائج ہے ایسے قوانین اپنے دستور میں شامل نہیں کئے ہیں۔ جبکہ عیسائیت کی موج نے (عیسائیت کی نہیں بلکہ آزادی کی موج نے۔ مؤلف) غلامی کو بالکل ختم نہیں کر دیا۔ چنانچہ یہودیوں کی قوم کا ایک فرد جب غلام ہو جاتا تھا تو اس کے بارے میں حضرت موسیٰؑ کی شریعت کا یہ ضابطہ تھا۔ کہ وہ اپنی غلامی کی میعاد پوری کرے تو وہ آزاد سمجھا جائے۔ لیکن وہ عورت جس سے اس کے مالک نے اس کی شادی کر دی ہو۔ اولاد سمیت اس سے الگ کر لی جائے اور وہ سب غلامی میں رہیں۔ جو مسلمان آقا اپنے غلام پر بلا سبب ناراض ہو۔ اس کے لئے لازم ہے کہ اسے فوراً آزاد کر دے۔ اس کے برخلاف اگر کوئی یہودی اپنے غلام کو یہاں تک سزا دے کہ اسے جان سے مار ڈالے تو اس کے لئے محض ایک سزا کا حکم تھا۔ لیکن اگر وہ اس سزا کی حالت میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا دو دن زندہ رہے تو بالکل چھوڑ دیا جائے، جیسا کہ انجیل کے انگریزی ترجمے میں دہشت انگیز سخت الفاظ میں اس مفہوم کو یوں ادا کیا گیا ہے کہ غلام اپنے مالک کا مال ہے۔ یعنی وہ جسطرح چاہے اسے کام میں لائے۔ امریکہ کی ان ریاستوں میں جن میں غلامی جائز تھی۔ غلاموں کو کوئی آئینی حق حاصل نہ تھا۔ اگر کوئی مالک اپنی لونڈیوں سے اچھا برتاؤ کرتا تو یہ صرف اس کی انسانیت دوستی سمجھی جاتی تھی۔ نہ کہ اسلام کیطرح جس کے اندر مالک کے نہایت بااثر اور باوجاہت ہونیکے باوجود عدالت کو اختیار ہے کہ اس کو اپنے غلام پر رحم کرنے کے لئے مجبور کرے۔ ساری بنی نوع انسان کا خدا کی نگاہ میں برابر ہونا ایک ایسا اصول ہے، جس پر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہر موقع پر زور دیا ہے۔ اس طرح چونکہ یہ اصول غلامی کے بارے میں نسل ونسب کے امتیاز کو مٹا دیتا تھا اس نے غلامی کی ذلت کو بھی مٹا دیا۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نزدیک محنت وجفاکشی ذلت وحقارت کا موجب نہ تھی۔ اور ملک عرب کی رسم غلامی جس میں آپ کی مہربانی سے ماں باپ اور بچوں نیز رشتہ داروں کا ایک دوسرے سے الگ کیا جانا یکسر ممنوع تھا ہمیشہ برا کہلانے کی مستحق ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے غلامی ایک زیادہ مضبوط اور دیرپا رشتہ بن گئی۔ جو گھروں کے اندر دوسرے لوگوں سے خدمت لینے کے ان طریقوں سے جو دوسرے ملکوں میں رائج تھے۔ زیادہ برا نہیں تھا!!

(اعجاز التنزیل ص۲۸۱ تا ص۲۸۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا ارتقاء تاریخ عالم کا اعجوبہ

(مسٹر ایم۔ این۔ رائے)

مشہور سوشلسٹ انقلابی لیڈر اور فاضل محقق مسٹر ایم این رائے نے اسلام کی محیر العقول پیش رفت اور کامیابی کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "ہسٹاریکل رول آف اسلام" ہے۔ ذیل میں اس کا ایک باب درج کیا جا رہا ہے۔

اسلام کی یکایک ترقی اور محمدی مذہب کا (جو دراصل خدائی مذہب ہے) تھوڑے سے دنوں میں ساری دنیا پر چھا جانا انسانی تاریخ کا ایک دلکش باب ہے۔ تاریخ عالم کے اس باب کا عمیق مطالعہ ہندوستان کے اس نازک دور میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ مطالعہ علمی حیثیت سے بھی نہایت قیمتی ہے اور اس سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ بھی بہت قابل قدر ہوں گے۔ مگر ہم ہندوستانیوں کے لئے اور خاص کر ہندوؤں کیلئے سیاسی نقطۂ نظر سے اسلام کا تاریخی مقام اور انسانی تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں اسلام نے جو رول ادا کیا ہے اس کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

اس ملک میں پیغمبر عرب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کروڑوں ماننے والے آباد ہیں۔ بلکہ کسی ایک اسلامی ملک میں بھی اتنے مسلمان نہیں رہتے جتنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بشمول پاکستان) ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اس بات کے باوجود کہ مسلمانوں کو یہاں رہتے صدیاں گذر چکی ہیں۔ عام طور پر ان کو ایک باہری عنصر سمجھا جاتا ہے۔ یہ تعجب خیز اور افسوسناک تصور ایک تاریخی نتیجہ ہے مسلمان ابتدا میں حملہ آوروں کی شکل میں یہاں آئے۔ انہوں نے ملک کو فتح کیا اور کئی صدی تک یہاں حکمرانی کرتے رہے۔ فاتح اور مفتوح کا یہ پس منظر ہماری قوم کے لوگوں پر چھایا ہوا تھا۔ اور اس کی دھندلی سی یاد ان کے دماغوں میں محفوظ تھی۔ مگر اب اس فرسودہ ناخوشگوار تعلق کی یاد مشترکہ غلامی کے باعث (جو اب ختم ہو چکی ہے) بھولتی جا رہی ہے جس کا اثر مسلمانوں کے لئے بھی اتنا ہی تباہ کن ہے جتنا ہندو عوام کے لئے۔

اب مسلمان ہندوستانی قوم کے ایسے مکمل اور ناقابل تقسیم جزو بن گئے ہیں۔ کہ مسلم عہد حکومت کی تاریخ ہندوستانی تاریخ کہلاتی ہے۔ اور قومیت کا بڑھتا ہوا جذبہ ماضی کی المناک یادوں کو مٹاتا جا رہا ہے۔ موجودہ شرمناک صورت حال سے مضطرب ہونے والے ماضی کے روشن ایام سے قلبی تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسی کوشش نے ہندوستان کے مسلم حکمرانوں کو شاندار قومی لباس سے آراستہ کر دیا ہے۔

اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی ایک ہندو جو اکبری عہد کی خوش حالی پر نازاں اور شاہ جہاں کے فن تعمیر پر مفتخر نظر آتا ہے۔ آج بھی ان بادشاہوں کے ہم مذہبوں سے جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ کو تابناک اور روشن بنایا ہے۔ اس طرح بیگانہ دکھائی دیتا ہے۔ جیسے ان دونوں پڑوسیوں کے درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نہ پٹنے والی خلیج باقی ہے۔ ایک کٹر ہندو کے نزدیک ایک مسلمان چاہے وہ کتنا ہی عالی نسب ہو، کتنا ہی عالم فاضل ہو اور کتنی ہی وقیع تہذیبی زندگی کا مالک ہو ملیچھ۔ ناپاک اور وحشی ہے جو بُرے سے بُرے ہندوؤں کے سے برتاؤ کا بھی حقدار نہیں۔

اس عجیب و غریب صورت حال کا سبب وہ قدیم عناد ہے جو فاتح اور مفتوح کے اختلاف سے پیدا ہو گیا تھا۔ اور اب وہ سیاسی روابط ہیں جو اس عناد کے بعد پیدا ہوئے اور اب وہ ایک پرانی چیز بن گئے ہیں۔ مگر وہ عناد وجودوں میں جم گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے نہ صرف قومی اتحاد معدوم ہے بلکہ اسی کا اثر ہے کہ ہم تاریخ کو بھی وسیع النظری اور رواداری کیساتھ نہیں دیکھ سکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں مل سکتی جہاں ایک ہی ملک میں رہنے والے دو فرقے صدیوں تک ساتھ رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے اتنے بیگانہ رہے ہوں جتنے ہمارے ملک کے ہندو اور مسلمان ہیں۔ دنیا کے کسی بھی متمدن ملک کے لوگ اسلامی تاریخ سے اتنے جاہل اور مسلمانوں سے اتنے نفرت کرنیوالے نہیں جتنے ہندو ہیں۔ ہماری قومیت کے تصور کا سب سے بڑا عنصر روحانی اصول حکمرانی (Spiritual Supremacy) ہے اور اس گندی ذہنیت کا سب سے زیادہ مظاہرہ مسلمانوں کے خلاف کیا جاتا رہا ہے۔ پیغمبر عرب (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں عام طور پر جو خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ وہ حد سے زیادہ کذب بیانی پر مبنی ہیں۔ ایک اوسط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجے کا ہندو تعلیم یافتہ نہ تو اسلام کی انقلابی اہمیت سے واقف ہوتا ہے۔ آجکل اور نہ اس انقلاب کے زبردست تمدنی اثرات ہی کی قدر دانی کرتا ہے۔ آجکل اسلام کے بارے میں جو تصورات رائج ہیں وہ سراسر ناپاک مضحکہ خیز ہیں اور ان خیالات کو دور کرنا نہ صرف قومی اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ ہندوستان کے اس دشوار دور میں اسلام کی تہذیبی قدر و قیمت کو سمجھنا نہایت نتیجہ خیز اور ضروری ہے۔ عظیم مورخ گبن اسلام کی ترقی اور توسیع کے بارے میں لکھتا ہے:۔

ایک ایسا یادگار نوعیت کا انقلاب جس نے اقوام عالم کے طور و طریق پر ایک نیا اور دیرپا اثر چھوڑا۔"

جب بھی کوئی اس تیز رفتاری کا اندازہ کرتا ہے۔ جس سے عرب کے جوشیلے قبائل نے دنیا کی دو عظیم سلطنتوں کو اپنے قدموں میں گرالیا تو وہ دانتوں تلے انگلی دبا لیتا ہے۔ اپنی تلواروں کی نوک پر حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیغام امن کو اونچا کئے ہوئے پچاس برس بھی نہ گذرے تھے کہ ان کے ماننے والوں نے اگر ایک طرف سندھ و ستان کی سرزمین پر اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا تو دوسری طرف بحر اکاہل کے ساحل پر اپنا پرچم لہرا دیا۔ دمشق کے خلفاء اتنے بڑے خطہ زمین پر حکومت کرتے تھے جو نہایت تیز دوڑنے والے اونٹ پر پانچ مہینے کی مدت میں بھی بمشکل تمام طے ہو سکتا تھا۔ پہلی صدی ہجری کے اختتام پر مسلمان دنیا کے سب سے بڑے اور طاقتور حکمران تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر پیغمبر اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر معجزات پیش کرتا ہے۔ اس نقطۂ نظر سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان سے پہلے کے انبیاء سے برتر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اسلام کا پھیلاؤ تمام معجزوں سے بڑا معجزہ ہے آگسٹن کا عظیم رومن ایمپائر سات سو سال کے بہادرانہ کارناموں اور زبردست فتوحات کا نتیجہ تھا۔ پھر بھی وہ نصف صدی میں قائم ہونیوالی عربی حکومت کے برابر نہیں کہا جا سکتا۔ سکندر کی سلطنت خلفاء کی حکومت کا ایک معمولی حصہ تھی۔ وہ ایرانی سلطنت کے آہنی بازوؤں کا مقابلہ کرتا رہا۔ لیکن دس برس کے اندر وہ عربوں کے سامنے جھک گیا۔ آج موجودہ دور کا مورخ اسلام کی ترقی کے اس معجزے کا مداح دکھائی دیتا ہے

عرب میں نظم حکومت اور باقاعدہ تربیت یافتہ فوج یا مشترک سیاسی ترقی کے تصور کا وجود ہی نہ تھا۔ عرب سوداگر تھے۔ جنگجو تھے۔ شاعر تھے۔ تخیل پرست تھے۔ مگر سیاستدان ہرگز نہیں تھے۔ ان کو مذہبی وحدت اور استحکام پیدا کرنے والی طاقت کا علم ہی نہ تھا۔ وہ پست درجہ کے بت پرست تھے۔ مگر یہی گمنام وحشی ایک سو برس کے اندر دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے مالک بن گئے۔ انہوں نے شام اور مصر کو زیر نگیں کر لیا۔ ایران ان کے قدموں پر جھک گیا۔ وہ مغربی ترکستان اور پنجاب کے مالک ہو گئے۔ وہ روما اور بربر کی حکومت سے افریقہ چھین چکے تھے۔ گاتھ خاندان کے ہاتھوں اسپین لے چکے تھے۔ مغرب میں فرانس ان سے کانپتا تھا۔ قسطنطنیہ ان سے مرعوب تھا۔ ان کے سمندری بیڑے جو اسکندریہ اور شامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندرگاہوں میں تیار ہوئے تھے۔ یونانی جزیروں پر قبضہ کر چکنے کے بعد بازنطینی حکومت کے مقابلے کیلئے تیار کھڑے تھے۔ بربر اور ایران کے سوا کسی ملک نے ان کا سخت مقابلہ نہیں کیا۔ اور ان کو اس سہولت کے ساتھ فتح حاصل ہوتی گئی کہ آٹھویں صدی عیسوی کے اختتام پر یہ موضوع دماغوں میں چکر لگانے لگا کہ مسلمانوں کی قوت کا دفاع ممکن بھی ہے یا نہیں؟ بحر اطلانٹک اب اٹالین سمندر نہیں رہ گیا۔ بلکہ یورپ کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کی عیسائی ریاستوں کو ایک ایسی نئی تہذیب مقابلے کے لئے للکار رہی تھی جو ایک نئے ایشیائی مذہب کی پیداوار تھی۔

(ایچ۔ ار۔ ایل فشر کی تاریخ یورپ ص ۱۳۵)

یہ محیر العقول معجزہ کیسے ظہور میں آیا۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو مؤرخین کو آج بھی حیرت زدہ کر رہا ہے۔ علمی دنیا اس باطل نقطۂ نظر کو ٹھکرا چکی ہے کہ اسلام کی فتح رواداری پر مذہبی کٹر پن کی فتح تھی۔ اسلام کی عظیم اور حیرت انگیز کامیابی اس انقلابی کردار اور اس زبردست صلاحیت کے اندر پوشیدہ تھی۔ جس کے ذریعہ اس نے عوام الناس کو اس خرابیوں سے بھرپور ماحول سے نجات دلادی۔ جس میں وہ نہ صرف یونان اور روما بلکہ ہندوستان، چین اور ایران کی قدیم تہذیبوں کے زوال کے باعث پھنس گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان پر آفتابِ اسلام کی ضو ریزی

(مسٹر جے۔ سی۔ چٹرجی)

پروفیسر جے۔ سی۔ چٹرجی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے استاد تھے۔ انہوں نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے تاریخی سالانہ اجلاس میں اپنا ایک انگریزی مقالہ پڑھا تھا۔ جس کا عنوان تھا "ہندوستان کو اسلام کی دین" اس کا ترجمہ قاضی اشتیاق حسین قریشی ایم۔ اے پروفیسر اسٹیفنس کالج دہلی نے کیا تھا۔ جو ماہنامہ "ایمان" دہلی میں شائع ہوا تھا۔ ہم ذیل میں اس کے کچھ حصے نقل کر رہے ہیں

اسلام کا آغاز اور اس کا پھیلاؤ نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں بنی نوع انسان کی تاریخ کا حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ اتنا حیرت انگیز کہ اس کے بارے میں یورپ کے ایک پروفیسر وسینٹ اسمتھ کا جس نے اس موضوع پر ایک مقالہ بھی لکھا ہے حسب ذیل خیال ہے:۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین انتہائی سرعت کے ساتھ پھیلا اور جس عجیب رفتار سے ان کے پیرو حکومت کے اعلیٰ مقام پر پہنچے وہ تاریخ کے حیرت ناک واقعات بلکہ معجزات میں سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان محیر العقول اور تعجب انگیز واقعات کا اگر کوئی خشک اور معمولی سبب بیان کیا جاتا ہے تو دل کو اطمینان نہیں ہوتا۔ لیکن تاریخ میں ایسے عجیب و غریب واقعات کا بیان کم نہیں ہے۔ جن کا اب تک کوئی سبب نہیں دریافت ہو سکا۔ اور ہم کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ماضی اور حال کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو انسان کی عقل میں نہیں سما سکتیں۔

یہ سچ ہے۔ کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو انسان کی عقل سے باہر ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ انسان کا آغاز اور اس کا پھیلاؤ نہایت حیرت ناک اور اعجوبہ واقعہ ہے۔ لیکن اگر اسے روحانی نقطۂ نظر سے دیکھو تو اس کا سمجھنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہر موضوع کی طرح تاریخ بھی دو مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے پڑھی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک مادی زاویہ نظر ہے اور دوسرا روحانی۔ اسلام کے ارتقاء اور توسیع کے جو مادی اسباب بیان کئے جائیں گے وہ ہمیشہ غیر تشفی بخش ہوں گے۔ لیکن روحانی اسباب سے صورت واقعہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے گی۔ اور میں بھی کوشش کروں گا کہ آپ کو اچھی طرح سمجھاؤں۔

بھارت میں اسلام کے نشر و اشاعت کے موضوع پر گفتگو کرنے سے پہلے ایک ایسے سلسلے میں کچھ کہنا جس کا آپ کو بہت اچھی طرح علم ہے یعنی اسلام سے پہلے عرب اور اس کی ہمسایہ ریاستوں کی حالت مختصر طور پر بیان کرنا ضروری ہے۔ آپ کو عرب کی حالت اچھی طرح معلوم ہے کہ کس طرح بہت سے بتوں کی پرستش کرتے تھے یہاں تک کہ یہودی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایل" یا "ایلوہیم" کو پوجتے تھے۔ جس کا ترجمہ خدا اور (صیغہ جمع ہیں) معبود دونوں ہے۔ آپ کو اخلاقی حالت اور اس کے زوال کا بھی علم ہے۔ لیکن صرف عرب ہی وہ قوم نہیں تھے۔ جو روحانی زندگی کے اس پست مقام پر پہنچ چکی تھی۔ عرب کے پڑوس میں مشرق کی طرف فارس اور مغرب اور شمال کی طرف رومن حکومت تھی۔ ان دونوں ملکوں کے باشندوں کی حالت بھی جہاں تک اخلاق اور روحانیت کا سوال ہے بہت خراب تھی۔ ایرانی زردشتیوں میں دو خداؤں کا اعتقاد تھا۔ یعنی ایک خدا اور ایک اس کا مقابل۔ ایک برائی کا خالق اور دوسرا بھلائی کا۔ عیسائیوں میں ایک ایسا اعتقاد تھا جس کے مطابق وہ تین خداؤں کی پرستش کرتے تھے۔ رومی بھی زیادہ تر عیسائی تھے۔ اور یہودیوں میں بھی اسی طرح اصل دین روبہ زوال تھا۔ یہ تھی دنیا کی حالت۔ اور اس تاریک عہد میں آپ کے عظیم الشان اور برگزیدہ پیغمبر جلوہ افروز ہوئے جو خدائی روشنی کے مظہر تھے یہ عظیم پیغمبر جو اپنے روحانی جلال اور شوکت و عظمت کے نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا تھا نہایت سادا زندگی بسر کرتا تھا اور ایک خدائی عشق کے سوا سارے علائق سے آزاد ہو چکا تھا۔ وہ اس دور کی تمام تاریکیوں کے سامنے اس طرح کھڑا ہوا گویا تیکی مجسم ہو کر ساری دنیا کی برائیوں کے خلاف احتجاج کر رہی ہو۔ جیسے آپ محبت خداوندی میں مستغرق رہ کر سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ویسے ہی آپ کے سچے جانشین بھی تھے۔ کیونکہ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ آپ کے دیندار خلفا نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ وہ وسیع مملکت کے فرماں روا تھے۔ ان کی زندگیاں اس روحانی حوصلہ مندی، اللہ سے اس خدا کارانہ عشق کے سبب یہ فطری بات تھی کہ ان کے خیالات ایرانی اور رومی مملکت کے گوشے گوشے میں پھیل گئے لیکن جب ہندوستان کے بارے میں گفتگو آتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ آٹھویں صدی عیسوی میں عربوں نے سندھ کو فتح کر لیا۔ تو اس کا کیا سبب تھا؟ ہندوستان کی حالت کیا تھی۔ یہ تو شاید کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان میں عرب جیسا شرک تھا۔ ہندوستان میں خدا کی توحید کا اعلان صدیوں پہلے ہو چکا تھا، ویدوں اور اپنشدوں کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں ماقبل تاریخ ایشور کی یکتائی کا اعلان ہو چکا تھا۔ اگرچہ ہندوستان میں دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی۔ لیکن ان کے بارے میں وہی تخیل تھا جو مغربی مذہبوں کا فرشتوں کے بارے میں تھا۔ ہاں شاید بیحد ان پڑھ اور نیچ ذاتوں اور قوموں میں دیویوں کی پوجا آخری اور اعلیٰ معبودوں کی شکل میں ہوتی تھی۔ لہٰذا دیویوں کی پوجا اسی طرح کا شرک نہ تھا جو عربوں اور دوسرے سامی فرقوں میں رائج تھا۔ جو اپنے معبودوں کو مختار کل تصور کرتے تھے۔ (بہرحال ایک اعلیٰ مقتدر کل ہستی کا تصور عرب وغیرہ ملکوں میں بھی تھا۔ اور اسلام ہر طرح کے شرک کو شرک ہی قرار دیتا ہے۔ خالص توحید کا علمبردار ہے مولف)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان میں داخل ہونے سے اسلام کو کون سی خدائی مرضی پوری کرنی تھی۔ اس سوال کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ کہ اس زمانے کے ہندوستان کا مطالعہ کیا جائے ، اس وقت یہاں کیا حالات تھے؟

اسلام ہندوستان میں آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز یعنی ۷۱۲ء میں داخل ہوا ، شہنشاہ ہرش کی موت کو ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا اور اس عہد کے بارے میں ہمارے پاس ایک چینی سیاح ہیوان سانگ کی گواہی موجود ہے۔ اس سیاح نے اس وقت کے ملک کی جو حالت بیان کی ہے ، دوسرے ذرائع سے بھی اس کی توثیق ہوتی ہے۔ ان حالات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان ایک خدا کی پرستش کرتا تھا کیونکہ یہاں ایک خدا کا اعلان صدیوں پہلے ہو چکا تھا ، اگرچہ بھارت باسیوں کو اعلیٰ ترین روحانی صداقتوں کی تعلیم دی جا چکی تھی۔ پھر بھی ہندوستان کی پرستش گاہیں نہایت مذموم جادو کے اڈے بنی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد جے۔ سی۔ چٹرجی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور یورپ کے علما بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں فرانسیسی عالم اوسنی کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی جادو کرنا ممکن ہے۔ اس کے بعد آپ لکھتے ہیں :۔

ایک چیز تو یہ تھی جس کا میں نے ذکر کیا یعنی جادوگری۔ اس وقت ملک میں بودھ مٹھ بڑی تعداد میں تھے اور ان میں سے بیشتر اسی طرح جادو کا اڈا تھے۔ جس طرح آجکل تبت میں لاماؤں کی رہائش گاہیں ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا مجھے بھی کچھ تجربہ ہے۔ جب میں نے مغربی تبت کا دورہ کیا تو وہاں مجھے کچھ ایسے لوگوں سے ملنے کا تجربہ ہوا جو جادو کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ تو اچھے آدمی تھے لیکن کچھ ایسے تھے جو اپنی صلاحیت کو بُرے مقاصد میں استعمال کرتے تھے۔ مدعا یہ کہ آٹھویں صدی عیسوی کے مٹھ جادو کا مرکز بن گئے تھے۔ صرف یہی نہیں۔ ان مٹھوں کے بیراگی اور سادھو بھکشو شہوت پرستی میں حیوانوں سے بھی زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔

ہیوان سانگ جس نے ہندوستان میں مسلمانوں کے ورود سے تقریباً نصف صدی پیشتر سندھ کا سفر کیا تھا۔ بیان کرتا ہے کہ سندھ کے مٹھوں میں دس ہزار بھکشو تھے۔ یہ لوگ زیادہ تر بدکاری اور شہوت رانی میں مصروف تھے۔ یہی نہیں بلکہ ان لوگوں نے ملک میں بودھ مت کا ایک رذیل اور مذموم ایڈیشن یعنی ایک ایسی مادہ پرستی رائج کی تھی جس میں ہر روحانی چیز کا انکار کیا جاتا تھا۔ حالانکہ بدھ نے یہ تعلیم نہیں دی تھی۔ میں نے بدھ مذہب کی کتابیں اصل پالی زبان میں پڑھی ہیں۔ اور مجھے اس مادہ پرستی کا پتہ بدھ کی تعلیمات میں کہیں نہیں ملا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھ مذہب کے پیروؤں نے یہ نظریہ بعد کو وضع کر لیا۔

جہاں تک برہمنوں کے پیروؤں کا سوال ہے۔ ان میں بھی بہت رذالت اور اخلاقی مفاسد موجود تھے۔ یہی نہیں بلکہ ان میں کبر و نخوت، نفرت و عناد اور تعصب اس کثرت سے موجود تھا۔ کہ آپ کو یقین نہ آئے گا۔ ذات پات کے ایسے اصول و ضوابط رائج تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے تحت لوگ کافی ستم برداشت کرتے تھے۔ ان باتوں کے علاوہ حکمراں راجاؤں میں بجز باہمی کشاکش۔ رقابت اور خانہ جنگی اور کوئی خوبی باقی نہ تھی۔

سندھ کے باشندوں پر حکمراں طبقہ جس طرح مظالم کرتا تھا۔ اس کے بارے میں میں ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ اس زمانے میں سندھ موجودہ دور کے مقابلے میں کہیں زیادہ آباد اور خوشحال ملک تھا جو آج کے پورے دریائے سندھ کی وادی میں پھیلا ہوا تھا

لین پول (میڈیول انڈیا) میں لکھتا ہے:

"سندھ کے ہندو حکمرانوں نے ان پر (یعنی اپنی رعایا پر) بہت تشدد کیا تھا اور جاٹ اور میو اور دوسری اقوام حملہ آوروں کے طرفدار ہو گئے تھے اس طرح فتح کرنے کا کام جیسا کہ سندوستان میں زیادہ تر ہوا ہے اہل ملک کے باہمی جھگڑوں، جنگوں اور نسلی و مذہبی تنازعات کی وجہ سے آسان ہو گیا۔"

ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس زمانہ سے پہلے بھارت میں بہت بڑی بڑی حکومتیں تھیں۔ مہا بھارت کا زمانہ تو بہت قدیم ہے اشوک کی حکومت سارے ہندوستان پر چھائی ہوئی تھی۔ کابل سے لے کر گوداوری تک اس کی سرحدیں پھیلی ہوئی تھیں۔ گپت خاندان کے عہد حکومت میں بھی ہندوستان بہت وسیع تھا۔ مہاراجہ ہرش کی حکومت بھی بہت طاقتور تھی۔ لیکن اس کے بعد حکمرانوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھوٹ پڑ گئی۔ اور ہر جگہ لڑائی جھگڑے اور باہمی عدم اعتماد کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ باہمی کشمکش کے بارے میں آپ کے سامنے البیرونی کی کتاب کا ایک دلچسپ حصہ سنا سکتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ لیکن مجھے اس کی کتاب دستیاب نہ ہو سکی۔ اس سے معلوم ہو جاتا کہ برہمنوں اور ان کے پیروؤں میں کتنی تنگدلی تھی ان لوگوں کے گروہ سے جو شخص الگ ہوتا تھا۔ اسے وہ ناپاک سمجھتے تھے اور اچھوتوں جیسا برتاؤ کرتے تھے۔ لہٰذا لازمی تھا کہ خدا ان کو اس کی سزا دیتا۔ لیکن اس سے پہلے بھارت میں ایسا نہ تھا۔ سنہ عیسوی کے آغاز میں پالونیس جو ٹیانا جو یونان کا باشندہ تھا۔ ہندوستان آیا تھا۔ اگرچہ یونانی ہونے کی وجہ سے وہ یَوَن یا ملیچھ تھا۔ قدیم زمانے کے ہندو غیر ملکیوں کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ پھر بھی اسے تکچھ شلا کے قدیم ہندو شہر کے مندر میں ٹھہرایا گیا۔ آثارِ قدیمہ کے محکمہ نے اس مندر کو کھود کر انکشاف کیا ہے۔ کہ اپالونیس کے مورخ نے جس مقام کی نشاندہی کی ہے اسی مقام پر یہ مندر نکلا ہے۔ اس زمانہ میں ہندوؤں اور غیر ہندوؤں میں شادی بیاہ کا تعلق بھی رائج تھا۔ مثال کے طور پر آپ سب کو معلوم ہے کہ چندر گپت نے سلی کیوسکا ٹر (یونانی بادشاہ) کی لڑکی سے شادی کی تھی۔ حالانکہ وہ یونانی تھا۔ جب تک ہندوستان میں فراخدلی تھی تب تک ہندوستان کا دوسروں کے ساتھ برادرانہ برتاؤ رہا۔ اور ہندوستان ترقی کرتا رہا۔ لیکن جب ہندوستان گھمنڈی ہو گیا اور دوسروں کو پست اور قابلِ نفرت سمجھنے لگا۔ تو اس کا زوال شروع ہو گیا۔ اور جب زوال شروع ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو صورت حال ہر اعتبار سے نہایت ناقص تھی۔ ان تمام نقائص کا ازالہ ضروری تھا۔ لیکن یہ کس طرح ممکن تھا۔ ایسے لوگوں سے دنیا کو نجات دلانے کے لئے ہمیشہ تین طریقے رہے ہیں۔

اس کے آگے پروفیسر جے۔ سی۔ چٹرجی نے یہ بتایا ہے کہ ان خرابیوں کے ازالے اور انسداد کے لئے تین قسم کی خدائی تدابیر ظہور میں آتی ہیں۔ ان میں سے تیسری قسم کے بارے میں آپ لکھتے ہیں۔

"تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دھرم کے اوپری لباس سے دماغ کو ہٹا کر اسے ایک بڑے مرکز پر لگا دیا جائے۔ یعنی صرف سارے عالم کے خالق و مالک ایک خدا پر ایمان و اعتقاد لانے پر زور دیا جائے۔ اسلام نے اسی طریقہ کو اختیار کیا۔ اس لئے کہ اسلام سب سے پہلے سندھ میں آیا جہاں روحانی اور اخلاقی مفاسد کا سب سے زیادہ زور تھا۔ لیکن کیا عرب فاتحین نے ان سارے مندروں کو جو اس کے راستے میں پڑے ڈھا دیا۔ کیا انہوں نے مکانوں کو مسمار کر دیا۔ کیا انہوں نے شہروں کو بلا سبب جلا دیا۔ نہیں سندھ کے بارے میں عرب فاتحین کے حالات پڑھو۔ اس میں شک نہیں کہ جنگ میں کچھ نہ کچھ تو نقصانات ضرور ہی ہوتے ہیں۔ ایک ہی مذہب کے ماننے والے دو گروہ باہم لڑ جاتے ہیں۔ تب بھی یہ حالات رونما ہوتے ہیں۔ لیکن سندھ میں کوئی مار و اتباہ کاری نہیں ہوئی۔ اس کے برخلاف فاتح کو سخت تاکید تھی کہ مندروں کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے۔ برہمنوں اور دوسرے ہندوؤں کو حکومت کے اونچے مناصب پر فائز کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں میں اچھے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے۔ میں تمہیں ایک اور حوالہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ جس سے تمہیں میرے بیان کی صداقت کا یقین ہو جائیگا۔ لین پول لکھتا ہے

"مسلمانوں کی حکومت جو ملتان میں قائم تھی۔ رواداری تھی اور کفایت شعاری شہر اور دیہات کے باشندے سے اپنے خراج اور محاصل وصول کرنے والے خود ہی منتخب کرتے تھے۔ یتیموں کی حفاظت کی جاتی تھی۔ اور ان کو بڑے بڑے عہدے دیئے جاتے تھے۔ فاتح کے وہ احکام جو اس نے اپنے افسروں کو دیئے تھے مناسب اور محبت آمیز تھے۔ سرکاری فرمان تھا کہ پرجا اور حکمرانوں کے درمیان انصاف اور ایمانداری سے معاملہ کیا جائے۔ اگر تقسیم ہو تو برابر حصے میں ہو۔ اور ٹیکس اتنا ہی لگایا جائے جو ادا کرنے کے لائق ہو۔ آپس میں مل جل کر رہو۔ اور لڑائی نہ کرو۔ کہ اہل ملک کی دلآزاری ہو"

آخری جملے کو غور سے پڑھو۔ عرب فاتح اپنی قوم اور اپنے ماتحت لوگوں کو حکم دے رہا ہے کہ وہ متحد رہیں۔ آپس میں لڑائی نہ کریں کہ رعایا کو تکلیف ہو۔ حکمران کو صرف اس بات کا خیال ہے کہ رعایا جو زیادہ تر ہندو ہے تباہ نہ ہو۔ سندھ کے عرب فاتح کی یہ پالیسی تھی کہ یہاں برائے نام بھی ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی جس سے یہ معلوم ہو کہ جائز اور ناجائز کا امتیاز کئے بغیر اندھا دھند تباہی و بربادی کی جاتی رہی ہو بلکہ اس کا جگہ فراخدلانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ حکمران کی امداد و معاونت کے لئے ملک کے اعلیٰ دلوں اور دماغوں کو استعمال کیا جاتا تھا۔ رعایا کو تقریباً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود مختاری حاصل تھی۔ اس لئے خراج وصول کرنیکے لئے دعایا بطور خود محصل چنتی تھی جس کو یہ ہدایت تھی کہ جس سے ٹیکس وصول کریں اسکی طاقت اور اہلیت کے مطابق ہی وصول کریں۔ یہ سب باتیں جو میں آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ عام طور پر لوگوں کو معلوم ہیں۔ میں ان کو صرف نئے پیرائے میں بیان کر رہا ہوں۔ اور ان کی اہمیت کو ایک نئے انداز سے واضح کر رہا ہوں۔ بہت سی درسگاہوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ کہ اسلام بیان تباہی و بربادی پھیلانے آیا۔ میں ایک ہندو کی حیثیت سے اس سے متفق نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ یہ ثابت کروں کہ اسلام نے صرف تخریب ہی نہیں کی تعمیر بھی کی ہے لیکن اسلام نے بصورت تعمیر جو خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے بارے میں میں پھر کبھی عرض کروں گا۔ لیکن اس تخریب میں بھی جو اسلام نے کی خدائی ہاتھ کی کارفرمائی تھی۔ کیونکہ لوگ ظالم بن گئے تھے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ بھارت میں دھرم اسفل ترین سحر اور جادو کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ یہ غالباً پہلا موقع ہے جب تاریخ کے طالب علموں کا دھیان اس پہلو کی طرف مبذول کرایا جا رہا ہے۔ غرض یہ کہ مجھ کو یقین ہے کہ اسلام کا مقصود بھارت سے جادو کی وہم پرستانہ لعنت کو دور کرنا تھا۔ لیکن پہلے فاتح نے اس کے لئے دھیرے دھیرے کوشش شروع کی۔ صورت حال کو ایک عرصہ تک اسی شکل میں چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بہت عرصہ بعد کی حالت کا بیان کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لین پول ایک جگہ لکھتا ہے:۔

"عرب نو واردوں نے ملتان اور میسورہ کے نئے شہر میں جسے فاتح کے بیٹے نے جنوبی علاقے میں آباد کیا تھا۔ حکمران خاندانوں کی بنیاد ڈالی اور جب دسویں صدی عیسوی میں مسعودی نام کے سیاح نے اس ملک کا مشاہدہ کیا تو اس پر خاندان نبوت کی حکمرانی تھی۔ کچھ دنوں بعد ابن ہیکل نے سندھ کی سیاحت کی تو یہاں عربی اور سندھی زبان کو رائج پایا۔ اور مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان محبت اور رواداری کے تعلقات قائم تھے۔"

یہ بات خاص طور پر ملحوظ رہے کہ بھارت میں سب سے پہلے اسلام کی آمد آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں ہوئی۔ اور جب غور کے باشندوں نے بھارت کو مفتوح بنایا تھا۔ غزنی کے حکمران نے ملک پر حملہ کیا تو پورے تین سو برس گذر چکے تھے۔ اس میں کیا راز تھا؟ ایک ہندو کی حیثیت سے مجھے اس میں خدائی طاقت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ اسلام نے پہلی بار اس ملک میں ایک فراخ دل دوست اور ایک خدائی انتباہ کی شکل میں ظہور کیا۔ سندھ میں اسلام ہندوؤں کے لئے انتباہ کی ہی شکل میں قائم رہا۔ سندھ کے مسلمان گویا خدا کی طرف سے بآواز بلند اس پیغام کے مظہر تھے۔ کہ ہندو خانہ جنگی۔ خوں ریزی بدکرداری اور بدعملی کو چھوڑ دیں اور اپنے قدیم اور حقیقی مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روحانی زندگی کی طرف مراجعت کریں۔ لیکن ہندوستان نے اس آواز پر بالکل توجہ نہیں دی۔ اس کے برخلاف وہ شادیانے بجاتا ہوا موت کی طرف دوڑتا رہا۔ ان تین سو سالوں میں حکمرانوں کے درمیان خیر سگالی نہیں قائم ہوئی نہ روحانی زندگی میں کوئی ترقی ہوئی۔ اس لئے بھارت کے تمام عظیم ہادی و پیشوا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مسلم عہدِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ رامانند۔ رامانج۔ چیتنیہ۔ نانک وغیرہ سبھی ہندو پیشواؤں نے اسلامی عہدِ حکومت میں آنکھیں کھولیں۔ مسلمانوں کے پہلے کوئی ایسا شخص نہیں پیدا ہوا۔ جس نے ہندوؤں کو دوبارہ مذہب کا پیغام دیا ہو۔ شنکر اچاریہ نے غالباً اس وقت ہندوستان کو راہ راست کی روشنی دکھائی۔ جب کہ یہ زوال شروع نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ مغربی نقطۂ نظر کے جدید مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ وہ سنہ عیسوی کے آغاز میں اس دنیائے فانی میں تعلیم دیتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ تین سو سال تک یہ تنبیہ جاری رہی۔ لیکن کسی نے کچھ دھیان نہ دیا۔ ہندوستان تباہی کے راستے پر سرپٹ دوڑتا رہا۔ ضروری تھا کہ بھارت کے کان گرم کئے جاتے اور ذرا تلخ سبق پڑھایا جاتا۔ دماغ ٹھیک کرنے کے لئے لازمی تھا۔ کہ بھارت کے سر پر ہتھوڑے کی چوٹ پڑے اور یہ چوٹ غزنی اور غور کے حملہ آور تھے۔ ہندوستان کو جگانے کی کوئی اور صورت ہی نہ تھی۔ مجھے یقین ہے کہ ہندو مندروں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسمار کرنے کے لئے جہاں جادو کا زور تھا۔ وہاں محمود خدائی مشیت کا مظہر بھی تھا۔ ممکن ہے کہ اسے یہ معلوم ہو یا نہ معلوم ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ ہندوستان میں خدا کا بھیجا ہوا تھا۔

ہندو ہونے کی حیثیت سے میرا یقین ہے۔ کہ ہر چیز کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ میرا یہ یقین ہے کہ دنیا میں خدا کے علم و ارادہ کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔ اور نہ بغیر اس کی منظوری اور مرضی کے کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو یقین ہے۔ کہ خدا ہے اور تمام کام اس کی مرضی سے ہوتے ہیں۔ تو یہ مندر اگر واقعی اچھے تھے تو اس نے ان کو کیوں تباہ ہونے دیا۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ یہ مندر اچھے نہ تھے۔ اس لئے تین سو برس کی تنبیہ کے بعد وہ دنیا سے مٹا دیئے گئے اور جب اسلام حکمران کی شکل میں ہندوستان آیا۔ تو ملک ایک بار پھر متحد ہو گیا۔ اور ان مرکزوں میں سے زیادہ تر جادو کی لعنت سے پاک ہو گئے۔ اور ملک کی حالت بالعموم سدھرنے لگی۔ میرا خیال ہے کہ تاریخ کے تمام طلبہ ان واقعات و حقائق کو تسلیم کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افریقہ میں فروغ اسلام کے اسباب

(مہاتما گاندھی)

اسلام اپنے نہایت وسیع عہد میں بھی غیر روادار مذہب نہیں تھا بلکہ ساری دنیا اس کی تعریف کر رہی تھی۔ اس وقت جب ساری دنیائے مغرب تاریکی میں روپوش تھی۔ مشرقی افق سے ایک درخشاں ستارا چمکا۔ جس نے بے چین دنیا کو روشنی اور امن و راحت کا پیغام دیا۔ اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے۔ ہندوؤں کو بھی اس کا اسی طرح مطالعہ کرنا چاہیے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر وہ بھی میری ہی طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

میں پیغمبر اسلام (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب میں نے کتاب کا دوسرا حصہ بھی ختم کر لیا تو مجھے افسوس ہوا کہ اس عظیم الشان مقدس زندگی کا مطالعہ کرنیکے لئے اب میرے پاس اور کوئی کتاب موجود نہیں تھی۔ اب مجھے پہلے سے بھی زیادہ اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ تلوار کی طاقت نہیں تھی جس نے دنیا میں اسلام کے لئے فتح و کامرانی کا راستہ کشادہ کر دیا بلکہ یہ اسلام کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سادہ زندگی، آپ کی بے غرضی و بے نفسی، وفائے عہد اور بے خوفی تھی۔ آپ کا اپنے دوستوں اور پیروؤں سے محبت اور شفقت کا برتاؤ اور خدا پر اعتماد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور توکل تھا۔ یہ تلوار کی قوت نہیں تھی۔ بلکہ یہی سب خوبیاں تھیں جس سے تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں اور آپ نے تمام دشواریوں پر فتح حاصل کر لی۔

مجھ سے کسی نے کہا تھا کہ جنوبی افریقہ میں جو یورپین آباد ہیں وہ اسلام کی اشاعت و ترقی سے کانپ رہے ہیں۔ اسی اسلام سے جس نے اسپین کو تہذیب کی دولت بخشی۔ اسی اسلام سے جس نے مراکش میں روشنی پھیلائی اور دنیا کے رہنے والوں کو بھائی بھائی بن جانے کی تعلیم دی بے شک جنوبی افریقہ کے یورپین اسلام سے ڈرتے ہیں لیکن دراصل وہ اس بات سے ڈرتے ہیں۔ کہ اگر افریقہ کے قدیم باشندوں نے اسلام قبول کر لیا تو سفید فام قوموں سے برابری کا حق مانگنے لگیں گے۔

آپ ان کو ڈرنے دیجئے۔ اگر بھائی بھائی بننا پاپ ہے۔ اگر وہ اس بات سے پریشان ہیں۔ کہ ان کا نسلی غرور باقی نہ رہ سکے گا۔ تو ان کا ڈرنا فطری ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اگر ایک زولو عیسائی ہو جاتا ہے۔ تو وہ سفید فام عیسائیوں کے برابر نہیں ہو سکتا۔ لیکن جیسے ہی وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی وقت وہ اسی پیالے میں پانی پیتا ہے۔ اور اسی طشتری میں کھانا کھاتا ہے۔ جس میں کوئی اور مسلمان پانی پیتا یا کھانا کھاتا ہے

تو اصل بات یہ ہے جس سے یورپین کانپ رہے ہیں!

(جگت بہرسٹی صـ۲)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریک براعظم میں روشنی کس نے پھیلائی

(مسٹر آئزک ٹیلر)

مسٹر آئزک ٹیلر انیسویں صدی عیسوی کے ایک مشہور یورپین عالم اور کینن کے عہدہ پر فائز تھے۔ جو لیشپ کی طرح ایک اعلیٰ مذہبی عہدہ ہے انہوں نے افریقہ میں اسلام کی ترقی کے بارے میں بولور ہیمپٹن کی چرچ کانگرس کے سامنے ایک مقالہ پڑھا تھا۔ اور جو سینٹ جیمس گزٹ لندن ۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء میں چھپا۔ کینن ٹیلر اس مضمون کے شروع میں لکھتے ہیں۔

ہم کو یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ اسلام دنیا کے ایک بڑے حصہ پر ایک واعظانہ مذہب کی حیثیت سے مسیحی مذہب کی نسبت زیادہ کامیاب ہے، نہ صرف بت پرستی چھوڑ کر اسلام پر ایمان لانیوالے، عیسائی مذہب پر ایمان لانیوالوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ بلکہ دراصل بعض ملکوں میں عیسائی مذہب اسلام کے سامنے سے ہٹتا جا رہا ہے اور مسلمان قوموں کو عیسائی مذہب میں داخل کرنے کی کوششیں بالکل ناکام ثابت ہوتی جا رہی ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ ہم وہاں اپنے قدم نہیں جما سکتے۔ بلکہ ہم اپنے آپ کو بچانے میں بھی کامیابی نہیں حاصل کر سکتے۔ اس وقت اسلام مذہب مراکش سے جاوا تک اور زنجبار سے چین تک پھیلا ہوا ہے اور وسط افریقہ میں نہایت تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام بحر اوقیانوس سے خط استوا تک پھیلا ہوا ہے اور بڑی تیزی سے جنوب تک بڑھتا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں مغربی تہذیب جو ہندو مذہب کو دور کر رہی ہے۔ وہ اسلام کے لئے ایک راستہ تیار کر رہی ہے ساڑھے پچیس کروڑ میں سے پانچ کروڑ آدمی ہندوستان میں اس وقت مسلمان ہیں۔ اور افریقہ میں آدھے سے بھی زیادہ ہیں۔ عیسائی مذہب جتنا کچھ بھی ہے۔ اپنی گرفت میں اچھی طرح مضبوط نہیں ہے اور وہ ہندوستان اور افریقہ دونوں ملکوں میں اسلام کے مقابلے میں ہٹتا جا رہا ہے۔ افریقہ کے حبشی جو نام کے عیسائی ہیں۔ ادبی ازم (بھوت پریت اور خیالی چیزوں کی پوجا) کو اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ افریقہ کی کوئی قوم جو ایک بار اسلام قبول کر لیتی ہے وہ پھر کبھی مورتی پوجا یا عیسائی مذہب قبول نہیں کرتی

کینن ٹیلر نے اس کے آگے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ اسلام کے اصولوں میں ایسی کون سی بات ہے جو لوگ اس کو اس طرح قبول کرتے ہیں۔ اور جو اسے قبول کر لیتے ہیں۔ وہ حیرت انگیز طور پر اس پر جم جاتے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں:۔

"یہ قبول کرنا چاہیئے کہ اگرچہ اسلام اعلیٰ درجے کی مہذب قوموں کے بالکل برعکس ہے۔ مگر وہ غیر مہذب قوموں کے مہذب بنانے اور ترقی یافتہ بنانے کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترقی کرنے کی جانب ایک قدم ہے۔ لیکن بہت زیادہ اونچا قدم نہیں ہے۔ لیکن عیسائی مذہب بہت ہی زیادہ روحانی اور نہایت وسیع ہے۔ اسلام نے تہذیب و تمدن پھیلانے میں عیسائی مذہب کی نسبت بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مشنریوں کی رپورٹوں سے کسی حد تک غیر مطمئن ہوں۔ لیکن انگریزی حکام اور سیاحوں کے عملی نتائج کے بیانات کو دیکھو جو پادری نہیں ہیں جیسے ٹن پو پ ہنسی، گیلٹن، پال گریو، ٹامسن۔ ریڈ وفیرہ کے بیانات سے معلوم ہوگا۔

ایک حبشی قوم جب اسلام قبول کرلیتی ہے۔ تو اس سے مورثی پوجا جنات کی پوجا۔ ارواح کی پوجا یعنی جاندار اور بے جان چیزوں کی پوجا انسان خوری۔ انسان کی قربانی۔ اولاد کشی اور جادو ٹونا فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ وہ برہنگی چھوڑ کر کپڑے پہننے لگتے ہیں۔ گندگی کی جگہ صفائی سے رہنے لگتے ہیں۔ اور عزتِ نفس کے حامل ہو جاتے ہیں۔ مہمان نوازی ایک مذہبی فریضہ ہو جاتی ہے۔ شراب نوشی میں بہت کمی ہو جاتی ہے۔ جوا ممنوع ہو جاتا ہے۔ بے حیائی کے ناچ اور مرد و عورت کا ناروا اختلاط بند ہو جاتا ہے۔ عورتوں کی عصمت کی حفاظت مکارم اخلاق میں شامل ہو جاتی ہے۔ محنت و مشقت کاہلی کی جگہ لے لیتی ہے۔ ذاتی خود اختیاری قانون کی حیثیت اختیار کرلیتی ہے۔ نظم و ضبط اور نیک کرداری عام ہو جاتی ہے۔ خانہ جنگی جھگڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جانوروں اور غلاموں کے ساتھ بے رحمی ممنوع ہو جاتی ہے۔ انسانیت نوازی۔ رحمدلی اور باہمی الفت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کثرت ازدواج اور غلام رکھنے کی رسم کو قانونی حدبندی کے اندر پابند کر دیا جاتا ہے اور ان کی برائیاں کم کی جاتی ہیں۔ ساری دنیا میں شراب نہ پینے والوں کا سب سے بڑا گروہ اسلام کے پیروؤں کا ہے۔ اس کے برخلاف یورپ میں شراب نوشی۔ بدکاری۔ اور باشندگان یورپ کا، خلاقی زوال ان کی ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام کسی کم درجہ کی تہذیب نہیں پھیلاتا۔ لکھنا۔ پڑھنا، اچھے لباس پہننا، صفائی۔ سچائی اور وقار نفس اسلامی تہذیب کے ضروری خواص ہیں۔ برائی سے روکنے اور تہذیب و تمدن پھیلانے میں اسلام کا اثر نہایت حیرت انگیز ثابت ہوتا ہے۔

ہندوستان میں اسلام

مسٹر کینن ٹیلر نے اپنے مذکورۂ الصدر مضمون کی اشاعت کے بعد لندن ٹائمس کے ایڈیٹر کو جو خط لکھا تھا۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرا وہ پہلا جملہ جس پر بہت نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ یہ ہے کہ ایشیا، اور افریقہ میں اسلام ایک واعظانہ مذہب کی حیثیت سے عیسائی مذہب سے زیادہ کامیاب ہے۔ اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں ہماری ساری کوششیں بیکار ثابت ہوئی ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سب سے پہلے اپنی گفتگو ہندوستان سے شروع کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں کے باشندوں کے بارے میں تقریباً صحیح صحیح رپورٹ ہمارے سامنے موجود ہے۔ ۱۸۷۱ء اور ۱۸۸۱ء کے درمیان یعنی دس برس میں ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے وہ بانوے لاکھ چالیس ہزار کے قریب ہے۔ یعنی ۲۵ فی صد کے حساب سے۔ اگر ہم اس قدرتی اضافے کو جو پیدائش کی زیادتی اور موت کی کمی سے ہو سکتی ہے۔ شمار میں نہ لائیں تو وہ نومسلم جو ہندو اور عیسائی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان کی تعداد چھ لاکھ سالانہ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے یہاں نہ باتنخواہ مبلغ ہیں نہ ان میں اس قسم کی کوئی جماعت، بڑی جماعت ہے جو اپنے دین کے پھیلانے میں کوشاں ہو۔ چنانچہ نومسلموں کی یہ بڑی تعداد کچھ تو حوصلہ مند مسلمانوں کی انفرادی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور کچھ اسلام کی فطری کشش کا، اس کے برخلاف عیسائیوں کو اس مقتدر حکومت اور اثر و اقتدار کے باوجود جو ان کو ایک ہم مذہب حکومت کے ذریعہ حاصل ہے اور اس بے اندازہ دولت کے باوجود جو مشنری سوسائٹیوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ان نئے عیسائیوں کی پوری تعداد بڑی کھینچ تان کے بعد نومسلموں کی تعداد کا دسواں حصہ ٹھہرتی ہے۔"

(اعجاز التنزیل ص ۱۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام وحشیوں کو انسان بناتا ہے

ابھی آپ نے مسٹر آئزک ٹیلر کا جو مقالہ پڑھا ہے۔ وہ جب "سینٹ جیمس گزٹ" مورخہ ۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا تو اس کی تائید میں مسٹر جوزف ٹامس نامی ایک افریقی سیاح نے ۱۴ نومبر ۱۸۸۷ء کو لندن ٹائمس کے ایڈیٹر کے نام ایک خط بھیجا۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

چونکہ میں نے مشرقی، مغربی اور وسطی افریقہ میں ہر طرح کے حالات دیکھے ہیں۔ میں وہاں عیسائی مذہب اور اسلام کو جنگلیوں کے ساتھ ملا ہوا دیکھ چکا ہوں۔ اس لئے میرے خیالات کو یہ حق حاصل ہے کہ ان کو سنا جائے۔ آپ کے کچھ نامہ نگاروں نے یہ بیان کیا ہے کہ مشرقی افریقہ اور نیل کی وادی میں تم اسلام کو اس کے حقیقی روپ میں یعنی غلاموں کی تجارت، ذلتِ انسانی اور ظلم و ستم کے تمام طریقوں کے ساتھ مخلوط پاؤ گے۔" اس سے زیادہ بے بنیاد بیان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں بلا تذبذب یہ بات کہتا ہوں اور میں مشرقی اور وسطی افریقہ کے حالات کے بیشتر وسیع تجربہ کی بنیاد پر گفتگو کرتا ہوں۔ جو آپ کے کسی اور نامہ نگار کو میسر نہیں کہ اگر غلاموں کی تجارت ترقی پہ ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ ان ملکوں میں اسلام کی اشاعت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اسلام کی ترویج و اشاعت کا مطلب ہوتا ہے غلاموں کی رسم کا انسداد، لہٰذا حبشیوں میں اسلام کی تبلیغ اس لئے نہیں کی جاتی کہ مسقط کے عرب اپنے غلام پکڑنے کے مقامات کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہاں اسلام پھیل جاتا تو وہاں کے باشندوں کو عام مسلمانوں کیطرح بھائی سمجھنا پڑتا۔ جبکہ ان کو وہاں غلاموں کے پکڑنے کی توقع تھی۔ اس کو آپ یوں سمجھ لیں کہ جیسے ہمارے بہت سے عیسائی سوداگر اپنی تجارت کے علاقوں میں اپنی مذہبی مشنریوں کے داخلے کی شدید مخالفت کرتے۔ اگر یہ بات ثابت نہ ہوتی کہ غیر ملکی باشندوں میں عیسائی مذہب کا عقیدہ "جین" نامی شراب کی بڑی پیمانے پر فروختگی میں دخل انداز نہیں ہوتا ہے۔ لیکن ایسے بعض مواقع پر کسی قوم کے مذہب کے متعلق بدگمانی پیدا ہو جانا جبکہ وہ ٹھیک سے سمجھ میں نہ آئے نہایت آسان بات ہے۔ علاوہ ازیں بڑے فخر کے ساتھ اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے "کہ محمدؐ کا مذہب مشرقی افریقہ میں نہیں پھیل رہا ہے" یہ بالکل ٹھیک ہے اور میں بھی اسکے وہاں پھیلنے کا ایک بڑا سبب بتا چکا ہوں۔ اسکے علاوہ دوسرا اہم سبب بھی موجود ہے عیسائی مذہب کی مانند اسلام کی بھی غیر ممالک کے باشندوں کے ذریعہ اہل ملک میں تبلیغ و اشاعت کیجاتی ہے اور یہ اسلام کی تبلیغ کرنے والی قوم ہر اعتبار سے ان سے فائق اور برتر ہے۔ اور وہ ان کو وحشی قوم کہتی ہے۔ مسقط کے عربوں اور حبشیوں کے درمیان ایک وسیع خلیج ہے جسے پار کرنے کی وہ کوشش نہیں کرتے اور حبشی بھی اس قوم سے بالکل مختلف ہونے کی وجہ سے اس کے مذہب اور تمدن کو سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جسطرح میں اس بات کو بلا تذبذب تسلیم کرتا ہوں کہ مشرقی وسطی افریقہ میں غلاموں کی تجارت اس لئے ترقی پر ہے کہ وہاں اسلام نہیں پھیلا ہے۔ اسیطرح میں دعویٰ کیساتھ یہ بات کہتا ہوں۔ کہ اس مذہب نے جس کو لوگ اتنا برا بھلا کہتے ہیں وہاں ایک بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ یعنی اس نے شراب کی تجارت کو پھیلنے نہیں دیا ہے۔ زنجبار میں سلطان اس تجارت کو نہیں روک سکتے کیونکہ عیسائی اقوام نے تجارت کے معاملے میں کسیطرح کی پابندی لگانے کی مخالفت کی تھی۔ مگر حسن اتفاق سے سلطان کو اپنے ملک میں اپنے مذہب کے قوانین جاری کرنیکا پورا اختیار حاصل رہا ہے۔ اسطرح انہوں نے آسانی سے بہک جانیوالے ان سیاہ فام انسانوں کی بداخلاقی کو روکنے میں بڑی مدد دی ہے لیکن چونکہ اب جرمن تہذیب کے معلم اس ملک میں داخل ہونے لگے ہیں۔ اس لئے یہ دیکھنا ہے کہ یہ حالت کب تک برقرار رہتی ہے۔

اب مغربی افریقہ اور وسطی سوڈان پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم وہاں اس سے بالکل برعکس منظر دیکھتے ہیں۔ یعنی یہاں اسلام ایک زندہ اور جاندار قوت کی حیثیت سے کارفرما ہے۔ اور اپنے ابتدائی زمانے کے جوش اور مستعدی سے بھرا ہوا ہے۔ اور وہ اس حیرت انگیز کامیابی کیساتھ جو اس کے ابتدائی عہد میں پائی جاتی تھی۔ دوسرے لوگوں کو اپنا مداح بناتا ہے یہاں لیون کے بازاروں اور نائیجر وادی کی پست آدم خور اقوام میں اس کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ عیسائی مذہب کے حامی جس ناروا انداز سے غلاموں کی تجارت کی برائی کو اسلام کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی کیساتھ وہ اسلام کی اس کامیابی کو جو اسے مغربی وسطی افریقہ میں حاصل ہوئی ہے جبر اور طاقت کا الزام دیکر حقائق پر پردہ ڈالتے ہیں۔ چونکہ ان اوصاف کے علاوہ جو انہیں مذہبی ذرائع سے معلوم ہوں وہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی وصف کو نہیں پہچان سکتے۔ اس لئے وہ افریقی باشندوں کے بارے میں اسلام کی ترقی کو ایک خوفناک حادثہ اور مصیبت قرار دینا چاہتے ہیں (جیسا کہ ان کو پچین سے "تعلیم دیگئی ہے) وہ بیان کرتے ہیں کہ اسلام صرف آگ اور تلوار کے بل پہ پھیل سکتا ہے۔ وہ بڑی مسرت کیساتھ اس غمگین اور خوفزدہ حبشی کی خیالی تصویر کھینچتے ہیں جو زانوؤں پر جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کے پیچھے اس کے جھونپڑے میں آگ لگی ہے۔ اور اس کی عورتوں اور بچوں کو جن کی گردنوں میں پھانسی لگی ہوتی ہے۔ خونخوار آدمی غلام بنانے کیلئے کھینچتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شیطان صورت مسلمان ننگی تلوار لئے اس کے سر پہ کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہ بات کہتا ہے کہ "موت قبول کر یا قرآن"۔ یہ ایک فرسودہ تصور ہے کہ اسلام اس طرح پھیلایا جاتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسی ذہنیت ہے جو گذشتہ نسلوں سے چلی آرہی ہے۔ خوش قسمتی سے مجھ کو اپنے طور پر اور دوسرے ذرائع سے حالات کے مطالعہ کا ایک موقع حاصل ہوا ہے۔ وسطی سوڈان اور مغربی سوڈان میں اسلام کو سب سے بڑی کامیابی سیدھے سادے دوستانہ طریقوں سے حاصل ہوئی ہے۔ یعنی ماضی میں نخلاتی چرواہوں کے ذریعہ اور موجودہ دور میں مستعد اور پرجوش ہسپانیوں کے تاجروں کے ذریعہ بارہویں صدی کے قریب چرواہے اپنے مذہب کو جنوب جھیل سے بحر اطلانٹک تک پھیلانے میں کوشاں رہے اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گذشتہ صدی کے اختتام تک سارے ملک میں چھوٹی چھوٹی اسلامی جماعتیں قائم ہوگئیں۔ لوگ مورتی پوجا کو چھوڑ کر خدا کی وحدانیت کا اعلان کرنے میں صرف ایک لفظ کے محتاج تھے لہذا اسی صدی کے اوائل میں فولبوں نامی ایک مذہبی رہنما پیدا ہوا۔ اور بہت کم عرصے میں اسلام ملک کے ایک بڑے حصے میں حکمران کی حیثیت سے جاری ہوگیا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بربر قوم میں ایسا جوش پیدا کر دیا۔ جس نے حیرت انگیز نتیجے پیدا کئے ہیں پچھلے زمانے میں جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ اشاعتِ اسلام کا خاص ذریعہ مسلمان تاجر قوم کا تاجر رہا ہے۔ یہ حبشی تاجر اپنے کردار کی پاکیزگی کے باعث ہر ایک قوم میں اپنے خاص گھر سے سینکڑوں میل کے فاصلے پر گھس جاتا ہے اور وہ ایک بربر بت پرست کیساتھ بھی اسیطرح ملتا ہے جس طرح اپنے گھر کے افراد کے ساتھ اور وہ اسی مکان میں سوتا اور وہیں کھانا کھاتا ہے وہ ہر جگہ اپنا مذہب ساتھ لے جاتا ہے۔ اس کے خصوصی اوصاف قیاس سے پرے اور اعلیٰ احساس کے باعث دھندلے نہیں ہوتے۔ وہ اتنے ہی موضوعات جانتا ہے۔ جن کو اس کا بت پرست سمجھ سکتا ہے۔ یا ان کو برت سکتا ہے وہ تاجر ایک مہینے یا چھ مہینے یا سال بھر وہاں رہتا ہے۔ اور اس عرصہ میں لوگ اس کی خوش پوشی کی تحسین کرتے ہیں۔ اور اس کی نقل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی ایسی بات اس میں نظر نہیں آتی جس کے اپنانے یا اسے سمجھنے میں ان کو دشواری ہو۔ اس طرح جا بجا ان گنت بربر افراد میں اسلام اور تہذیب و تمدن کے تخم پڑ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ملک میں سینکڑوں مسجدوں میں آواز برابر گونجتی ہے اور صبح۔ دوپہر اور شام کو اسلام کا کلمہ پکارا جاتا ہے۔ اور جو گھٹنے پہلے پتھروں کے سامنے جھکتے تھے۔ وہ اب صرف خدا کے سامنے جھکتے ہیں۔ اور جو سونٹ ایک بھائی کے گوشت کے ذائقے سے محظوظ ہوتے تھے وہ اب خدا کی عظمت و رحمت کے اعتراف میں مصروف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستانی تہذیب میں اسلام کا حصّہ

مسٹر ابن رسی مہتا (آئی سی ایس) نے مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۱ء بمقام مظفر نگر انگریزی میں لکھی ہوئی ایک تقریر پڑھی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے سہ ماہی مجلہ "العلم" بابت جولائی تا ستمبر ۶۷ء کراچی میں شائع ہوا ہے۔ ہم ذیل میں اس کے اقتباسات دے رہے ہیں۔

جزیرۃ العرب کا عروج - ساتویں صدی کے اوائل میں کوئی علامت یہ ظاہر کرنے والی نہ تھی کہ عرب کا وہ ویرانہ (مکہ) بھی قعرِ گمنامی سے نکلنے والا ہے۔ جہاں بیس ہزار نفوس آباد تھے۔ اس زمانہ میں بھی کعبہ کی بدولت (مکہ) زائرین کا مرجع تھا۔ اس مقدس معبد کی تولیت بدوی قبائل کے سپرد تھی۔ جن کے مہمانوں کے جذباتِ نیاز آمدنی کا وسیلہ تھے۔ مدینہ جو رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قیام گاہ تھا۔ ایک نخلستان کے گرد واقع ہونے کے سبب کچھ بہتر مقام تھا یہاں کم و بیش پندرہ ہزار انسان آباد تھے۔ ۵۱ سال کی عمر کے بعد پیغمبر اسلام کا بیشتر زمانہ اسی شہر میں گذرا۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ مکے اور مدینے کے درمیان جو معمولی مناقشے چھڑے ہوئے تھے وہ ایک عالمگیر انقلاب کی تمہید ہیں۔ جو چند ہی سال کے اندر ظہور میں آجائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۲ء میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مکے سے ہجرت فرمانا تاریخ انسانی میں ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ عیسائی، مجوسی اور یہودی گروہ کی ایک ناقابل التفات اور جاہل قوم کا یہ مذہبی مجادلہ اس وقت غیر نتیجہ خیز معلوم ہوتا تھا۔ لیکن درحقیقت اس وقت حیات عالم میں ایک جدید قوت کا اضافہ ہو رہا تھا۔ ہادئ اسلام کی وفات سے ۲۵ سال ہی کے اندر اندر ایران، آرمینیا، شام اور مصر کے ہمسایہ ممالک مسخر ہو گئے۔ آٹھویں صدی کے وسط تک اسلام کے حدود دریائے سندھ سے لے کر ہسپانیہ میں اوقیانوس کے ساحل تک اور چین کے حدود دیوار چین کا شغر سے لے کر بالائی مصر تک وسیع ہو گئے۔ اسلام کے اس غلبہ کا سبب یہ تھا کہ ہر جگہ مظلوم، جاہل اور غیر منظم قوموں سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا۔ جو دہشت اور غارت گری کا شکار اور سیاسی احساس و شعور سے محروم تھیں۔ ہر جگہ خود غرض اور غیر مستحکم حکومتوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوئی۔ جہاں راعی کو رعایا کی خبر نہ رہتی تھی۔ اسلام نے ایک نیا سیاسی نظام پیش کیا۔ جس سے زیادہ وسیع النظر اور پاک تصور اب تک دنیا میں کارفرما نظر نہ آتا تھا۔ اس نے عوام الناس کو جیسی مراعات دیں۔ ویسی مراعات ان کو اب تک کبھی نہ ملی تھیں۔ سلطنت روما کا تمدن جس کی خصوصیات غلامی اور سرمایہ داری تھیں۔ ناکام ہو چکا تھا۔ یورپ کا ادب، تہذیب اور معاشرتی نظام بوسیدہ ہو کر مٹ چکا تھا۔ ایسے زمانے میں اسلام کا ظہور ہوا۔ (خلاصہ تاریخ مصنفہ ایچ جی ویلز ص ۳۲۰)

دعوتِ عمل: ۔ بعض وقت یہ حقیقت فراموش ہو جاتی ہے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیالات اسی حد تک قابلِ قدر ہیں۔ جہاں تک کہ وہ عمل میں لائے جائیں۔ یہ صحیح ہے کہ ساتویں صدی میں اسلام نے جن خیالات کی اشاعت کی ان سے ہندوستان، ایران۔ روم اور یونان کے قدیم تمدن ناآشنا نہ تھے۔ اس لئے اسلام کا کارنامہ جدت تخیل نہیں بلکہ یہ ہے کہ ان خیالات کو دلوں میں اتار کر ایک عظیم الشان انقلاب کا سبب بنا دیا۔ توحید کا عقیدہ بالخصوص اہلِ ہند کیلئے کوئی نیا نہ تھا مگر اس کے باوجود بت پرستی انتہا تک پہنچ گئی تھی۔

اسلام کی قوت اسکی سادگی اور صداقت میں اور سب سے زیادہ اس کی قوتِ عمل اور اس کی سختی میں مضمر تھی۔ اس کی رواداری عام تھی۔ اسلامی اخوت نسل اور مراتب کا تفوق تسلیم نہ کرتی تھی اور نہ روا رکھتی تھی مگر اسی کے دوش بدوش بت پرستی باطل توہمات اور مذہب کے روپ میں چھپی ہوئی بربریت کو گوارا کرنے سے بھی اسلام ہمیشہ منکر رہا۔ چنانچہ جو بھی اسلام کے دائرے میں داخل ہو جاتا تھا اس کو عبادات اور معاملات میں مکمل عملی مساوات حاصل ہوتی تھی۔ صرف خدائے واحد اور اسکے رسول پر ایمان لے آنا اس عظیم الشان برادری میں جو ملکی اور نسلی امتیازات سے بالاتر ایک حقیقی اور واقعی وجود رکھتی تھی شامل ہونیکے لئے کافی تھا۔ رسولِ عربی کا یہ ارشاد تھا کہ ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اور تم سب مساوی ہو۔

عورت کا حقِ ملکیت

ہادیٔ اسلام کی سادہ تعلیم سے جو تبحر فلسفیوں کے برعکس ایک سنجیدہ عزم رکھتے اور مسلمانوں سے اپنی تعلیم کی عملی پیروی کرانا چاہتے تھے۔ ایران، ہندوستان، چین اور قسطنطنیہ کی قدیم تہذیب جسطرح حیرت زدہ رہ گئی ہوگی۔ آج اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ رسولِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک انقلاب کے حامی تھے۔ مردوں کا نصف ہی سہی۔ بہرحال عورتوں کو حق وراثت دیا گیا۔ غلاموں کو وہی خوراک اور لباس دینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تاکید ہوئی جو مالک استعمال کرتے تھے اور علم کی طلب میں چین تک پہنچنے کی نصیحت کی گئی
میرا عقیدہ یہ ہے کہ اس نئے مذہب کے ماننے والے سرحد سے داخل ہو کر ہندوستان
کو اپنے خیر مقدم کیلئے تیار پاتے۔ بشرطیکہ وہ ملک کی دولت پر قناعت کر لیتے۔ اور
سلطنت میں اپنی عملی اخلاقیات کو دخل نہ دیتے کیونکہ ان کی اخلاقی تعلیم باوجود اپنی
سادگی کے قدم قدم پر ہندو مذہب کے نظام سے متصادم ہوتی نظر آتی تھی۔ آیئے
چند ایسے مسائل پر نظر ڈالیں جن میں آج سے ہزار برس پہلے کا ایک شائستہ ہندو
مسلمان بدیسیوں کی حمایت اور دخل اندازی کو ناگوار محسوس کرتا ہوگا۔ عورت
کو ہندو "شکتی" یعنی قوت سے تعبیر کرتے ہیں۔ دیوتا وہیں رہتے ہیں جہاں عورت کا احترام
کیا جاتا ہے۔ مگر طاقت کے اس مجسم خزانے کو دیوی مانا جائے تو مانا جائے معاشرتی
نظام میں اس کی جداگانہ و مستقل حیثیت تسلیم کرنا کیا ضرور تھا۔ اور بالخصوص اس
حالت میں کہ وہ کسی کی بیٹی ہو یا کسی کی بیوہ یا جورو واقع ہوئی ہو۔ اس کو مرد
پجاری کی محبت آمیز نگرانی میں رکھنے کے بجائے وراثت کے جدا حقوق دے دینا
گویا دیوی کو اس کے تخت عظمت سے اتار دینا تھا۔ اسیطرح شوہر کی چتا پر زندہ
جل مرنا عورت کی زندگی کیلئے فوز عظیم سمجھا جاتا تھا۔ یہ زن و شوہر کی محبت کو مرتبۂ
قدس تک پہنچا دیتا تھا اور اس میں شک نہیں کہ اس رسم نے تعمیل ستا ستر اور بے نفس
ایثار کے باب میں ہندو عورت کی برتری مسلم کر دی تھی۔ مگر اس مسئلہ میں بھی ہندوؤں
کو مسلم زاویۂ نظر تنگ اور مادیت پرست معلوم ہوتا ہوگا۔ مسلمانوں کے نزدیک نسوانی
محاسن کا امتحان لینے والی یہ آتشیں آزمائش کوئی وقعت نہ رکھتی تھی۔ دیگر معاملات
کی طرح اس مسئلے میں بھی ہندو اور عیسائی مذاہب کے برعکس اسلام کی تعلیم زیادہ
عملی اور عالم سفلی کی ضروریات کے مطابق ہے۔ اسلام کو ہندوستان میں
آئے ہوئے ایک ہزار سال سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ لیکن وراثت کا مسئلہ جہاں

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہندو عورت کا تعلق ہے نہ ابھی تک ضروری تصور کیا گیا ہے نہ عملی سیاسیات میں شامل ہو سکا ہے۔ حالانکہ مرد ہی کیساتھ عورت کا بھی وراثت میں حصہ چاہنا ایک ایسا دعویٰ ہے۔ جس کے جواز سے نہ انکار کیا جا سکتا ہے۔ نہ کیا جاتا ہے۔ ہندو ذہنیت ایک چاپلوس ذہنیت ہے۔ ہندو آپکے دعویٰ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے یا منطق کے آخری حدود تک استدلال کر سکتا ہے۔ مگر اس حالت میں کہ قول اور عمل میں تطابق کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

اسلام میں پیشوایانِ مذہب کا کوئی فرقہ نہیں

عقائد اور عبادات میں تمام آزادیاں ہندو کے لئے جائز ہیں۔ اسلام کو جائز عمل پر اتنا اصرار نہ ہوتا تو ہندو مذہب نے یا تو عرب کے نئے دین کو جذب کر لیا ہوتا یا اس کی طرف التفات ہی نہ کرتا۔ اسلامی عقائد میں کوئی جزو بھی ایسا نہیں جو آج سے ہزار برس پہلے کے راسخ العقیدہ ہندو کے لئے ناقابل قبول ہو سکتا۔ لیکن عہدِ حاضر کے اشتراکی کی طرح مسلمان نے تو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سادہ اور صاف و صریح تعلیم کو روزمرہ کی زندگی کے ساتھ شیرازہ بند کرنا ضروری سمجھا۔ مسلمان کی فلسفیانہ دلچسپیاں محدود تھیں۔ اس کو دنیا ہی کے معاملات اتنا مصروف رکھتے تھے۔ کہ واقعاتِ عالم کی حقیقت پر جو ہندو فقرا اور علماء کو صدیوں سے اپنی طرف متوجہ رکھتی تھی غور نہ کر سکتا تھا۔ اسلام خدا کی یکتائی پر سیدھا سادا اعتقاد سکھاتا تھا۔ اس میں نہ تشکری وحدت الوجود کی سی موشگافیاں ہیں نہ خود اسلام کے بعد تصوف کی سی گلکاریاں جو ایران اور ہندوستان میں اسدرجہ مقبول ہوئیں۔ عربی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام عام انسانوں کے لئے تھا۔ ان کو نفسیاتِ انسانی میں غیر معمولی بصیرت حاصل تھی وہ سمجھتے تھے۔ کہ نوعِ بشر کا جمود فطری داعیات ہی شکست کر سکتے ہیں۔ اور رفعت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدارج عمل صالح سے ہی طے ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ اسلام میں پیشوایانِ مذاہب یا پروہتوں کا کوئی مشخص طبقہ نہیں ہے، تاہم اسلام بھی زمانہ کے اثر سے بہت عرصہ تک محفوظ نہیں رہ سکا۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ شکوک مٹانے اور الہامی آیات کے معانی بتانے کے لئے انسان کو اربابِ ارشاد و ہدایت کے ایک جداطبقے کی خواہش رہتی ہے۔ چنانچہ اس عجیب خواہش نے اسلام کو بھی اپنے اثر سے محروم نہ رکھا۔ اس میں شک نہیں کہ علم دین کسب معاش کا آسان وسیلہ ہوتا ہے۔ لیکن اس پیشہ کی مشکوک سودمندی سے قطع نظر کر لیجئے تو بھی انسانی قلوب پر مسلم علماء کی حکومت اور تسلط کا اندازہ کرنے میں ہمیں لغے سے کام نہ لینا چاہیئے۔ یہ سچ ہے کہ بعض اوقات علمائے اسلام بھی بادشاہوں کی مجالس اور عوام الناس کے قلوب پر کافی اقتدار رکھتے تھے اور رکھتے ہیں۔ لیکن ان کو ہندو برہمن کا سا تقدس یا عیسائی کلیسا کی سی عالم گیر وسعت کبھی حاصل نہ ہوئی۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ جداطبقے کی حیثیت نہ رکھتے تھے۔

ہندوستان کے قدیم تہذیبی و مذہبی آثار کے ساتھ مسلمانوں نے جس رواداری اور احترام و تحفظ کا برتاؤ کیا ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرنیکے بعد صاحب مقالہ لکھتے ہیں:۔

اسلام نے ہندوستان میں کوئی نئی قوم لاکر آباد نہیں کی تھی۔ اسلام تو صرف ایک نورانی مشعل ساتھ لایا تھا جس نے زمانۂ قدیم میں جب کہ پرانے تمدن انحطاط پذیر ہو رہے تھے اور پاکیزہ مقاصد محض ذہنی معتقدات یا بے معنی حجت بن گئے تھے۔ انسانی زندگی پر چھائی ہوئی ظلمتوں سے پاک کر دیا۔ چنانچہ دیگر ممالک کیطرح ہندوستان میں بھی سیاست سے زیادہ خیالات کی اقلیم میں اسلام کی فتوحات کا دائرہ وسیع تھا۔ آج اسلام کی لبسیط و عریض دنیا محض ایک روحانی برادری ہے جو ایک رشتۂ ایمانی یعنی توحید اور مساوات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مشترک عقیدے سے باہم منسلک ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں اسلام کی تاریخ صدیوں تک حکومت سے وابستہ رہی۔ حکومت کے اس تعلق نے اسلام کی اصلی نوعیت پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اس کے فیوض جو ظہور میں آ چکے ہیں۔ اور آئندہ ممکن ہیں نگاہوں سے مخفی ہو گئے ہیں۔

نویں چار صدی کے اندر مشرق میں ایشیا کے بیشتر حصے یعنی جاوا سماترا اور چین تک اور مغرب میں ہسپانیہ اور ہنگری کی حدود تک پھیل جانا محض اتفاقی امر نہ تھا۔ مصر، ایشیائے کوچک اور ایران کے قدیم تمدن پہلے ہی سرخم کر چکے تھے۔ ان کامیابیوں کا سبب یہ تھا کہ قدیم آئین کا سرمایۂ حیات ختم ہو چکا تھا اور نئے مذہب کے جوش قوت سے دنیا انگشت بدنداں تھی۔ ہندوستان میں داخل ہوتے وقت اگر مسلمانوں کی شرر بار شمشیر اور ناقابل انکار شجاعت اسلام کے ہمرکاب نہ ہوتی تو اس کا عروج کیا صورت اختیار کرتا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کا اب تصور کرنا بے سود ہوگا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ سارا ہندوستان نئے دین کے دائرے میں داخل ہو جاتا۔ اور یہ بھی امکان تھا کہ ہندی ادیان کے گھنے جنگل میں اسلام کی شخصیت ہی گم ہو جاتی۔ قطع نظر اس کے کہ مسلمانوں کی تعداد کتنی ہوتی۔ یہ امر یقینی ہے کہ اچھوتوں کا مسئلہ حل ہو گیا ہوتا۔ چھوت چھات جو سوامی وویکانند کے بقول ہندو مذہب کی مخصوص شان ہے مٹ گئی ہوتی۔ اور ہندو عورت عزت اور اقتصادی بے نیازی کے مرتبۂ بلند کو پہنچ گئی ہوتی۔

اسلام کا اثر یہ ہوتا کہ گائے یا دیگر حیوانات کے ساتھ وہی سلوک ہوتا رہتا جو ان کے لئے شایان ہے۔ حصرلوں کا فرویہ عقیدہ تھا کہ گائے کے سینگوں پر سوار ہو کر بہشت تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں جیسا کہ سب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہے، تقریباً آٹھویں صدی تک گائے کے گوشت کا خوراک میں داخل ہونا قابلِ اعتراض نہ سمجھا جاتا تھا۔ گائے کی پرستش درحقیقت وہ حیرت انگیز رسم ہے جو قرونِ وسطیٰ میں قائم ہوگئی۔ اس صورت میں بھی کہ اہلِ اسلام اپنے جُدا مذہب کی پیروی کرتے رہتے ہندو تمدن سے قریب تر رشتہ اتحاد قائم رہتا کیونکہ اسلام نہ کسی وطن کا قائل ہے، نہ حدود و فاصل اور خطوطِ تقسیم کا پابند، بالفاظ دیگر اسلام ہندی تمدن و تہذیب میں ایک اضافہ ہو کر رہ جاتا۔ جیسا کہ جزائر شرق الہند اور بالخصوص جاوا میں واقع ہوا ہے۔

تسلی تفوق کے خلاف اسلام کا جہاد

اس عنوان کے تحت مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

"ہندو مذہب کا جوہر اصلی مختلف طبقوں کا فرق مراتب تھا جو نسلی بنیاد پر مبنی ہوتا تھا۔ عملاً ہندو ذہنیت بادشاہ اور کسان کی مساوات کا تصور نہ کر سکتی تھی۔ برہمن اور شودر باعتبار عمرانی مراتب کے ایک زینے کی بالائی اور زیریں سطح پر کھڑے تھے۔ اور ان میں باہمی تبادلہ مقام ناممکن تھا۔ یہ سچ ہے کہ شاعر بہاتما اور مصلحانِ قوم کی آواز کبھی کبھی قوموں کی حمایت میں بلند ہوتی تھی۔ مگر نسلی پستی کا عیب ایسا عیب تھا۔ کہ اس دنیا میں اس کی تلافی نہ ہو سکتی تھی۔ اسلام کا اصولی اعتقاد یہ تھا کہ معاشرتی ہوں یا مذہبی تمام امور میں مسلمان بلا لحاظ قومیت یا مرتبے کے کامل مساوات رکھتے ہیں۔ یہ اعتقاد ہی نہ تھا بلکہ اسلام کو اس مساوات پر اتنا اصرار تھا کہ سمجھوتے کی گنجائش ہی نہ تھی مگر یہ بنیاد ہی اصول ہندو کے تخیل مدنیت کے لئے بالکل اجنبی چیز تھا۔ لہٰذا اس بارے میں یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ اسلام کی فتحیابیاں بالخصوص پست اقوام کی رضامندانہ قبولیت کا نتیجہ تھیں۔ مسلمانوں کی بہادر جماعت میں انسان کی قیمت اس کی ذاتی خوبیوں سے لگائی جاتی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قومیت اور نسب کے اتفاقی عوارض پر التفات نہ کیا جاتا تھا۔ لہٰذا اس جماعت میں شامل ہونے کے بعد پست قوموں کے لوگ اپنے سامنے ایک نیا مستقبل دیکھتے تھے۔ تلوار کی قوت، عزت اور حکومت کے اونچے اور عالی طبقہ ہندوؤں کی بُعد پسندی سے کسی حد تک مزید امداد ملی اور مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ لیکن گمان غالب یہ ہے کہ یہ مزید امداد نہ ہوتی تو اسلام اور بھی زیادہ سرعت کے ساتھ اشاعت پاتا۔ ہندو قوم میں پست طبقوں کا ایسا جم غفیر موجود ہے، اور ہندو تمدن کے اندر ان کا مستقبل اس قدر مایوس کن ہے۔ کہ وہ ہر مذہب میں جہاں مساوات اور آبرو ملنے کی امید ہوتی۔ اپنے لئے ایک زبردست کشش محسوس کرتے، اسلام، سکھ اور مسیحی مذاہب کو انہیں طبقوں سے سب سے زیادہ امداد ملی ہے۔

البیرونی نے مشاہدہ کیا تھا کہ ہندو قوم مغرور اور بُعد پسند ہے اس نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ جب تک ہندو غیر قوموں سے مساویانہ سلوک نہ کریں گے اور کھانے پینے کی فرضی طہارت کے پابند رہیں گے۔ اختلاط ناممکن ہے ایک ہزار سال گذر چکے مگر وہ قدیم اسباب اب بھی موجود ہیں۔ اور وہی اسباب ان دو زبردست اقوام کے اختلاف کا سبب ہیں۔

عوام کے بالمقابل عبد وسطےٰ کا مسلمان وہی حیثیت رکھتا تھا جو مغربی خیالات کے ہندوستانی کو آج حاصل ہے وہ نہ پارینہ اوہام باطل کا معتقد تھا نہ ان کا روادار ہو سکتا تھا وہ کبھی عملی مثال سے لوگوں کو متاثر کرتا تھا۔ اور کبھی جبر سے اور یہ اس لئے کہ قوت اس کے پاس تھی۔ مگر تلوار سے اعتقاد نہیں بدلتا۔ میں بعض اوقات محسوس کرتا ہوں مگر سیاسی اقتدار کے ساتھ اتنی مدت تک وابستہ رہ کر اسلام ہمیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی طرح روزے اور تیوہار بھی اجتماعی زندگی کے اہم اجزا ہیں ان مواقع پر ملی احساس بڑھ جاتا ہے، عمل میں یکسانیت نظر آتی ہے اور اس ارشادِ نبویؐ کی تعمیل کہ ہر مسلمان کو بھائی سمجھو آسان اور ممکن العمل ہو جاتی ہے، عبادات میں جو اتحاد اسلام نے ساتویں صدی میں پیدا کر دیا ہندو آج تک نہ کر سکے۔ ہندو مذہب کا نام لینے والوں میں سب سے زیادہ محصوم گروہ اب تک داخل ہونے سے محروم ہے مذہبی امور میں جمہوریت کی لہر دوڑی تو دوسری فضائیں بھی متحرک ہونے لگیں۔ اب تک سنسکرت کے سرمایۂ ادب کا تفوق مسلم تھا۔ مگر اس کی نوعیت ایسی تھی کہ ایک مخصوص طبقے یعنی برہمنوں کا اجارہ قائم ہو گیا تھا۔

اسلام کے مستقبل کا سوال

سب کے آخر میں مقالہ نگار لکھتے ہیں:
ابھی تک اسلام کے اثرات کا ذکر بحوالہ ماضی کیا گیا۔ اب مستقبل کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ وہ روحانی قوت جس نے معمولی دست و پا کے انسانوں کو ہیبت آفریں جانباز بنا دیا تھا۔ عصرِ حاضر میں بھی کارہائے نمایاں ظہور میں لا سکتی ہے۔ اسلام کی تعلیم کسی مخصوص جماعت کی ملکیت نہیں ہے۔ ساری دنیا اس کے ترکے کی مشترکہ وارث ہے۔ ہندوستان میں اسلام کی کامیابیوں سے صرف مسلمانوں کو ہی تعلق نہیں بلکہ ساری ہندی قوم کو اسلاف کی اس دولت پر فخر ہے۔ دنیائے اسلام میں زندگی کا ہیجان پھر برپا ہے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] اسلام کی تلوار کو نیام میں پہنچے ہوئے تو صدیاں گذر گئیں لیکن اسلام کی سلطنت پہلے سے زیادہ وسیع ہے [illegible] دے کر ہمیشہ کے لئے اس کی بنیاد مضبوط کر دی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ